318

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،8۔دسمبر2010

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اورنعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ کھیل)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے2010(مسودہ قانون نمبر24بابت 2010)

ایک وزیر مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مریدکے2010ایوان میں پیش کریں گے۔

2۔ مسودہ قانون صنعتی تعلقات پنجاب 2010(مسودہ قانون نمبر19بابت 2010)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صنعتی تعلقات پنجاب2010،جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت وانسانی وسائل نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے،فوری طور پر زیرغورلایاجائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون صنعتی تعلقات پنجاب 2010 منظورکیاجائے۔

320

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا اکیسواں اجلاس

بدھ، 8-دسمبر 2010

(یوم الاربعاء، یکم محرم الحرام 1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11 بج کر 55 منٹ پر زیر صدارت
جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا (41) وَّ
سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا (42) هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ
لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا (43)
تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَ اَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا (44)
يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا (45) وَّ
دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا (46) وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ
بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا (47)

سُوْرَةُ الأحزَاب آیات 41 تا 47

اے اہل ایمان اللہ کا بہت ذکر کیا کرو (41) اور صبح اور شام اس کی پاکی بیان کرتے رہو (42) وہی تو ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اُس کے فرشتے بھی تاکہ تم کو اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جائے اور اللہ مومنوں پر مہربان ہے (43) جس روز وہ اُس سے ملیں گے اُن کا تحفہ (اللہ کی طرف

سے) سلام ہوگا اور اُس نے اُن کے لئے بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے(44) اے پیغمبر ﷺ ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے(45) اور اللہ کی طرف بلانے والا اور چراغ روشن(46) اور مومنوں کو خوشخبری سنا دو کہ ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑا فضل ہے(47)

وما علینا الاالبلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یا نبی ﷺ سب کرم ہے تمھارا یہ
جو وارے نیارے ہوئے ہیں
اب کمی کا تصور بھی کیسا
جب سے منگتے تمھارے ہوئے ہیں
دور ہونے کو ہے اب یہ دُوری
اُن کی چوکھٹ پر ہو گی حضوری
خواب میں مجھ کو آقا ﷺ کے در سے
حاضری کے اشارے ہوئے ہیں
اُن کے دربار سے جب بھی میں نے
پنجتن کے وسیلے سے مانگا
مجھ کو خیرات فوراً ملی ہے
خُوب میرے گزارے ہوئے ہیں
چاہتا ہے اگر نیک نامی
آل اطہار کی کر غلامی
اُن کے صدقے سے زاہد نیازی
پُرسکوں غم کے مارے ہوئے ہیں

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میں ایک بہت ہی ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔ مجھے دو منٹ کے لئے اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

پوائنٹ آف آرڈر
گورنر پنجاب کی ملک میں عدم موجودگی کے بارے میں نشر خبر کی تصدیق کا مطالبہ

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! بہت سے T.V Channels کی خبروں کے مطابق اور بہت سے print Media میں بھی ہم نے یہ بات پڑھی ہے کہ گورنر پنجاب اس وقت ملک میں موجود نہیں ہیں اور وہ خفیہ طریقے سے، کسی خفیہ دورے پر بیرون ملک گئے ہوئے ہیں۔ اٹھارھویں ترمیم کے مطابق جس وقت گورنر ملک میں موجود نہ ہو تو سپیکر قائم مقام گورنر ہوتا ہے۔ بغیر کوئی اطلاع دیئے، بغیر کوئی چھٹی لئے گورنر پنجاب اس وقت ملک میں موجود نہیں ہیں۔ گورنر صاحب کو باہر جانے کے لئے ex-Pakistan leave پر جانا پڑتا ہے جو کہ انہوں نے نہیں لی ہوئی تو اٹھارھویں ترمیم کے مطابق آپ اس وقت اس House کو Chair نہیں کر سکتے۔ اٹھارھویں ترمیم کے مطابق آپ اس وقت قائم مقام گورنر ہیں۔ اگر آپ اس وقت House کو Chair کریں گے تو یہ آئین کی خلاف ورزی ہوگی۔ [*******************]

جناب سپیکر! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ اس وقت House کو Chair نہ کریں کیونکہ یہ آئین کی خلاف ورزی ہوگی۔ آپ اس وقت قائم مقام گورنر ہیں اس لئے آپ اس وقت اس House کو Chair نہیں کر سکتے۔ اس وقت ڈپٹی سپیکر رانا مشہود صاحب قائم مقام سپیکر ہیں اور ان کا حق بنتا ہے کہ وہ آکر House میں صدارت کریں۔ آپ اس وقت قائم مقام گورنر ہیں اس لئے آپ اس وقت House کو Chair نہیں کر سکتے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ مہربانی کر کے سب تشریف رکھیں۔ میری بات سنیں۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 328 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی(ایڈووکیٹ):پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر!نیازی صاحب گورنر صاحب کی توہین کر رہے ہیں۔یہ بات کرنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے اور ہم اس طرح کی توہین برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی:جناب سپیکر!ایوان یہ بھی جاننا چاہتا ہے کہ ایک شخص اس طرح کھلم کھلا آئین کی خلاف ورزی کر رہا ہے،وہ اس وقت ملک سے باہر جا چکا ہے۔[*********]میں اس پر سراپا احتجاج ہوں۔ایسے شخص کو گورنر پنجاب رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔آپ مہربانی کریں،آپ اس وقت House کو Chair نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر:نیازی صاحب!آپ الفاظ تو مناسب استعمال کریں۔اس طرح کے الفاظ استعمال کرنا مناسب نہیں ہے۔

وزیر ثقافت،کھیل وامور نوجوانان(جناب تنویر الاسلام):جناب سپیکر!ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے۔یہ گورنر صاحب کی توہین کر رہے ہیں۔ہم اس کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر:دیکھیں!میری بات سنیں۔ہندلی صاحب،تنویر الاسلام صاحب!آپ مجھے بات کرنے دیں۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی:جناب سپیکر!میں اس وقت حکومت سے جواب چاہتا ہوں،ہمیں بتایا جائے کہ اس وقت یہ آئین کی کھلم کھلا خلاف ورزی کیوں ہو رہی ہے؟

جناب سپیکر:نیازی صاحب!تشریف رکھیں،میری بات سنیں،ایک منٹ،میری بات سنیں۔ دیکھیں!علی حیدر نور خان نیازی صاحب کی طرف سے یہ اعتراض آیا ہے لیکن سردست میرے نوٹس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی:جناب سپیکر!میں یہ بات دعوے سے کہتا ہوں۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر:آرڈر پلیز،آرڈر پلیز،مجھے بات کرنے دیں،please مجھے بات کرنے دیں۔

چودھری طاہر محمود ہندلی(ایڈووکیٹ):جناب سپیکر!ان کا دماغی توازن ٹھیک نہیں ہے،ان کا check up کروایا جائے۔

---

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر صفحہ نمبر 328 الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ ایک منٹ مجھے بات کرنے دیں۔ دیکھیں! رانا ثناء اللہ صاحب! نیازی صاحب نے جو بات کی ہے ابھی تک میرے علم میں ایسی کوئی بات نہیں آئی۔ اس بات کو confirm کرنے کے لئے مجھے time دیں۔ میں اپنے طور پر اس بات کو confirm کرتا ہوں۔ میں کوئی غیر آئینی کام نہیں کروں گا۔ میں آپ کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں کوئی غیر آئینی کام نہیں کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ خبر تقریباً ساڑھے آٹھ بجے کے قریب "سماء" نیوز چینل نے بریک کی ہے اور اس کے بعد سے اس بات کی confirmation کے لئے میں نے کئی اطراف میں رابطہ کیا ہے لیکن کسی جگہ سے بھی کوئی authentic بات سامنے نہیں آ سکی۔ گورنر ہاؤس کے ذرائع سے یہ معلوم ہوا ہے کہ گورنر صاحب پچھلے دو دن سے حیدر آباد میں ہیں۔ یہ بات تو confirm ہو گئی ہے کہ وہ ادھر لاہور میں نہیں ہیں یا پنجاب میں نہیں ہیں پھر میں نے ڈی سی او حیدر آباد جناب آفتاب کھتری سے رابطہ کیا تو انہوں نے کہا کہ گورنر صاحب یہاں آئے ہیں اور نہ ہی ان کی یہاں آنے کی مجھے اطلاع ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنے طور پر confirm کروں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کیونکہ اٹھارھویں ترمیم کی رُو سے اگر گورنر صاحب موجود نہیں ہیں یا وہ اپنے فرائض کو انجام دینے سے قاصر ہیں تو پھر آپ کے پاس automatically قائم مقام گورنر کا charge ہے۔ اس میں اٹھارھویں ترمیم کے بعد کوئی حلف involve نہیں ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آپ کو اس بات کو confirm کرنا چاہئے۔

جناب سپیکر: میں confirm کروں گا۔ ایسی بات تو نہیں کہ میں confirm نہ کروں۔ میں خود confirm کرنا چاہتا ہوں اس لئے میں پندرہ منٹ کے لئے ہاؤس کو adjourn کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایوان کی کارروائی 15 منٹ کے لئے ملتوی کی گئی)

(اس مرحلہ پر 15 منٹ کے وقفہ کے بعد 12 بج کر 25 منٹ پر
جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! علی نور نیازی صاحب نے کچھ دیر پہلے ایک point raise کیا تھا اُس کی وضاحت کی جائے۔ اُس وقت سپیکر صاحب Chair کر رہے تھے، براہ مہربانی آپ اس بات سے ہاؤس کو آگاہ کیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ ان کو جواب دے لیں پھر میں کچھ کہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب ابھی آ گئے ہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! حکومت نے جو confirm کیا ہے آپ اُس کے بارے میں ذرا ہاؤس کو apprise کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس سلسلے میں ہم نے ساری reports لی ہیں۔ یہ خبر تقریباً صبح ساڑھے آٹھ یا پونے نو بجے کے قریب "نیوز چینل سماء" پر break ہوئی ہے اُس کے بعد ہم نے بھی رابطے کرنے شروع کئے ہیں لیکن سیکرٹری برائے گورنر سے رابطہ نہیں ہو سکا۔ اُس کے بعد گورنر ہاؤس کے سٹاف سے پتا چلا کہ وہ کراچی میں ہیں۔ کراچی سے معلوم کیا تو پتا چلا کہ وہ یہاں پر نہیں آئے۔ اُس کے بعد کہا گیا کہ وہ حیدر آباد ہیں تو حیدر آباد کے ڈی سی او سے خود میری اپنی بات ہوئی ہے لیکن اُس نے کہا کہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اگر وہ یہاں پر آئیں تو ہمیں اطلاع نہ ہو کیونکہ ہمیں اطلاع ہونا ضروری ہے اور گورنر صاحب ہمارے پاس موجود نہیں ہیں۔ اُس کے بعد کہا جا رہا ہے کہ وہ سکھر میں ہیں جب سکھر سے پتا کروایا تو وہاں سے بھی confirmation نہیں ہو رہی اس لئے دوسری صورت میں سپیکر صاحب قائم مقام گورنر ہیں تو اب وہ اس حوالے سے confirmation کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کی کارروائی آپ کی Chair میں جاری رہنی چاہئے جب تک کہ یہ بات either way confirm نہیں ہو جاتی۔

جناب محمد اعجاز شفیع: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اعجاز شفیع صاحب!

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! گورنر صاحب ہمارے صوبے کے آئینی سربراہ ہیں تو میرا خیال ہے کہ ہمیں تمام کارروائی pending کر کے اس چیز پر غور کرنا چاہئے کیونکہ رابطہ کرنے کے باوجود وہ کسی طرف سے بھی نہیں مل رہے یا تو اُن کو missing person کی لسٹ میں include کر دیا جائے یا تلاش گمشدہ کا اشتہار دے دیا جائے۔ یہ بڑا سنجیدہ مسئلہ ہے کیونکہ اگر ایک صوبے کا آئینی سربراہ جس کو

تلاش کرنے کے باوجود بھی لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ نہیں مل رہا تو اس سے بڑی اور کیا چیز ہو گی کہ ایک آئینی سربراہ کو ابھی تک ہم ڈھونڈ نہیں پا رہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ابھی ہم confirm کرنے کی کوشش کر رہے ہیں لہذا ہمیں وقت دیا جائے۔ ابھی سے اگر آپ اُن کو missing person declare کرتے ہیں تو پھر فوری طور پر مقدمہ درج ہو گا اور اگر مقدمہ درج ہوا تو سب سے پہلے شامل تفتیش مجھے ہونا پڑے گا اس لئے مہربانی کر کے فی الحال ابھی کوئی فیصلہ نہ دیں اور مزید ہمیں ٹائم دیں۔ مثال کے طور پر وہ ملک سے باہر بھی گئے ہیں تو جس شک کا اظہار کیا جا رہا ہے تو یہاں سے کوئی تقریباً گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹے کی مسافت ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمت کریں اور تھوڑے عرصے میں وہ یہاں پہنچ جائیں اس لئے میرا خیال ہے کہ آپ کم از کم ڈیڑھ گھنٹہ انتظار کریں اس کے بعد پھر آپ declare کریں کہ وہ missing person ہیں یا اغواء ہو گئے ہیں۔

وزیر ثقافت، کھیل و امور نوجوانان (جناب تنویر الاسلام): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد اعجاز شفیع: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میری بات تو سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے منسٹر صاحب بات کر لیں پھر آپ کر لیجئے گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثمینہ خاور حیات صاحبہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔

وزیر ثقافت، کھیل و امور نوجوانان (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! جس طرح لاء منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ ابھی حکومت پنجاب کے پاس confirmed report نہیں ہے کہ گورنر صاحب صوبے میں ہیں یا دوسرے صوبے میں چلے گئے ہیں لیکن یہاں پر ایک فاضل ممبر نے جو نازیبا الفاظ کہے کہ "وہ بھاگ گئے ہیں، وہ نازیبا حرکتیں کرتے ہیں" میں ان الفاظ کی سخت مذمت کرتا ہوں اور میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بطور ممبر صوبائی اسمبلی قوم کو کیا message دے رہے ہیں؟ وہ اس صوبے کے آئینی سربراہ ہیں اور وہ بتائے بغیر نہیں جا سکتے۔ ابھی حکومت کو بھی confirm نہیں ہوا تو جو نازیبا الفاظ فاضل ممبر نے استعمال کئے ہیں وہ استعمال نہیں ہونے چاہئیں اور میں ان الفاظ کی سختی سے مذمت کرتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ وہ اپنے گریبان میں جھانکیں کہ وہ کہاں پر stand کرتے ہیں؟

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے رانا ثناء اللہ صاحب سے یہ تصدیق کروانا چاہتی ہوں کہ ان کی اور گورنر صاحب کی اکثر "ان بن" چلتی ہے تو کہیں یہ وجہ تو نہیں ہے کہ رانا صاحب نے انہیں اغواء کروا دیا ہو تو کیا وجہ ہے کہ اتنا بڑا آئینی سربراہ کدھر غائب ہو گیا ہے، کون سے کمرے میں گھس گیا ہے، کون سے باتھ روم میں ڈر کر بیٹھا ہوا ہے تو رانا صاحب کھڑے ہو کر اس کی تصدیق کریں اور بتائیں کہ کہیں انہوں نے تو نہیں کوئی ایسا کام کروایا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ House کی proceedings کو جاری رکھیں۔ ایک گھنٹے تک ان کے بارے میں confirmed خبر سامنے آ جائے گی۔

(اس مرحلہ پر پیپلز پارٹی کے متعدد ممبران اپنی اپنی نشستوں سے کھڑے ہو کر پوائنٹ آف آرڈر پکارنے لگے)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ممبران سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تحمل کا مظاہرہ کریں اور یہاں پر حکومت پنجاب جب تک اس کی پوری تحقیق کر کے ایوان کے اندر رپورٹ نہیں دیتی تو ہمیں مفروضوں پر بات نہیں کرنی چاہئے۔ let the government find out کہ گورنر صاحب کہاں پر ہیں اور اس کے بعد جب رپورٹ ایوان میں آ جائے تو پھر ہم اس پر بات کریں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے وقفہ سوالات کا پہلے ہی اعلان کر چکا ہوں تو اب سوالات لیتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): شکریہ۔ جناب سپیکر! آج اس ایوان میں نیازی صاحب نے گورنر پنجاب اور وفاق کے بارے میں جو الفاظ کہے ہیں میں ان کی شدید مذمت کرتا ہوں اور نیازی صاحب کے استعمال کئے گئے الفاظ کی مجھے قطعاً ان سے امید نہیں تھی کہ وہ اس طرح سے نازیبا الفاظ، گورنر جو صوبے کا آئینی سربراہ ہے اور وفاق کے بارے میں اس طرح کے الفاظ استعمال کریں

گے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی کہ آپ انہیں ہدایت دیں کہ یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور اگر یہ واپس نہیں لیں گے تو پھر ہم اس پر اپنا احتجاج کریں گے اور یہ ایوان اس وقت تک نہیں چلے گا جب تک یہ وفاق کے بارے میں کہے گئے الفاظ واپس نہیں لیتے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ الفاظ کیا ہیں؟

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! آپ ان الفاظ کو حذف کریں یا نیازی صاحب واپس لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کون سے الفاظ ہیں چونکہ جس وقت یہ سب کچھ ہوا میں Chair پر موجود نہیں تھا لیکن اس House کا decorum ہے اور یہاں پر کسی بھی شخصیت کے متعلق نازیبا الفاظ استعمال نہیں ہونے چاہیئں اور اگر کوئی ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو سیکرٹری اسمبلی اُنہیں سے دیکھیں اور ان الفاظ کو فوری طور پر ایوان کی کارروائی سے حذف کیا جائے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! اٹھارھویں ترمیم کے بعد گورنر صاحب کی عدم موجودگی میں سپیکر اسمبلی قائم مقام گورنر ہوتے ہیں اور اس کے لئے کسی نوٹیفکیشن کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں اور اس بارے میں حکومت ایک گھنٹے تک رپورٹ ایوان میں پیش کرے گی, This is no way ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں کیونکہ حکومت پنجاب نے یہ بات کہی ہے کہ ایک گھنٹے تک وہ بتائے گی کہ گورنر صاحب کہاں ہیں۔

سوالات

(محکمہ کھیل)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ پہلا سوال جناب وسیم قادر صاحب کا ہے۔ تشریف نہیں رکھتے تو یہ dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر غزالہ رضا رانا صاحبہ کا ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 2349 ہے۔ جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

کھرڑیانوالہ فیصل آباد، مجوزہ سٹیڈیم میں سہولیات کی فراہمی

*2349: ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کھرڑیانوالہ (فیصل آباد) میں بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں مجوزہ ایک سٹیڈیم کی صرف چار دیواری اور اس کا گیٹ لگایا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مجوزہ سٹیڈیم میں کوئی سہولت نہیں ہے؟

(د) اگر درج بالا سوالات درست ہیں تو کیا حکومت مجوزہ سٹیڈیم میں تمام تر سہولیات فراہم کرنے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) یہ درست ہے کہ کھرڑیاانوالا میں بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی باقاعدہ گراؤنڈ نہ ہے تاہم گورنمنٹ بوائز ہائر سیکنڈری سکول کی گراؤنڈ میں بچے کھیلتے ہیں۔

(ب) درست ہے کہ کھرڑیانوالا میں چک نمبر 194ب میں تقریباً 2ایکڑ رقبے پر سٹیڈیم کی چار دیواری اور گیٹ لگا ہوا ہے۔

(ج) درست ہے کہ بچوں کے کھیلنے کے لئے کوئی سہولت نہ ہے صرف چار دیواری اور گیٹ لگا ہوا ہے اور یہ TMA جڑانوالہ نے تعمیر کیا ہے۔

(د) چونکہ حکومت پنجاب کی پالیسی گراس روٹ لیول پر کھیلوں کے فروغ کے لئے ہے تاکہ گراس روٹ لیول پر دیہی علاقہ میں بھی بچوں کو کھیلوں کی سہولتیں فراہم کی جائیں اس سٹیڈیم میں سہولت میسر کرنے کے لئے فزیبلٹی تیار کی جا رہی ہے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جواب میں لکھا ہوا ہے کہ Feasibility Report تیار کی جا رہی ہے۔ یہ سوال دسمبر 2008 کا ہے اب دسمبر 2010 ہے تو میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا

چاہتی ہوں کہ Feasibility Report کتنے دنوں میں تیار کر لی جاتی ہے، کتنا وقت لگتا ہے اور اگر وقت زیادہ لگتا ہے تو کتنے سال لگ جاتے ہیں اور اگر چند ہفتے لگتے ہیں تو اب تک Feasibility Report تیار کر لی ہو گی تو کھرڑیانوالہ میں سٹیڈیم کی تعمیر کے حوالے سے کیا فیصلہ کیا گیا ہے۔ کھرڑیانوالہ میں 80 گاؤں اس کے ساتھ attached ہیں اور یونین کونسلیں بھی اتنی زیادہ ہیں کہ ہم اسے تحصیل کا درجہ بھی دے سکتے ہیں اور ہم اس کے لئے کام بھی کر رہے ہیں۔ اتنی زیادہ یونین کونسلوں کا علاقہ، 80 گاؤں اور فیصل آباد کا یہ سب سے بڑا انڈسٹریل ایریا ہے لیکن یہاں پر سٹیڈیم موجود نہیں ہے اگر Feasibility Report تیار ہے تو اس بارے میں بتایا جائے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! سب سے پہلے میں وسیم قادر صاحب کے ہاکی سے متعلق سوال کو جس کو آپ نے dispose of کر دیا ہے تو آپ کی اجازت سے on the floor of the House being Minister Sports پنجاب اسمبلی کی طرف سے 20 سال بعد پاکستانی ہاکی ٹیم کے ایشیئن چیمپئنز بننے پر ہاکی ٹیم کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ خوشیاں ہمیشہ اس طرح رہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک فاضل ممبر نے ضمنی سوال کیا ہے تو حکومت پنجاب کی پالیسی ہے کہ grass root level پر جا کر گراؤنڈز provide کر رہے ہیں اور Feasibility کی بات ہے تو یہ T.M.A کے پاس تھا تو as soon as T.M.A ہمارے handover کرے گی تو ہم اس کی Feasibility Report بنا کر اس کے لئے فنڈز مختص کریں گے لیکن ابھی تک T.M.A نے ہمیں handover نہیں کیا۔ جب ہمیں handover ہو جائے گا تو پھر ہم اس پر کام شروع کر دیں گے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! میں آج صبح ہی جڑانوالا کے T.M.A سے معلوم کر کے آئی ہوں تو انہوں نے 2008 میں اس کی Feasibility Report بنا کر وہاں سے بھیج دی تھی جو کہ میرے ہاتھوں سے گئی ہے اور میں نے خود بھجوائی تھی تو یہ ممکن نہیں ہے کہ ان کے پاس Feasibility Report نہ پہنچی ہو اور میں آج بھی ان سے confirm کر کے آئی ہوں تو انہوں نے بتایا ہے کہ ہم نے یہ رپورٹ بھجوا دی ہے لیکن تاحال اس کا جواب نہیں آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! On the floor of the House معزز ممبر کہہ رہی ہیں کہ انہوں نے خود بنوا کر بھجوائی ہے تو آپ اسے دیکھ لیں۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام):جناب سپیکر!میں اسے دیکھ لیتا ہوں اور اسے trace کروالیتا ہوں کہ کہاں پر ہے۔ دوسرا معاملہ یہ تھا کہ چونکہ انہوں نے چار دیواری بنا کر باہر گیٹ لگایا ہوا تھا اور وہ اسے اپنی پراپرٹی show کرتے تھے۔ بہت ساری سکیمیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ حکومت پنجاب کے level پر ہوتی ہیں اور بہت ساری T.M.A کے level پر ہوتی ہیں تو یہ ویسی ہی ایک سکیم ہے لیکن میں پھر بھی probe کرلیتا ہوں کہ کہاں تک معاملہ ہے اور فاضل ممبر کو میں satisfy کردوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:منسٹر صاحب!probe کرکے اس ایوان میں بھی بتائیں گے کیونکہ یہ بات اسمبلی کی امانت ہے اور اگر اس حوالے سے کوئی غلط بیانی ہے تو آپ کل ایوان میں بتائیں گے۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام):جی، بالکل میں اس ایوان میں بتاؤں گا۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، فرمائیں!

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!وزیر موصوف بتائیں گے کہ سوال کھرڑیانوالہ سے متعلق پوچھا گیا ہے اور جواب میں چک 194 ر۔ب ہے تو کھرڑیانوالہ اور چک نمبر 194 ر۔ب کا کتنا فاصلہ ہے؟ دوسرے نمبر پر کہا گیا ہے کہ دو ایکڑ رقبہ تو میں مذکورہ چک کا رہائشی ہوں تو وہاں پر کوئی دو ایکڑ رقبہ سٹیڈیم میں نہیں ہے، یہ جواب سراسر غلط ہے لہذا اس کی بھی تصدیق کل کی جائے کہ جواب کس حد صحیح ہے یا نہیں، یہ بتادیں کہ دونوں گاؤں کا کتنا فاصلہ ہے جس کا حوالہ دیا جارہا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ کا کہنا ہے کہ جس گاؤں کی بات ہو رہی ہے وہ ادھر fall ہی نہیں کرتا۔

میجر (ر) عبدالرحمٰن رانا:جناب سپیکر!سوال کھرڑیانوالہ کا پوچھا گیا ہے جو 266 ر۔ب ہے، جواب میں 194 ر۔ب دیا جارہا ہے کہ یہاں پر سٹیڈیم موجود ہے جو کہ وہاں پر بھی موجود نہیں ہے تو ان دونوں چکوک کا آپس میں کیا تعلق ہے اور انہیں یہ ہی نہیں پتا کہ ان کا درمیانی فاصلہ کتنا ہے اور یہ سہولت وہاں پر موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام):جناب سپیکر!جواب یہ ملا ہے کہ 194 ر۔ب میں دو ایکڑ رقبے پر سٹیڈیم کی چار دیواری بنی ہے اور گیٹ لگا ہوا ہے لیکن اگر فاضل ممبر صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر

چار دیواری بھی نہیں اور گیٹ بھی نہیں لگا ہوا تو میں کل on the floor of the House انہیں یہ بات بھی confirm کر دوں گا کہ گیٹ وہاں پر لگا ہوا ہے اور کیا وہاں پر چار دیواری ہے یا نہیں؟

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! میں نے یہ نہیں کہا کہ وہاں پر چار دیواری اور گیٹ نہیں ہے بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ وہاں پر کوئی دو ایکڑ رقبہ نہیں ہے۔ ایک چار دیواری تھوڑے سے رقبے پر ہوئی ہے جسے دو ایکڑ رقبہ ظاہر کر کے یہ سٹیڈیم بتا رہے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اگر یہ جواب کل غلط ہوا تو میری استدعا ہو گی کہ میری تحریک استحقاق محکمہ کے خلاف بنتی ہے اور اس کی اجازت دی جائے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نوانی صاحب! پہلے آپ بات کر لیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ منسٹر موصوف کے بارے میں مجھے ایسا لگتا ہے کہ باہر سے کوئی بندہ جواب دے رہا ہے جب متعلقہ منسٹر جن کے پاس اس منسٹری کا charge ہے جب وہ ہاؤس میں جواب دیتا ہے تو اس منسٹر کی ذمہ داری ہے کہ وہ جواب ہاؤس میں confirm کر کے دے اور یہ نہ کہے کہ میں کل بتاؤں گا، ہم question اس لئے دیتے ہیں کہ اسی دن وہ ذمہ داری سے جواب دے اور اگر آج کوئی منسٹر یہ کہتا ہے کہ میں اس کو کل confirm کروں گا تو ہم کس کے پاس جائیں گے اور کیا آپ روزانہ اسی میں ٹائم ضائع کریں گے کہ کل اس کا جواب دیں۔ میرا مطلب یہ ہے کہ ضمنی سوال اس لئے کئے جاتے ہیں کہ اس کے جواب کا thrash out کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نوانی صاحب! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب! یہاں پر سپورٹس کے متعلقہ آفیشل کون بیٹھا ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہاں پر میرے سیکرٹری اور ڈی جی بیٹھے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: غزالہ رانا صاحبہ! آپ اور میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا صاحب اس سوال کو لے کر ابھی باہر چلے جائیں، اس کا جواب لے کر آئیں اور اگر یہ غلط ہوا تو ہم ابھی اس کے خلاف ایکشن لیں گے اور یہ کوئی بات نہیں ہے کہ ہاؤس کو غلط جواب بتائے جائیں۔ آپ دونوں ابھی باہر جائیں اور جو متعلقہ آفیشل بیٹھا ہے اس کے ساتھ اس جواب کو دیکھیں۔ اگر اس پر غلط بیانی کی گئی ہے تو اس پر لاء منسٹر صاحب سے بات کر کے ابھی ہاؤس فیصلہ کرے گا۔ اتنی دیر ہم اگلا سوال نمبر 2712 جناب شفیق احمد گجر صاحب کا لیتے ہیں۔

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میرا اسی سے related question ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

حاجی ذوالفقار علی: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ انہوں نے جو یہ نئی سکیمیں دی ہیں اور ابھی جو پرانی سکیمیں ہیں مثلاً بہاولپور میں Asia کا سب سے بڑا سٹیڈیم ہے وہاں پر جو پرانی سکیمیں چل رہی ہیں وہ بند پڑی ہیں، ابھی تک یہ ان کو شروع نہیں کر رہے اور لاکھوں، کروڑوں روپے وہاں پر خرچ ہوئے ہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ وہاں پر اتنا بڑا سٹیڈیم ہے اور درجہ چہارم کے وہاں پر ملازم نہیں ہیں تو اس بارے میں یہ کیا اقدامات کرنا چاہتے ہیں کہ اتنے بڑے سٹیڈیم میں درجہ چہارم کا کوئی بندہ اسے سنبھالنے والا نہیں ہے۔ سکیم بنتی ہے، اس کا خیال نہیں رکھا جاتا کیونکہ اس کے نگران ہوتے نہیں ہیں اور سکیم ضائع ہو جاتی ہے اس سلسلے میں مہربانی کر کے ذرا بتائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میرے خیال میں یہ ضمنی سوال بنتا ہے اور اس کا ان کے پاس جواب بھی نہیں ہوگا۔ فی الحال آپ ذرا اپنے متعلقہ محکمہ کو کہیں کہ جن صاحبان کو ہم نے باہر بھیجا ہے ان کو جواب دے کر فوری طور پر اندر بھجوائیں۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ان کو بھجوا دیا ہے اور وہ باہر چلے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ جناب شفیق احمد گجر صاحب!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز خاتون ممبر نے جناب شفیق احمد گجر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! سوال نمبر 2712 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد گراؤنڈز / سٹیڈیم کی تفصیلات

*2712: جناب شفیق احمد گجر: کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ نے کھیلوں کے فروغ کے لئے 2003 تا 2007 کہاں کہاں گراؤنڈز / سٹیڈیم تعمیر کروائے؟

(ب) گراونڈ / سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے مذکورہ بالا عرصہ میں کتنا فنڈ فراہم کیا گیا اور وہ کس کس مد میں خرچ ہوا؟

(ج) ڈسٹرکٹ آفیسر سپورٹس نے مذکورہ بالا عرصہ کے دوران کتنے کھلاڑیوں کو تربیت دی اور کس کس کھیل میں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع فیصل آباد میں مندرجہ ذیل جگہوں پر گراونڈ / سٹیڈیم تعمیر کروائے گئے۔

1۔ سپورٹس کمپلیکس، چک نمبر 189 ر ب، چک جھمرہ۔
2۔ گراونڈ چک نمبر 642 ج ب، جڑانوالہ
3۔ گراونڈ چک نمبر 172 گ ب، سمندری
4۔ گراونڈ چک نمبر 221 گ ب، سمندری
5۔ گراونڈ چک نمبر 225 گ ب، سمندری
6۔ گراونڈ چک نمبر 214 گ ب، سمندری
7۔ گراونڈ چک نمبر 474 گ ب، سمندری
8۔ گراونڈ چک نمبر 60 ج ب، فیصل آباد
9۔ ملٹی پرپز جیمنیزیم سمن آباد، فیصل آباد

ضلع فیصل آباد کے لئے 2006 کے دوران ایک multipurpose Gymnasium دیگر ADP میں شامل کیا گیا جس کے فنڈز / ایڈمنسٹریٹو منظوری گورنمنٹ آف دی پنجاب سپورٹس ڈیپارٹمنٹ لاہور کے ذریعے ہوئی اس پراجیکٹ پر کام شروع کروا دیا گیا۔ دسمبر 2008 میں جناب وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنے فیصل آباد دورے کے دوران اہل علاقہ کی سفارش پر اس جیمنیزیم کے منصوبے کو ڈگری کالج بنانے کی ہدایات جاری کیں جس بنیاد پر اس جیمنیزیم کو ڈگری کالج میں تبدیل کر دیا گیا۔

(ب) گراونڈ تعمیر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل شرح سے فنڈ مہیا کیا گیا جو کہ تقریباً پورا تعمیر ہو چکا ہے۔

1۔ سپورٹس کمپلیکس، چک نمبر 189 ر ب، چک جھمرہ	2856 ملین روپے
2۔ گراونڈ چک نمبر 642 ج ب، جڑانوالہ	2624 ملین روپے
3۔ گراونڈ چک نمبر 172 گ ب، سمندری	2624 ملین روپے
4۔ گراونڈ چک نمبر 221 گ ب، سمندری	2624 ملین روپے
5۔ گراونڈ چک نمبر 225 گ ب، سمندری	2.624 ملین روپے

6۔ گراؤنڈ چک نمبر 214گ ب، سمندری 2.624ملین روپے
7۔ گراؤنڈ چک نمبر 474گ ب، سمندری 3.711ملین روپے
8۔ گراؤنڈ چک نمبر 60ج ب، فیصل آباد 2.729ملین روپے

9۔ ملٹی پرپز جیمنیزیم کے لئے ابتدائی طور پر 52.654ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے 21.178ملین روپے خرچ ہوئے۔ جناب وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات پر اس جیمنیزیم کی جگہ پر ڈگری کالج میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(ج)

2003

نام کھیل	تعداد کھلاڑی	نام کھیل	تعداد کھلاڑی
باکٹ بال	16	ہاکی	30
والی بال	16	اتھلیٹکس	25
بیڈمنٹن	08	ٹیبل ٹینس	10
فٹبال	18	ہینڈ بال	20
کراٹے	10	جوڈو	10
تیکوانڈو	10	ووشو	

2004

نام کھیل	تعداد کھلاڑی	نام کھیل	تعداد کھلاڑی
باسکٹ بال	16	ہاکی	30
والی بال	16	اتھلیٹکس	25
بیڈمنٹن	08	ٹیبل ٹینس	10
فٹبال	18	ہینڈ بال	20
کراٹے	10	جوڈو	10
تیکوانڈو	10	ووشو	

2005

نام کھیل	تعداد کھلاڑی	نام کھیل	تعداد کھلاڑی
باسکٹ بال	26	ہاکی	36
والی بال	18	اتھلیٹکس	30
بیڈمنٹن	10	ٹیبل ٹینس	8
فٹبال	28	ہینڈ بال	24
کراٹے	15	جوڈو	12
تیکوانڈو	13	ووشو	12

2006

نام کھیل	تعداد کھلاڑی	نام کھیل	تعداد کھلاڑی
باسکٹ بال	26	ہاکی	36
والی بال	18	اتھلیٹکس	30
بیڈمنٹن	10	ٹیبل ٹینس	8
فٹبال	28	ہینڈ بال	24
کراٹے	15	جوڈو	12

2007

نام کھیل	تعداد کھلاڑی	نام کھیل	تعداد کھلاڑی
باسکٹ بال	26	ہاکی	36
والی بال	18	اتھلیٹکس	30
بیڈمنٹن	10	ٹیبل ٹینس	8
فٹبال	28	ہینڈ بال	24
کراٹے	16	جوڈو	13

ان تربیت یافتہ کھلاڑیوں نے سپورٹس بورڈ پنجاب اور ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے شیڈول کے مطابق ہونے والے مختلف کھیلوں میں شرکت کی جبکہ مزید ڈسٹرکٹ کوچز مختلف سکولز، کالجز، یونیورسٹی، اور ایسوسی ایشنز کی ٹیموں کو تربیت دیتے رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! اس کے جز (ج) میں ایک ٹیبل دیا گیا ہے جس میں کھلاڑیوں کو تربیت دینے کے متعلق معلومات دی گئی ہیں۔ اس سوال کے آخری نمبر کے حوالے سے میرا ضمنی سوال ہے کہ اس میں تقریباً 209 کھلاڑی بنتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا آپ ایک چیز ذہن میں رکھیں کہ اگر آپ on his behalf آرہی ہیں تو آپ کے جو اپنے دو سوال ہیں وہ آپ کو drop کرنے پڑیں گے کیونکہ اس میں ایک rule ہے جس میں ایک ممبر کے دو سے زیادہ سوال نہیں آسکتے۔

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! میں ایک سوال کر لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: جناب سپیکر! 2007 کے ٹیبل میں 209 کھلاڑی بنتے ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ ان کی تربیت پر کتنا بجٹ رکھا گیا تھا اور اس پر کتنا خرچ ہوا اور ساتھ ہی اس میں بتایا گیا ہے کہ وہ کھلاڑی

جنھوں نے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے شیڈول کے مطابق ٹورنامنٹ میں شرکت کی تو کیا ان کھلاڑیوں میں سے کوئی کھلاڑی صوبائی level یا نیشنل level تک جا کر کھیلا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،وزیر کھیل!

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! فاضل ممبر نے جس طرح کہا ہے کہ ان پر جو ہماری پنجاب حکومت کے expenditures ہوئے ہیں اور میں انہیں بتاتا ہوں کہ اس وقت بھی ہماری قومی ٹیم میں تین سے زیادہ کھلاڑی اسی علاقے کے ہیں اور وہ نیشنل ہاکی گیم میں کھیل رہے ہیں۔ان کے ہم نے پہلے inter division games، inter provincial game کروائے ہیں اور پھر نیشنل گیمز ہوئی ہیں وہ کھلاڑی اس وقت بھی نیشنل گیمز میں موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اب اگلا سوال نمبر 2805 محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کا ہے وہ موجود نہیں ہیں تو ان کا سوال dispose of کیا جاتا ہے۔اس کے بعد محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا سوال ہے۔جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3080 ہے۔اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ، سپورٹس کمپلیکس برائے خواتین کی تعمیر کی تفصیلات

*3080: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت پنجاب ضلع اوکاڑہ میں خواتین کے لئے سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

ضلع اوکاڑہ میں ملٹی پرپز سپورٹس کمپلیکس / جمنیزیم مرد و خواتین دونوں کو کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لئے مہیا کیا جاتا ہے۔ خواتین کی کھیلوں کے لئے چادر اور چاردیواری کو خصوصی طور پر ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے اور خواتین کھلاڑی بھرپور اطمینان سے پورا سال کھیلوں کی سرگرمیوں میں حصہ لیتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا حکومت خواتین کے لئے علیحدہ مخصوص سٹیڈیم بنانے کا ارادہ ہے تو اس کا انہوں نے کوئی جواب ہی نہیں دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں ان کا سوال یہ تھا کہ حکومت پنجاب ضلع اوکاڑہ میں خواتین کے لئے سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں تو اس میں آپ کی طرف سے specific answer نہیں آیا تو وہ اس پر آپ کا point of view پوچھ رہی ہیں۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! اس وقت جتنے بھی سٹیڈیم موجود ہیں اور اس میں ایسی کوئی specification نہیں ہے لیکن کل وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں اعلان کیا ہے کہ ہم لاہور میں سپیشل ویمن کے لئے ایک سٹیڈیم بنارہے ہیں۔ ویسے جو سٹیڈیم موجود ہیں اس میں ٹائم کا difference موجود ہے کہ صبح کے ٹائم مرد آجاتے ہیں اور شام کے وقت خواتین آجاتی ہیں، ان کی چار دیواری کا proper خیال رکھا جاتا ہے اور وہ اپنی practice کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ان کی بات بڑی valid ہے کہ specific question ہے کہ خواتین کے لئے سپورٹس کمپلیکس بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں رکھتی تو وہ یہاں پر لکھ دیں کہ ابھی نہیں رکھتی اور ابھی planning کر رہے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ان کو جواب سیدھا دینا چاہئے۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آپ on the floor of the House کہہ رہے ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں اس کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اگلا سوال بھی محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ کا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 3081 ہے۔ اسے پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

حویلی لکھا اوکاڑہ میں سٹیڈیم کی تعمیر و دیگر تفصیلات

*3081: محترمہ عائشہ جاوید: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں کھیلوں کے لئے سٹیڈیم کب بنایا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) مذکورہ سٹیڈیم کی موجودہ صورتحال یعنی یہ کس حالت میں ہے؟

(ج) مذکورہ سٹیڈیم میں ضلعی انتظامیہ نے 2004 سے آج تک کتنے ٹورنامنٹ کروائے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ضلعی سپورٹس آفیسر کو محکمہ نے 09-2008 میں کتنا بجٹ فراہم کیا اور وہ کن کن مدات پر خرچ کیا گیا آگاہ فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) حویلی لکھا ضلع اوکاڑہ میں سپورٹس سٹیڈیم جون 1996 میں مبلغ۔/35,00,000 روپے کی لاگت سے تعمیر ہوا۔

(ب) مذکورہ سٹیڈیم کا پویلین، دو اطراف کی دیوار، ٹیوب ویل، پانی کی سپلائی، سیوریج اور کرکٹ کھیلنے کے لئے وکٹ پچ قابل استعمال حالت میں ہے۔ باقی ماندہ دیوار بارش کے سیلابی پانی کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ج) بنیادی طور پر مذکورہ سٹیڈیم کرکٹ سے متعلقہ ہے اور حویلی لکھا کی مقامی کرکٹ کلبز گاہے بگاہے مقامی اور ذاتی وسائل سے مختلف ٹورنامنٹ کرواتی رہتی ہیں۔ کرکٹ کا کھیل چونکہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں نہیں آتا لہذا ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس نے مذکورہ سٹیڈیم میں کوئی ٹورنامنٹ نہیں کروایا۔

(د) ضلعی سپورٹس آفیسر اوکاڑہ کو ضلعی حکومت کی طرف سے مالی سال 09-2008 کے لئے مبلغ۔/1990752 روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔ مختلف مدات میں اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب ذرا اس میں وضاحت کر دیں کہ ایک جگہ تو یہ جز (ج) میں یہ کہہ رہے ہیں کہ سپورٹس کمپلیکس کا جو تعلق ہے یہ ضلعی حکومت کے under آتا ہے اور اوپر اس کے حوالے سے 35 لاکھ کی اطلاع بھی ہمیں دے رہے ہیں تو کیا یہ irresponsible نہیں رہے یا کیا کر رہے ہیں؟ یہ ان کے دونوں جواب متضاد ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ویسے میرا خیال ہے کہ جو جواب ہے وہ بڑا clear ہے کیونکہ میں بھی پڑھ رہا تھا اور آپ نے جو پوچھا ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! اگر ہم جز (الف) میں دیکھیں تو یہ جب محکمہ کی طرف سے جواب آ رہا ہے کہ 35 لاکھ روپے کی رقم سے یہ سٹیڈیم تعمیر کیا گیا ہے اور اس کے بعد آگے جا کر اگر آپ جز (ج) میں دیکھیں تو انہوں نے کہا ہے کہ کرکٹ کا کھیل چونکہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے دائرہ کار میں نہیں آتا لہذا ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس نے مذکورہ سٹیڈیم میں کوئی ٹورنامنٹ نہیں کروایا تو میں یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ اگر یہ ٹورنامنٹ نہیں کروایا تو پھر اس کا جواب بھی ڈیپارٹمنٹ کو نہیں دینا چاہئے، یہ سوال لوکل گورنمنٹ کی طرف جانا چاہئے اور جواب بھی لوکل گورنمنٹ کی طرف سے آنا چاہئے، یہ جواب کس مد میں دے رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، اگر یہ لوکل گورنمنٹ کے دائرہ اختیار میں آتا ہے تو پھر محکمہ سپورٹس کیسے اس کا جواب دے سکتا ہے؟ ان کے پوچھنے کا مقصد یہ ہے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! I am trying to say کہ یہ تو خود ان کی contradictory statement ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس پر میں جو overall دیکھ رہا ہوں کہ اس کے اندر آپ نے جو جو سوال پوچھا ہے اس کا انہوں نے جواب دیا اور میرا خیال ہے کہ وہ اس کو clear کر کے آپ کو بتائیں گے۔

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! In other thing, supplementary I wanted to reiterate something. This stadium is already in a very bad condition. اور محکمہ نے مانا بھی ہے تو اس سوال کو almost دو سال ہو چلے ہیں تو ابھی تک انہوں نے اس کی condition کو صحیح نہیں کیا اور کرنے کا ارادہ بھی ان کا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، sports facilities کو بہتر کریں کیونکہ محکمہ خود لکھ رہا ہے کہ اس کی حالت اچھی نہیں ہے۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ہم اس کی بہتری کے لئے اقدامات اٹھائیں گے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، حویلی لکھا آپ کا علاقہ ہے۔آپ فرمائیں!

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے خود یہ لکھا ہے کہ عرصہ دراز سے ایک side سے دیوار ٹوٹی ہوئی ہے تو اس کے لئے اب تک کیا ہوا ہے، اس کا ذرا بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے بھی یہ 2009 کا سوال ہے تو اب تک اس میں بہتری کیا لائے ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! 2009 میں اس دیوار کے لئے پیسے رکھے گئے تھے لیکن کچھ وجوہات کی وجہ سے پیسے وہاں پر ابھی خرچ نہیں ہوئے اور باقی وہاں پر activities continuously ہو رہی ہیں۔ایک دیوار کا مسئلہ ہے اور وہ بھی ان شاء اللہ جلد حل ہو جائے گا۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! یہ کب تک حل ہو جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ویسے 2009 کا سوال ہے آپ یہاں پر پوچھ کر بتادیں۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! اس مالی سال میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ اس مالی سال میں یہ مسئلہ حل ہو جائے گا۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میرا بہت ہی اہم سوال ہے کہ جناب وزیر کھیل ویمن سپورٹس کمپلیکس بھی تعمیر کرنا چاہتے ہیں اور پنجاب میں سہولیات کا بھی اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو میری ان سے یہ گزارش ہے کہ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ پنجاب میں سپورٹس کے سلسلے میں development funds کتنے رکھے گئے ہیں اور اس کے مقابلے میں منسٹر، پارلیمانی سیکرٹری، سٹینڈنگ کمیٹی اور ٹاسک فورس کے ممبران کی تنخواہوں کے لئے کتنے فنڈز رکھے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ویسے نیا سوال بنتا ہے۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے۔ اسی ہاؤس میں وزیر اعلیٰ صاحب نے تمام ٹاسک فورسز ختم کر دی تھیں، سپورٹس میں کوئی ٹاسک فورس نہیں ہے۔ میں فاضل ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سپورٹس محکمے میں کوئی ٹاسک فورس ہے اور نہ ہی ان کو کوئی تنخواہ دی جاتی ہے۔

میاں عطاء محمد خان مانیکا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! ٹاسک فورس نہیں ہے تو یہ بتا دیں کہ ڈویلپمنٹ فنڈز کتنے رکھے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نیا سوال بنتا ہے وہ پوچھ کر اس کا بتا دیں گے۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ہمارا کل بجٹ 4 کروڑ روپے ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: تنخواہوں میں کتنے پیسے نکل جائیں گے یہ بھی بتائیں؟

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام): one third اور یہ fresh question بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے متعلقہ وزیر صاحب آئیں بائیں شائیں کر رہے ہیں۔ جب یہ سٹیڈیم تعمیر ہوا تھا تو اس وقت میں وہاں سے ایم پی اے تھا۔ میں ان دنوں جب بھی کبھی وہاں سے گزرا ہوں مجھے تو اس سٹیڈیم میں کتے کھیلتے نظر آئے ہیں، کبھی انسان کے بچے مجھے وہاں کھیلتے نظر نہیں آئے۔

دوسری بات یہ ہے کہ موصوف نے فرمایا ہے کہ کرکٹ سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے لہذا ہم اس کے ٹورنامنٹ منعقد نہیں کرواتے۔ میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون یا کس rule کے تحت ان پر پابندی ہے کہ سپورٹس بورڈ پنجاب کرکٹ کا ٹورنامنٹ وہاں پر منعقد نہیں کروا سکتا؟

جناب سپیکر! میرا تیسرا سوال یہ ہے کہ اکثر حویلی لکھا کی شادیاں اس سٹیڈیم میں ہوتی ہیں۔کیا وہ گراؤنڈ یا سٹیڈیم کرائے پر دیا جاتا ہے جس سے کچھ آمدن ہو سکے یا ویسے ہی جس کا دل چاہے وہ وہاں تمبو لگا لے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): فاضل ممبر صاحب جس طرح فرما رہے ہیں میں نہیں سمجھتا کہ کوئی بھی شادی حویلی لکھا سٹیڈیم میں ہوتی ہو کیونکہ اگر کوئی بھی شادی ہو تو ڈی سی او اس کی رپورٹ کرتا ہے۔ نہ انہوں نے کبھی ڈی سی او کو کوئی complaint کی ہے نہ کبھی ڈیپارٹمنٹ کو بتایا ہے اور جہاں تک میری انفارمیشن ہے وہاں پر کوئی شادی نہیں ہوتی۔وہ صرف سپورٹس کے لئے ہے۔

جناب محمد معین وٹو: جناب سپیکر! اس بات پر تو چلو اس کو pending کیا جا سکتا ہے کہ شادیاں وہاں ہوتی ہیں یا نہیں لیکن میں وزیر موصوف سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس وثوق سے نہ کہیں کہ وہاں شادیاں نہیں ہوتیں کیونکہ وہاں شادیاں ہوتی ہیں۔آپ کو اگر نہیں پتا تو کم از کم غلط بیانی نہ کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ کافی بات ہو گئی۔اب اگلی شادی جس میں آپ شریک ہوں ان کو بھی بُلا لیجئے گا۔اب اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3088 ہے۔اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اسے پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات، خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*3088: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گجرات کی متعلقہ انتظامیہ نے آج تک خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا کردار ادا کیا؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کھیلوں کے فروغ کے لئے اور خاص طور پر خواتین کے لئے 2006 تا 2008 جو اقدامات اٹھائے، انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) خواتین کے لئے علیٰحدہ کھیلوں کے گراؤنڈز یا سٹیڈیم بنائے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع گجرات کی انتظامیہ نے ضلع میں خواتین کھلاڑیوں کے مقابلوں کے بعد منتخب کھلاڑیوں کو پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 ا تھلیٹکس بیڈ منٹن ٹیبل ٹینس والی بال ہاکی جوڈو کراٹے ووشو تائیکوانڈو میں شمولیت کروائی۔ ضلع گجرات کی ہاکی ٹیم سال 07-2006 میں پنجاب بھر میں دوسرے نمبر پر رہی جبکہ بیڈ منٹن ٹیبل ٹینس اور ا تھلیٹکس اور ووشو کی کھلاڑیوں نے پنجاب کے مقابلوں میں گوجرانوالہ ڈویژن کی نمائندگی کی اور ووشو میں فضیلہ اصغر نے گولڈ میڈل حاصل کیا جبکہ ٹیبل ٹینس کی ٹیم نے پنجاب بھر میں تیسری پوزیشن حاصل کی۔ رابعہ مقبول پنجاب کی ٹیم میں منتخب ہوئی۔

سال 2007-2006

1۔ ڈسٹرکٹ گجرات بوائز اینڈ گرلز ٹیبل ٹینس مقابلے بسلسلہ یوم آزادی (9 تا 10۔ اگست 2006 بمقام گورنمنٹ جامع ہائی سکول گجرات)

2۔ شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 گرلز جوڈو ٹورنامنٹ (29 اکتوبر تا یکم نومبر 2006 بمقام قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول گوجرانوالہ)

3۔ پانچ روزہ ٹریننگ کیمپ و شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 گرلز کراٹے ٹورنامنٹ (29۔ اکتوبر تا یکم نومبر 2006 بمقام قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول گوجرانوالہ)

4۔ شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 گرلز بیڈ منٹن چیمپئن شپ فیصل آباد (20 تا 24۔ نومبر 2006)

5۔ پانچ روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ و شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 گرلز ہاکی چیمپئن شپ (8 تا 12۔ فروری 2006 بمقام نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور)

6۔ چھ روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ و شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 بوائز اینڈ گرلز ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ (26 تا 29۔ دسمبر 2006 بمقام رحیم یار خان)

7۔ تین روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ و شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 گرلز ا تھلیٹکس چیمپئن شپ (8 تا 10۔ مارچ 2007 بمقام پنجاب سٹیڈیم لاہور)

8۔ چار روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ و شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17 گرلز والی بال چیمپئن شپ (3 تا 4۔ اپریل 2007 بمقام کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس فیصل آباد)

سال 2008-2007

1۔ انٹر سکول و کالج گرلز ہاکی چیمپئن شپ مرغزار کالج برائے خواتین گجرات (14 تا 16۔ نومبر 2007)

2۔ چار روزہ ٹریننگ کیمپ وشمولیت گرلز انڈر 17اتھلیٹک چیمپئن شپ لاہور (12تا 14۔دسمبر2007)پنجاب سٹیڈیم لاہور

3۔ بیڈمنٹن ورکشاپ بمقام ضلع کونسل ہال گجرات(6.5.2008)

4۔ ڈسٹرکٹ گجرات انٹر کلب بیڈمنٹن چیمپئن شپ (30۔اگست تا یکم ستمبر2008)جامع ہائی سکول گجرات

5۔ انٹر کالجیٹ ویمن ہاکی چیمپئن شپ مرغزار کالج گجرات(20تا22۔اکتوبر2008)

(ب)

سال2007۔2006

1۔ ڈسٹرکٹ گجرات بوائز اینڈ گرلز ٹیبل ٹینس مقابلے بسلسلہ یوم آزادی(9تا10۔اگست2006 بمقام گورنمنٹ جامع ہائی سکول گجرات)

2۔ شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17گرلز جوڈوٹورنامنٹ (29۔اکتوبر تا یکم نومبر2006بمقام قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول گوجرانوالہ)

3۔ پانچ روزہ ٹریننگ کیمپ وشمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17گرلز کراٹے ٹورنامنٹ(29۔اکتوبر تا یکم نومبر2006بمقام قائداعظم ڈویژنل پبلک سکول گوجرانوالہ)

4۔ شمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17گرلز بیڈمنٹن چیمپیئن شپ فیصل آباد (20تا24۔نومبر2006)

5۔ پانچ روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ وشمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر17گرلز ہاکی چیمپیئن شپ(8تا12۔فروری2006بمقام نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور)

6۔ چھ روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ وشمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر17بوائز اینڈ گرلز ٹیبل ٹینس چیمپئن شپ(26تا29۔دسمبر2006بمقام رحیم یارخان)

7۔ تین روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ وشمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر 17گرلز اتھلیٹکس چیمپئن شپ(8تا10۔مارچ2007بمقام پنجاب سٹیڈیم لاہور)

8۔ چار روزہ ٹریننگ کوچنگ کیمپ وشمولیت سپورٹس بورڈ پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ انڈر17گرلز والی بال چیمپئن شپ(3تا4۔اپریل2007بمقام کریسنٹ سپورٹس کمپلیکس فیصل آباد)

سال2008۔2007

1۔ انٹر سکول و کالج گرلز ہاکی چیمپئن شپ مرغزار کالج برائے خواتین گجرات(14تا 16۔نومبر2007)

2۔ چار روزہ ٹریننگ کیمپ وشمولیت گرلز انڈر17 اتھلیٹک چیمپئن شپ لاہور (12تا 14۔دسمبر2007)پنجاب سٹیڈیم لاہور

3۔ بیڈمنٹن ورکشاپ بمقام ضلع کونسل ہال گجرات (2008-05-06)

4۔ ڈسٹرکٹ گجرات انٹر کلب بیڈمنٹن چیمپئن شپ (30 اگست تا یکم ستمبر 2008) جامع ہائی سکول گجرات

(ج) ضلع گجرات کے درج ذیل تعلیمی اداروں میں خواتین کی کھیلوں کی سہولتیں میسر ہیں۔

1۔ گورنمنٹ ماڈل گرلز ہائی سکول غریب پورہ گجرات

2۔ یونیورسٹی آف گجرات کالج برائے خواتین فوارہ چوک گجرات

3۔ کالج برائے خواتین مرغزار کالونی گجرات

4۔ گورنمنٹ کالج برائے خواتین سرائے عالمگیر

اس کے علاوہ بعد از تکمیل جیمنیزیم میں خواتین کو مختلف کھیلوں کی علیحدہ سہولت فراہم کی جائے گی۔

ضلع گجرات میں خواتین کی کھیلوں کے لئے کوئی علیحدہ سٹیڈیم موجود نہیں البتہ مختلف سکولوں اور کالجوں میں بمطابق جواب جز (ب) سہولتیں موجود ہیں جبکہ زیر تعمیر ملٹی پرپز جمنیزیم کی تکمیل کے بعد خواتین کو کھیلوں کی تمام ان ڈور سہولتیں میسر ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا جز (الف) سے متعلق ضمنی سوال ہے میں نے پوچھا تھا کہ آج تک خواتین نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا کردار ادا کیا؟ اس میں بہت detail دی گئی ہے۔ جہاں تک مجھے اندازہ ہوا ہے جب سے ہماری گورنمنٹ ختم ہوئی ہے اس کے بعد 10-2009 میں خواتین کی سپورٹس کو کسی بھی قسم کا کوئی فروغ نہیں دیا گیا۔ kindly ایک تو یہ بتایا جائے کہ کیا وجہ ہے کہ پچھلے دو تین سالوں سے اس کو کیوں ignore کیا جا رہا ہے، آج تک کی رپورٹ اس میں نہیں دی گئی۔ میرا دوسرا ضمنی سوال بھی ہے پہلے ایک کا جواب دیں گے یا دونوں اکٹھے پوچھ لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پوچھ لیں، اکٹھے ہی پوچھ لیں۔ وہ اکٹھا ہی respond کریں گے۔

محترمہ خدیجہ عمر: اچھا جی! میرا جز (ج) میں سے دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ بعد از تکمیل جمنیزیم میں خواتین کو مختلف کھیلوں کی علیحدہ سہولت فراہم کی جائے گی۔ اس سوال کو پوچھے ہوئے بھی دو سال ہو گئے ہیں اور ابھی تک اس میں کسی قسم کی کوئی progress نہیں ہوئی۔ اگر یہ کوئی time and date بتا دیں کہ وہ سہولت کب تک فراہم کر دی جائے گی تو بہت مہربانی ہو گی۔ (شور و غل)

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House. Order in the House. Minister for Sports!

وزیر کھیل(جناب تنویرالاسلام):جناب سپیکر!ڈسٹرکٹ گجرات میں خواتین کھلاڑیوں نے مقابلوں کے لئے مختلف کھیلوں جن میں پنجاب انٹر ڈسٹرکٹ 17، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، ہاکی، جوڈو کراٹے، میں شمولیت کی۔ District level پر یہ گیمز ہوئیں جن میں خواتین نے حصہ لیا پھر یہ provincial level پر ہوئیں جن میں ڈسٹرکٹ گجرات نے participate کیا اور میں یہ بات فخر سے کہتا ہوں کہ They get third position. جہاں تک یہ بات کر رہی ہیں کہ وہ جمنیزیم کب مکمل ہو گا تو پنجاب کے بیشتر اضلاع میں pro-gymnasium complete ہو چکے ہیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی:جناب سپیکر!ہاؤس کو in order کروائیں، سب باتیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ممبران سے گزارش ہے کہ غور سے بات سُنیں اور ہاؤس کے decorum کا خیال رکھیں۔ چیمہ صاحب!آپ بھی ذرا ادھر دھیان رکھیں۔

وزیر کھیل(جناب تنویرالاسلام):جناب سپیکر! بتیس اضلاع میں Pro-gymnasium Stadiums complete ہو چکے ہیں اور جہاں تک انہوں نے گجرات کا سوال کیا ہے تو اس کا جواب میں نے ان کو دے دیا ہے کہ وہاں پر تمام گیمز میں females نے participate کیا اور Punjab under 17 میں گجرات نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!میں اس جواب سے satisfied نہیں ہوں۔ انہوں نے جو detail دی ہے پچھلی گورنمنٹ نے یہ سارے پروگرام کروائے تھے۔ میں یہ کہہ رہی ہوں کہ پچھلے دو سالوں میں آج تک کسی قسم کی کوئی کارکردگی نظر نہیں آ رہی تو اس کا میں نے ان سے پوچھا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ 2009 میں جواب آیا ہے اور میں بھی دیکھ رہا تھا اس کے اندر کافی زیادہ activities انہوں نے 2008 کی بھی mention کی ہوئی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!دسمبر 2009 میں جواب آیا ہے تو اس کے مطابق بھی ایک سال بنتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:ویسے منسٹر صاحب بات یہ ہے کہ activities زیادہ generate ہونی چاہئیں۔ آج ویمن کرکٹ ٹیم نے پوری پاکستانی قوم کا سر فخر سے بلند کیا ہے۔ اسی طرح ہم ویمن کے لئے زیادہ

activities create کریں تاکہ باقی گیمز میں بھی ہم اپنا مقام بنا سکیں تو آپ اس کو ذرا ensure کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جمنیزیم کی یہ کوئی deadline بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 2009 میں جواب آیا ہوا ہے کہ بعد از تکمیل جمنیزیم میں، اس کا مطلب ہے کہ جمنیزیم وہاں پر بن رہا ہے تو 2009 کا جو بعد از تکمیل ہے اب تک وہ مکمل ہو گیا ہے یا اس کی تکمیل نہیں ہوئی، مجھے یہ بتائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): end of 2010 تک تمام جمنیزیم مکمل ہو جانے ہیں۔ جو رہ گیا ہے وہ انشاء اللہ اس مالی سال میں مکمل ہو جائے گا اور جہاں تک female games promotion کی بات ہے تو پنجاب حکومت اس میں پوری توجہ دے رہی ہے اور حکومت پنجاب female sports activity کی promotion کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے چیف منسٹر کی special instructions بھی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے specific time دے دیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! دسمبر تو آگیا ہے، kindly اگر یہ بتادیں کہ اس وقت exactly اس جمنیزیم کا کیا status ہے اگر یہ اتنے confidence سے کہہ رہے ہیں کہ 2010 تک مکمل ہو جائے گا تو یہ kindly اس کا status بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: 2010 تو ویسے ختم ہو گیا ہے۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! جمنیزیم کا 90 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! کس جگہ پر مکمل ہوا ہے اور کتنی funding سے تیار ہوا ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ان کا سٹیڈیم 90 فیصد complete ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ بتا رہے ہیں کہ 90 فیصد complete ہے آپ اس کو دیکھ کر House کو apprise کریں کیونکہ منسٹر صاحب نے on floor of the House بات کی ہے۔ آپ اس کو دیکھیں اور دیکھ کر ہاؤس کو بتائیں۔ اگر وہ نہیں ہے جو یہ کہہ رہے ہیں تو ہم اس پر بالکل ایکشن لیں گے۔ اس کے بعد اگلا سوال بھی محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3089 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات میں فٹبال، ہاکی، کرکٹ کے گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3089: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں فٹبال، ہاکی اور کرکٹ کے کتنے سٹیڈیم / گراؤنڈز موجود ہیں؟

(ب) کیا موجودہ حکومت کھیلوں کے فروغ کے لئے مزید کوئی گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ انتظامیہ نے کھیلوں کے فروغ کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے، انکی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر گجرات نے کھیلوں کے فروغ میں جو کردار ادا کیا یا جو اقدامات اٹھائے 2007 سے آج تک کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع گجرات میں درج ذیل گراؤنڈز اور سٹیڈیم موجود ہیں۔

کرکٹ 1۔ سٹیڈیم ایک (1) 2۔ گراؤنڈز تین (3)

فٹبال 1۔ گراؤنڈز آٹھ (8)

ہاکی 1۔ گراؤنڈز آٹھ (8)

(ب) جی، ہاں۔

(ج) مختلف کھیلوں کے مقابلوں کے علاوہ جن کی تفصیل سوال نمبر 3087 میں دی گئی ہے ملاحظہ فرمائیں جز (ب) ظہور الٰہی سٹیڈیم کی اپ گریڈیشن اور تزئین و آرائش پنجاب حکومت سپورٹس ڈیپارٹمنٹ کے اشتراک سے ضلعی حکومت ایک ملٹی پرپز جمنیزیم ہال اور سکول کلسٹر پروگرام کے تحت منی سٹیڈیم جامع ہائی سکول گجرات میں زیر تعمیر ہے۔

(د) جواب کی تفصیل سوال نمبر 3087 کے جز (الف) میں ملاحظہ فرمائیں مزید برآں ضلعی سطح پر کھیلوں کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر گجرات نے درج ذیل اہم اقدامات / کردار ادا کیا۔

ضلع سطح پر کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد۔ انٹر ڈسٹرکٹ یوتھ پنجاب مقابلوں میں گجرات کی ٹیموں کی شرکت کو یقینی بنانا مختلف کھیلوں کے ٹریننگ کوچنگ کیمپوں کا انعقاد۔ ضلع گجرات میں کھیلوں کے ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی اور ایسوسی ایشن سکولوں کالجوں اور یونیورسٹی آف

گجرات کے زیر انتظام منعقدہ کھیلوں کے مقابلوں میں تعاون و شمولیت۔ پنجاب گیمز اور نیشنل گیمز میں بطور آفیشل ضلع گجرات کی نمائندگی اور گوجرانوالہ بورڈ کے زیر انتظام انٹر ڈسٹرکٹ سکول وکالجز گرلز وبوائز گجرات میں منعقدہ مقابلوں میں تکنیکی معاونت فراہم کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس میں بھی میرا وہی ضمنی سوال ہے کہ جز(ب) میں انہوں نے کہا ہے کہ حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور یہ سوال بھی میں نے 2009 میں کیا ہے۔ یہ بتادیں کہ وہ کس جگہ پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کے لئے ابھی تک انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آپ کس جز کی بات کر رہی ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 3089 کے جز(ب) کے علاوہ (ج) اور (د) میں، میں نے پوچھا تھا تو اس میں 10−2009 کی کوئی activities نہیں بتائیں اس کا جواب دے دیا ہے کہ ان دو سالوں میں کسی قسم کی کوئی activities نہیں ہوئی ہیں۔ مگر جز(ب) کے جواب میں انہوں نے کہا ہے کہ ارادہ رکھتی ہے تو مہربانی کر کے بتائیں کہ کب تک؟

جناب ڈپٹی سپیکر: موجودہ حکومت کھیلوں کے فروغ کے لئے مزید کوئی گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کا جواب ہے کہ جی ہاں! تو 10−2009 تک اس جی، ہاں میں کیا ہوا ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! وہاں پر already چار سٹیڈیم موجود ہیں جس میں کرکٹ سٹیڈیم موجود ہے، فٹبال سٹیڈیم موجود ہے، ہاکی سٹیڈیم موجود ہے اور تین گراؤنڈز جو کلسٹر پروگرام چل رہا ہے اس کے تحت وہاں پر already functioning ہے۔ اس کے علاوہ حکومت ہر وقت گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ Land identification ہو جائے تو حکومت وہاں پر گراؤنڈ بنادے گی لیکن وہاں پر already چار سٹیڈیم موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب on the floor of the House ایک سوال کا جواب آتا ہے تو This is no way کہ آپ کہہ دیں کہ جی ہاں، جی ہاں۔ اس کا مطلب ہے کہ پیچھے انہوں نے کوئی جگہ identify کی ہوئی ہے جس پر انہوں نے جی، ہاں لکھ کر بھیجا ہے یا تو ان کو یہاں پر جی، ہاں نہیں لکھنا چاہئے تھا یا یہاں پر کچھ بتانا چاہئے تھا۔ اب آج 2010 میں یہ سوال اسمبلی کے اندر آیا ہے تو انہوں نے اس ایک

سال میں کیا کیا ہے،آپ اس کی تفصیل ابھی منگوائیں اور ہمیں ابھی بتائیں کہ 2010 تک انہوں نے کیا کیا ہے؟

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب والا! چٹ والے تو آپ نے شروع میں ہی باہر بھیج دیئے ہیں، ڈی جی صاحب اور سیکرٹری صاحب موجود تھے آپ نے ان کو باہر بھیج دیا ہے، ایک معاملہ ابھی تک ان سے حل نہیں ہوا تو یہ باقی سارے معاملات کس طرح سے چلیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! ہم نے اس House کے decorum کا بھی خیال رکھنا ہے اور House کی supremacy کا بھی خیال رکھنا ہے اسی لئے میں نے پہلے سوال پر باہر بھیج دیا ہے اور اس پر بھی ابھی respond لے کر بتاتا ہوں۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب والا! آپ نے ان کو آتے ہی باہر بھیج دیا ہے اور وہ ممبران کو بھی ابھی تک باہر لے کر بیٹھے ہوئے ہیں، میں یہی کہہ رہا ہوں کہ اگر ایک معاملہ ان سے حل نہیں ہو گا تو باقی معاملات کیسے چلیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ بہتر کرے گا سب حل ہوں گے آپ تشریف رکھیں۔ جی، گوندل صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں ان کی "ہاں جی اور نہ جی" پر یہ کہنا ضرور چاہوں گا کہ Question Hour کے لئے لیڈر آف دی ہاؤس سے یہ request کی جائے کہ وہ خود یہاں پر تشریف لایا کریں کیونکہ وزراء کو تو کوئی اختیارات ہیں اور نہ ہی یہ کچھ کر سکتے ہیں۔ جب یہ وزراء بے اختیار ہیں تو اس کے لئے ہمیں ضرورت ہے کہ ہمارے پیارے وزیراعلیٰ خود تشریف لایا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی اس بات کو میں اس لئے نہیں مانوں گا کہ supremacy of the House اگر کسی کے پاس اختیار ہے یا نہیں، اس House کے پاس اختیار ضرور ہے اور ہمیں وہ اختیار استعمال کرنا بھی آتا ہے۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! "ہاں جی اور نہ جی" کہنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، کہیں اس طرح نہیں۔

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب والا! یہ سارے منسٹر بیٹھے ہیں کوئی کہہ دے کہ ہمارے پاس کوئی اختیار ہے۔ ان کی بجائے اگر سیکرٹری جواب دے دیں تو زیادہ مناسب ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں بہت شکریہ۔ اگلا سوال چودھری جاوید احمد صاحب کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اس سے اگلا سوال ملک محمد عامر ڈوگر صاحب کی طرف سے ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: On his behalf Question No. 4702 جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ملک محمد عامر ڈوگر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ملتان شہر، سپورٹس کلب کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4702: ملک محمد عامر ڈوگر: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ملتان شہر میں کتنے سپورٹس کلب ہیں؟

(ب) ان میں کون کون سی کھیلوں کے لئے ٹورنامنٹس کروائے جاتے ہیں؟

(ج) کیا کشتی (پہلوانی) کے ٹورنامنٹ کروائے جاتے ہیں اگر ہاں تو 2008 اور 2009 میں اب تک کتنے ٹورنامنٹس کروائے گئے اور ان پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) 2008 اور 2009 میں کشتی کے کھیل کے فروغ کے لئے کتنے فنڈز مہیا کئے گئے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ملتان میں مختلف کھیلوں کی 200 کلبیں موجود ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کرکٹ	27
باڈی بلڈنگ	30
رسہ کشی	5
ہاکی	11
باسکٹ بال	8

فٹبال	24
بیڈ منٹن	8
ٹیبل ٹینس	6
جمناسٹک	5
اتھلیٹکس	5
کبڈی	6
بیس بال	6
رگبی	6
تائیکوانڈو	5
ریسلنگ	30
لان ٹینس	4
طائی بانڈ	4
جوڈو کراٹے	10

(ب) ان تمام کھیلوں کے ٹورنامنٹ کروائے جاتے ہیں جن میں ہاکی، کرکٹ، فٹبال، بیڈ منٹن، باسکٹ بال، ریسلنگ۔ رسہ کشی، جمناسٹک، اتھلیٹکس، رگبی، بیس بال، لان ٹینس، باڈی بلڈنگ، جوڈو کراٹے وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) 22۔اگست 2008 میں رستم پارک و ہند دنگل قاسم باغ سٹیڈیم میں منعقد کیا گیا جس میں حامد پہلوان نے انڈیا کے نارنیندر کمار کو شکست دی اور مبلغ۔/25000 روپے بطور کیش انعام دیا گیا۔ اس کے علاوہ 2008 میں شیر پاکستان دنگل یوتھ سنٹر ملتان میں ریسلنگ ایسوسی ایشن کے تعاون سے منعقد ہوا۔ ان دو دنگلوں پر مبلغ۔/4,50,000 روپے خرچ ہوئے۔

(د) 2008 میں کشتی کے فروغ اور دنگل منعقد کرانے پر چار لاکھ پچاس ہزار روپے خرچ ہوئے۔ 2009 میں جشن آزادی پاکستان کے سلسلہ میں 14۔اگست 2009 کو جشن آزادی دنگل کرایا گیا۔ دیگر کلبوں اور ایسوسی ایشنوں نے بھی اپنی مدد آپ کے تحت مختلف دنگل منعقد کرائے۔ 2009 میں مبلغ۔/2,00,000 روپے کشتی کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی نے اپنے اجلاس میں فنڈ مختص کئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب عبدالوحید چودھری: جناب والا! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ یہ جو انہوں نے جز (الف) کی detail دی ہے کہ شہر میں کتنے سپورٹس کلب ہیں۔ انہوں نے بتایا ہے کہ کرکٹ کے 27 اور فٹبال کے 24 کلب ہیں۔ میں ذمہ داری سے یہ کہتا ہوں کہ یہ جواب سارا جھوٹ کا پلندا ہے۔ میں ملتان ڈسٹرکٹ سپورٹس کلچر کا 5 سال چیئر مین رہا ہوں۔ مجھے ایک ایک کلب کا پتا ہے اور جو کچھ وہاں پر ہوتا ہے مجھے وہ بھی پتا ہے۔ یہاں پر جو جواب دیا گیا ہے یہ سراسر جھوٹ پر مبنی ہے، وہاں اتنے کلب نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر یہاں جواب میں فٹبال کا بتایا گیا ہے کہ 24 کلب، میں کہتا ہوں کہ صرف 5 ہیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ سیکرٹری صاحب نے یا انہوں نے اپنے دفتر میں بیٹھ کر خود لکھ کر یہاں بھیج دیا ہے کہ اتنے کلب موجود ہیں۔ اگر اتنے کلب وہاں پر موجود ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہسپتال تو وہاں پر کبھی آباد نہیں ہو سکتے۔ وہاں پر اتنے گراؤنڈ ہی موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے کبڈی کے 6 کلب لکھے ہیں ہم نے صرف ایک کلب ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے under بنایا تھا اور وہی صرف ایک موجود ہے باقی دو تین پرائیویٹ ہیں۔ دوسرا یہ بھی میں پوچھنا چاہوں گا کہ کیا یہ کلب گورنمنٹ کی سرپرستی میں چل رہے ہیں یا پرائیویٹ لوگوں کے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ کلب باقاعدہ رجسٹرڈ ہیں یا پرائیویٹ ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب والا! یہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں اور پھر پنجاب اولمپک ایسوسی ایشن ان کو own کرتی ہے۔ وہاں سے ہماری نرسری develop ہوتی ہے، بچے جو کھیلتے ہیں وہیں سے نکلتے ہیں، اس کو پنجاب اولمپک ایسوسی ایشن own کرتی ہے اور یہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ جہاں تک فاضل ممبر نے یہ کہا کہ اس سوال کا جواب جھوٹ پر مبنی ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے، اگر یہ satisfied نہیں ہیں تو میں ان کے ساتھ بیٹھنے کو تیار ہوں اور میں ان کو prove دوں گا کہ یہ جواب غلط ہے یا صحیح ہے، میرے خیال میں جو جواب محکمے کی طرف سے آیا ہے یہ on the floor of the House جواب ہے کسی سیکرٹری کی جرأت نہیں ہے کہ وہ دفتر میں بیٹھ کر جواب تیار کرے اور منسٹر کو غلط جواب دے۔ یہ جواب حقیقت پر مبنی ہے۔

جناب عبدالوحید چودھری: میں وزیر موصوف سے صرف یہ کہوں گا کہ یہ فٹبال کے کلبوں کے صرف نام ہی بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے جو numbers لکھ کر بھیجے ہیں کیاان کے ساتھ کلبوں کے نام بھیجے ہیں؟

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام):جناب والا!نام mention نہیں لیکن جو سپورٹس کرواتے ہیں سپورٹس کے نام mention ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں فوری طور پر منسٹر صاحب کی سر براہی میں ملتان کے جوایم پی ایز حضرات ہیں ان کی ایک کمیٹی بنارہاہوں یہ کل صبح تک اس جواب کی verification کرکے House کو بتائیں گے اوراگر نہ ہواتو House اس پر کارروائی کرے گا۔

جناب عبدالوحید چودھری: جی، شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔منسٹر صاحب!آپ کی سر براہی میں کمیٹی بنادی ہے اس کمیٹی کے اندرآپ اس کو probe in کریں گے، House کے ساتھ ہم کسی کو مذاق کرنے کی اجازت نہیں دیں گے۔اگراس سوال کا جواب غلط ہے تواس پر کل پھر House action لے گا جتنے ہمارے ملتان کے محترم ایم پی ایز صاحبان موجود ہیں ان کی منسٹر صاحب کی سر براہی میں کمیٹی بنی ہے وہ کل تک House کواس بارے میں apprise کریں گے۔جی،وٹو صاحب!

جناب محمد معین وٹو: جناب والا!یہ جو games لکھی گئی ہیں کہ فلاں فلاں games کی اتنی کلب ہیں اس میں ایک لکھا ہوا ہے طائی بانڈ دوسرا لکھا ہوا ہے تائیکوانڈو وزیر موصوف بتادیں کہ یہ کون سی games ہیں،وہ وزیر ہیں،آخرانہیں توپتاہو گا؟

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام):جناب والا!یہ games جو ہیں 1973 میں جاپان سے initiate ہوئی تھیں اوریہ جمناسٹک ٹائپ گیم ہے اس کی detail میں ان کو بتادوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں ان کا knowledge ٹھیک ہے۔آپ تشریف رکھیں۔اب اس کے بعد اگلا سوال take up کرتے ہیں۔وزیر صاحب میں نے آپ کی سر براہی میں ملتان کے تمام ایم پی ایز کی ایک کمیٹی بنادی ہے کل آپ نے House کو apprise کرنا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا!ٹرانسپورٹ بڑااہم محکمہ ہے اور کل اس کے بھی جوابات ہیں اس کے بارے میں بھی ہدایت جاری کردیں کہ یہ تیاری کرکے آئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تشریف رکھیں۔کل جب باری آئے گی تودیکھ لیں گے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب والا! ٹرانسپورٹ کے محکمے کو بھی توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ ثمینہ خاور حیات فرما رہی ہیں کہ کل ٹرانسپورٹ کے وزیر تیاری کر کے آئیں۔ چودھری محمد اسد اللہ صاحب!

چودھری محمد اسد اللہ: سوال نمبر 5224۔

ضلع حافظ آباد-ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی و دیگر تفصیلات

*5224: **چودھری محمد اسد اللہ:** کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع حافظ آباد میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی بنائی گئی ہے اگر ہاں تو اس کے ممبران کے نام سے آگاہ کریں؟

(ب) سال 09-2008 میں مذکورہ سپورٹس کمیٹی کے کتنے اجلاس ہوئے اور ان اجلاس میں کئے گئے فیصلوں کی تفصیل کیا ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) جی ہاں! ممبران کے نام کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 09-2008 میں ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی حافظ آباد کا کوئی اجلاس منعقد نہ ہوا کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے کھیلوں کے فروغ کے لئے گرانٹ نمبر 15 ایجوکیشن سے فنڈز مختص کئے تھے۔ نئی ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ماہ جنوری 2010 میں تشکیل دی گئی ہے جس کے ممبران کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد اسد اللہ: جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ جو نئی کمیٹی بنائی گئی ہے کیا اس کا ابھی تک کوئی اجلاس ہوا ہے یا نہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب والا! اس کی کمیٹی ڈسٹرکٹ کی سطح پر ڈی سی او کی چیئرمین شپ کے تحت بنتی ہے اور ان کا اجلاس بھی ڈی سی او ہی طلب کرتا ہے اور دو مہینے کے بعد ایک دفعہ پنجاب سپورٹس بورڈ ان کو بلاتا ہے۔ ابھی اس کا اجلاس نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جنوری 2010 میں کمیٹی بنی اور ابھی اس کا اجلاس نہیں ہوا۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام): نہیں۔ جناب! ابھی کچھ مہینے پہلے fresh بنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، جواب میں لکھا ہوا ہے کہ نئی ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی ماہ جنوری 2010 میں تشکیل دی گئی ہے۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام): ان کے اجلاس باقاعدگی سے ڈی سی او کی چیئر مین شپ میں ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیوں جی، آپ بتائیں کہ آپ کے ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی کے کوئی اجلاس ہوئے ہیں؟

چوہدری محمد اسد اللہ: جناب والا! ابھی تک تو کوئی اجلاس نہیں ہوا۔ وزیر موصوف یہ بتانا پسند کریں گے کہ کمیٹی کسی rules کی پابند ہے کہ کتنے عرصہ کے اندر اندر اجلاس بلانا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے فرمایا ہے کہ دو ماہ میں ایک اجلاس ہونا چاہئے۔

وزیر کھیل(جناب تنویر الاسلام): جناب والا! یہ اجلاس ڈی سی او بلاتے ہیں اور اگر اجلاس نہیں ہوا تو یہ نشاندہی کریں ہم ان سے جواب طلب کرتے ہیں کہ اجلاس کیوں نہیں ہوا۔

چوہدری محمد اسد اللہ: میں تو کہہ رہا ہوں کہ ابھی تک ایک بھی اجلاس نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ حافظ آباد کا مسئلہ ہے؟

چوہدری محمد اسد اللہ: جی، حافظ آباد کا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حافظ آباد کے جو ہمارے معزز ممبران ہیں ان کو اور منسٹر صاحب کو کل ڈی سی او آکر بتائیں گے کہ کتنے اجلاس ہوئے ہیں اور اگر نہیں ہوئے تو کیوں نہیں ہوئے۔ اس کی فوری تفصیل آپ کو دیں گے ورنہ اس طرح یہ House نہیں چلے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

حافظ آباد کے تمام ممبرز جو ہیں وہ منسٹر سپورٹس کے ساتھ بیٹھیں گے اور کل ڈی سی او کو بھی آپ بلائیں، سپورٹس کمیٹی کو بھی بلائیں اور وہ آکر اس پر respond کریں۔ خواجہ محمد اسلام صاحب۔

خواجہ محمد اسلام: سوال نمبر 5404۔

جناب محمد معین وٹو: جناب والا! یہ سپورٹس کمیٹیاں جو وزیر صاحب بتا رہے ہیں وہ کس قسم کی کمیٹیاں ہیں اس کا criteria کیا ہے، کس طرح وہ تشکیل دی جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کل وہ سارا کچھ ہی کر کے House کو apprise کریں گے۔ میں نے دو کمیٹیاں بنا دی ہیں جو کل ہی House کو بتائیں گی۔

خواجہ محمد اسلام: سوال نمبر 5404۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال تو نہیں ہے؟

خواجہ محمد اسلام: جناب والا! اس کا جواب جو آیا ہے وہ بڑا خوبصورت ہے کہ جناب وزیر سپورٹس نے تین مہینے لگا کر جس کو ہم نوے دن کہتے ہیں مختصر جواب دے دیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاں، اس کا تو جواب ہی موصول نہیں ہوا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب والا! آج اس کو ایک سال ہو گیا ہے۔ یہ 30۔دسمبر کو سوال موصول ہوا تھا اور آج پھر دسمبر آ گیا ہے۔ ایک سال بعد ان کا جواب آیا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ انہوں نے بڑی محنت کی ہے۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! یہ جواب نہ آنے پر میں نے متعلقہ آفیسر کو معطل کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت اچھا۔ میرے خیال میں انہوں نے بڑا احسن اقدام کیا ہے۔ (قطع کلامیاں) یہ غلط بات ہے on the floor of the House ایسی بات نہ کریں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! انہوں نے جس آفیسر کو معطل کیا ہے اس کا نام بتا دیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! ان کا نام جلیل ہے اور یہ لائزن آفیسر ہیں جو ڈیپارٹمنٹ سے جواب لے کر اسمبلی آتے ہیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ جب تک اس سوال کا جواب نہیں آئے گا automatically یہ pending رہے گا۔ اگلا سوال بھی خواجہ محمد اسلام صاحب کا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! سوال نمبر 5405، میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ہاکی سٹیڈیم مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد سے متعلقہ تفصیلات

*5405: خواجہ محمد اسلام: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ہاکی سٹیڈیم مدینہ ٹاؤن فیصل آباد کتنے رقبہ پر مشتمل ہے؟

(ب) اس گراؤنڈ کی تعمیر کب کتنی لاگت سے ہوئی تھی؟

(ج) اس گراؤنڈ کی سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(د) اس گراؤنڈ کی نگرانی پر کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ہ) کیا اس گراؤنڈ میں عالمی معیار کی سہولیات میسر ہیں؟

(و) کیا اس گراؤنڈ میں عالمی معیار کے ٹورنامنٹس کا انعقاد ہو سکتا ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ہاکی سٹیڈیم چک نمبر 213ر۔ب تحصیل وضلع فیصل آباد 13.5 ایکڑ پر واقع ہے۔

(ب) گراؤنڈ کی تعمیر سال 2002۔12۔31 میں مکمل ہوئی اور اس کی تعمیر پر 88.9 ملین روپے لاگت آئی۔ گراؤنڈ کی تعمیر اور Synthetic turf لگانے پر مزید 32.5 ملین روپے لاگت آئی۔

(ج) گراؤنڈ پر سال 09۔2008 میں مبلغ 3.209 ملین روپے مرمت اور دیکھ بھال پر خرچ آئے، سال 10۔2009 میں مبلغ 1.224 ملین روپے کے اخراجات ہوئے۔

(د) گراؤنڈ کی نگرانی پر فیصل آباد ترقیاتی ادارہ کے سات ریگولر ملازمین کام کرتے ہیں۔ ڈیلی ویجز پر رکھے گئے ملازمین کی تعداد کام کی مناسبت سے کم یا زیادہ ہوتی رہتی ہے۔ مارچ 2010 میں ان ڈیلی ویجز ملازمین کی تعداد 15 تھی۔

(ہ) گراؤنڈ میں عالمی معیار کی سہولیات میسر ہیں۔ Synthetic turf کا معیار global ہے جو کہ عالمی معیار کے لئے موزوں ہے۔ کم از کم عالمی معیار کے دو ٹورنامنٹ / میچز اس گراؤنڈ پر کھیلے جا چکے ہیں جن میں ایک بھارت اور پاکستان جونیئرز کے درمیان 2006۔02۔24 کو منعقد ہوا دوسرا پاکستان اور اومان کے درمیان 2007۔08۔24 کو منعقد ہوا۔

(و) گراؤنڈ میں عالمی معیار کے ٹورنامنٹس کا انعقاد ہو سکتا ہے اور جیسا کہ "ہ" کے جواب میں بتایا گیا ہے۔ کم از کم دو عالمی معیار کے ٹورنامنٹس اور میچز منعقد ہو چکے ہیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! جز (ہ) گراؤنڈ میں عالمی معیار کی سہولیات میسر ہیں۔ Synthetic turf کا معیار global ہے جو کہ عالمی معیار کے لئے موزوں ہے۔ کم از کم عالمی معیار کے دو ٹورنامنٹ / میچز اس گراؤنڈ پر کھیلے جاچکے ہیں جن میں ایک بھارت اور پاکستان جونیئرز کے درمیان 2006-02-24 کو منعقد ہوا۔ دوسرا پاکستان اور عمان کے درمیان 2007-08-24 کو منعقد ہوا۔ اس گراؤنڈ کے بارے میں عالمی معیار کے بارے میں میرے ذہن میں یہ concept تھا لیکن وہاں ہاکی سٹیڈیم کے باہر کاروں کی ورکشاپیں بنی ہوئی ہیں، کاروں کے شو روم بنے ہوئے ہیں، تھرڈ کلاس ریسٹورنٹ بنے ہوئے ہیں۔ وہاں دن رات لوگ روڈ پر کرسیاں لگا کر بیٹھے ہوتے ہیں اور وہاں پان کی اتنی پیکس ہیں لگتا ہے جیسے ہم بنگلور یا بمبئی میں پھر رہے ہیں۔ میں وزیر صاحب سے استدعا کرتا ہوں کہ یہ ایک کمیٹی بنائیں جو فیصل آباد میں جا کر دیکھے کہ انہوں نے جو جواب دیا ہے کیا اس کے مطابق واقعی وہ سہولتیں وہاں میسر ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! فاضل ممبر جو نشاندہی کر رہے ہیں اس سلسلے میں تمام اضلاع کے ڈی سی اوز کو واضح ہدایات ہیں کہ جنہوں نے بھی ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے یا جو گورنمنٹ کی premises کو misuse کر رہے ہیں انہیں خالی کروایا جائے اور ایسا ہر ضلع میں ہو رہا ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں ناجائز قبضے کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو ان دکانوں کی بات کر رہا ہوں جو پاکستان کے ہر سٹیڈیم کے باہر موجود ہیں۔ دیکھنے والی یہ بات ہے کہ انہوں نے وہ دکانیں کن کو رینٹ پر دی ہوئی ہیں؟ انہوں نے وہ دکانیں کاروں کی ورکشاپوں کو، تھرڈ کلاس ریسٹورنٹ کو، پان سگریٹ کی دکانوں اور کاروں کے شو روم کو دی ہوئی ہیں۔ وہاں سٹیڈیم کا ماحول کیسے بن سکتا ہے اور پھر وہ بھی عالمی معیار کا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ دکانیں کرائے پر دینے کا کوئی criteria ہوتا ہے؟

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! مجھے یہ بات کہتے ہوئے شرم آتی ہے کہ اگر منسٹر صاحب کا عالمی معیار یہی ہے تو پھر ہمیں دھوکا منڈی چلے جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! سٹیڈیم میں دکانیں کرائے پر دینے کا کوئی criteria ہوتا ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! اس سٹیڈیم کا کنٹرول FDA کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی اور آپ کی coordination کس طرح ہوتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): یہ دکانیں انہوں نے دی ہوئی ہیں۔ہماری activities تو سٹیڈیم کے گراؤنڈ کے اندر ہوتی ہیں، ہم اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔باقی یہ انہی کی premises بنتی ہے اور انہوں نے ہی دکانیں دی ہوئی ہیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میں جو چیزیں کہہ رہا ہوں اگر یہ وہاں ہوں تو پھر کیا action لیں گے ؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! خواجہ صاحب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں، ان پر غور کیا جائے اور محکمہ جو غلط کام کر رہا ہے ابھی ان کو معطل کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ خواجہ اسلام صاحب کے بارے میں کہہ رہی ہیں ؟

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب! ابھی معطل کریں۔وہ ہلکی سی معافی مانگ کر چلے جائیں گے پھر ویسے کے ویسے رہیں گے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ آپ اس بارے میں کمیٹی بنا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! یہ بات فیصل آباد کے حوالے سے ہے۔پہلے آپ موجود نہیں تھے تو میں نے کل کے لئے ڈی سی او حافظ آباد سے کہا ہے کہ وہ آکر جواب دیں۔اب آپ اس کا بتائیں کہ کیا کرنا چاہئے ؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): جناب سپیکر! غالباً آج سیکرٹری سپورٹس یہاں موجود ہوں گے انہیں bound کر لیتے ہیں۔ وزیر صاحب بھی موجود ہیں، میں بھی ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، حافظ آباد اور فیصل آباد سے جو متعلقہ معاملات ہیں بیٹھ کر ان کا جائزہ لے کر کل ایوان میں رپورٹ پیش کر دیں گے اور اگر وہاں پر کوئی corrective measures لینے کی ضرورت ہے تو وہ بھی لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ فیصل آباد سے ہمارے جتنے معزز ممبران ہیں وہ سارے، وزیر قانون، وزیر سپورٹس بیٹھ کر اسے دیکھیں۔یہ کمیٹی form کر دی گئی ہے اور وہ ہاؤس کو apprise کرے گی۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! Excuse me میرا سوال دوسرے نمبر پر تھا جس کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ باہر جا کر آفیشلز سے بات کر لیں۔میں نے اور میجر صاحب نے ان سے بات کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر 2349 ہے۔آفیشلز سے بات ہوئی ہے لیکن وہ کوئی مثبت جواب نہیں دے سکے انہوں نے اپنے متعلقہ ڈیپارٹمنٹ سے بھی پوچھا ہے لیکن انہوں نے صحیح جواب نہیں دیا اور انہوں نے استدعا کی ہے کہ ہمیں کل تک کے لئے اجازت دے دی جائے تو ہم کل بتائیں گے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: کل کس نے دیکھنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اور میجر صاحب دونوں لاء منسٹر صاحب اور سپورٹس منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر دیکھیں اور پھر یہ اس کے بارے میں مکمل ہاؤس کو apprise کریں گے۔

ڈاکٹر غزالہ رضا رانا: جناب سپیکر! فیصل آباد کے حوالے سے جتنے بھی سوال ہیں سب کے جواب غلط دیئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تو ہم question to question دیکھیں گے۔فی الحال اس پر تو بات ہو گئی ہے۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! انہوں نے فیصل آباد کو کھنڈرات بنا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! on her behalf سوال نمبر 5634 میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے معزز خاتون ممبر محترمہ نسیم لودھی کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور-گلبرگ ٹاؤن میں گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5634: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

گلبرگ ٹاؤن لاہور میں محکمہ کی کل کتنی گراؤنڈز اور سپورٹس ہال ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں عوام کی تفریح کے لئے حکومت نے کیا کیا سہولیات مہیا کر رکھی ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

گلبرگ ٹاؤن لاہور میں سپورٹس ڈیپارٹمنٹ پنجاب کی حسب ذیل گراؤنڈز اور ہال درج ذیل مقامات پر واقع ہیں:

i۔ نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور:

نشتر پارک فیروزپور روڈ، (بالمقابل قذافی سٹیڈیم)، لاہور

ii۔ پنجاب فٹبال سٹیڈیم لاہور:

نشتر پارک فیروزپور روڈ، (بالمقابل قذافی سٹیڈیم) لاہور

iii۔ انٹرنیشنل لیول سوئمنگ پول (زیر تعمیر):

نشتر پارک فیروزپور روڈ، (متصل گیٹ قذافی سٹیڈیم)، لاہور

iv ۔ سپورٹس جمنیزیم (زیر تعمیر):

نشتر پارک فیروزپور روڈ، (بالمقابل پنجاب سٹیڈیم)، لاہور

v۔ لان ٹینس کورٹ (زیر تعمیر)

نشتر پارک فیروزپور روڈ، (بالمقابل پنجاب سٹیڈیم)، لاہور

مذکورہ بالا سپورٹس سٹیڈیم اور ہال میں عوام کی تفریح کے لئے ہاکی، فٹبال اور اتھلیٹک کی کھیلوں کی سہولیات مہیا کر رکھی ہیں جبکہ انٹرنیشنل لیول سوئمنگ پول کی تعمیر سے عوام کو سوئمنگ کی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی۔اس طرح سپورٹس جمنیزیم کی تعمیر مکمل ہونے سے انڈور گیمز مثلاً بیڈمنٹن ٹیبل ٹینس، والی بال، جوڈو، کراٹے، تائیکوانڈو، ووشو اور دیگر کھیلوں کی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی۔ اسی طرح لان ٹینس کورٹ کی تعمیر سے بھی عوام کو لان ٹینس کھیلنے کی سہولت حاصل ہو جائے گی۔

رانا تنویر احمد ناصر: جناب سپیکر! اس کے آخری پیرے میں بتایا گیا ہے جو میں جناب کی اجازت سے پڑھنا چاہوں گا کہ مذکورہ بالا سپورٹس سٹیڈیم اور ہال میں عوام کی تفریح کے لئے ہاکی، فٹبال، اتھلیٹک کی کھیلوں کی سہولیات مہیا کر رکھی ہیں جبکہ انٹرنیشنل لیول سوئمنگ پول کی تعمیر سے عوام کو سوئمنگ کی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی۔

(اذان ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

رانا تنویر احمد ناصر: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس طرح سپورٹس جمنیزیم کی تعمیر مکمل ہونے سے انڈور گیمز اور لان ٹینس بورڈ کی تعمیر سے عوام کو لان ٹینس کھیلنے کی سہولت حاصل ہو جائے گی تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ تعمیرات کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): جناب سپیکر! اس پر کام جاری ہے لیکن due to flood تھوڑا سا رک گیا تھا انشاءاللہ یہ عنقریب جلدی مکمل ہو جائے گا اور اس میں تمام سہولیات میسر ہوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کی یہ بات genuine ہے کہ جب سیلاب آیا تھا تو جتنے بھی ترقیاتی فنڈز تھے وہ سب ان علاقوں کے لئے divert کر دیئے گئے تھے۔ اب یہ on the floor of the House کہہ رہے ہیں تو یہ جلدی مکمل ہو جائے گا۔

رانا تنویر احمد ناصر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب! حکومت نے گورنر صاحب کے حوالے سے جواب کے لئے ایک گھنٹہ مانگا تھا۔ House اس کا بڑی شدت سے انتظار کر رہا ہے تو آپ کے پاس اس بارے میں کیا report ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! کوئی دس منٹ اور دے دیں، اس کے بعد میں definite اس House کو بتانے کی position میں ہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تک کی کیا report ہے؟

خواجہ محمد اسلام: جناب والا! چھاپے مارے جا رہے ہیں۔ (قہقہے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اب تک کی رپورٹ یہ ہے کہ مختلف جگہوں پر رابطے کرنے کے بعد to the best of my knowledge میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تقریباً ایک گھنٹہ پہلے پاکستان روانہ ہو چکے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اگلے کوئی پندرہ بیس منٹ میں وہ کسی نہ کسی جگہ پر land کر جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا یہ confirm ہو گیا ہے کہ وہ ملک سے باہر تھے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اب تک کی information کے مطابق وہ دبئی میں تھے۔ جونہی یہاں پر میڈیا نے اس چیز کو اٹھایا تو اس کے بعد پھر وہ جلدی سے کوئی انتظام کر کے واپس روانہ ہوئے ہیں اور اگلے دس، پندرہ منٹ میں کسی نہ کسی جگہ پر land کر جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ نے دس، پندرہ منٹ بعد دوبارہ House کو apprise کرنا ہے کیونکہ یہ ایک constitutional مسئلہ ہے۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! اگر ایک گھنٹے بعد گورنر صاحب نہ ملیں تو پھر اس کی ایف۔آئی۔آر وزیر قانون کے خلاف درج ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسی بات نہیں ہے، بہر حال آپ تشریف رکھیں۔ اب اگلا سوال چودھری طاہر محمود ہندلی صاحب کا ہے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 5917۔

ضلع سیالکوٹ، سپورٹس کمپلیکس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5917: چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سیالکوٹ میں عالمی معیار کی سپورٹس کمپلیکس کہاں کہاں واقع ہیں، ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ب) کیا حکومت ضلع سیالکوٹ میں فٹبال گراؤنڈز بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) صوبہ پنجاب کے کونسے اضلاع میں فٹبال گراؤنڈ موجود ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں عالمی معیار کے سپورٹس کمپلیکس نہ ہیں البتہ سیالکوٹ سپورٹس کمپلیکس بمقام کوٹلی امیر علی تحصیل سیالکوٹ زیر تعمیر ہے۔ جب اس کی تعمیر مکمل ہو گی تو اس میں فٹبال گراؤنڈ، دو باسکٹ بال کورٹس، دو ٹینس کورٹس اور ایک جیمنیزیم ہال کی سہولت میسر ہو گی۔

(ب) حکومت پنجاب کی گرانٹ سے گورنمنٹ ہائی سکول، چار واہ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ میں فٹبال گراؤنڈ تیار کروائی گئی ہے۔ یہ منصوبہ سپورٹس ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کا ہے اور سکیم 276اے ڈی پی 10-2009 ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب کے تمام اضلاع میں فٹبال گراؤنڈ موجود ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پوائنٹ آف آرڈر ضرور raise کریں لیکن پہلے اپنی سیٹ پر چلے جائیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ یہاں سیٹیں مختص نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اب سیٹیں مختص ہو چکی ہیں۔ آپ مہربانی فرما کر پیچھے آ جائیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! مجھے رانا ثناء اللہ صاحب اور آپ کی بات پر سخت اعتراض ہے۔ جس طریقے سے اس معاملے کو lightly لیتے ہوئے رانا صاحب نے کہہ دیا ہے کہ جناب! وہ باہر ہیں، ابھی آ رہے ہیں۔ یہ بڑا serious معاملہ ہے اگر کوئی constitutional head کسی notification کے بغیر، کسی کو inform کئے بغیر یہاں سے چلے جاتے ہیں تو یہ بڑا سنجیدہ معاملہ ہے۔ یہ ایک ملک ہے، یہ حکومت ہے اور وہ اس پنجاب حکومت کے head ہیں۔ آپ آئین میں پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ گورنر حکومت کا head ہوتا ہے۔ یہ ایک constitutional post ہے۔ یہ ایک second کے لئے بھی خالی نہیں رکھی جا سکتی۔ جب گورنر یہاں سے take off کرتے ہیں تو acting Governor حلف لیتا ہے یا پھر جیسا کہ وزیر قانون صاحب فرما رہے ہیں کہ اٹھارھویں ترمیم کے بعد اب oath لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن acting Governor کا notification تو لازمی ہونا چاہئے۔ حلف تو نہیں لینا ہو گا لیکن acting Governor کا notification تو ہونا ہے، کابینہ ڈویژن یا S&GAD کسی نے تو اس کا notification کرنا ہوتا ہے۔ مجھے وزیر قانون کے جواب پر سخت اعتراض ہے، وہ ہنس کر جواب دے رہے تھے جبکہ یہ serious معاملہ ہے۔ اس کو اس طریقے سے lightly نہیں لینا چاہئے۔ یہ ہاؤس بڑی اہمیت رکھتا ہے۔ اگر ہم اس معاملے کو اس طریقے سے ہنسی مذاق میں لیں گے کہ ایف آئی آر درج کروائی جائے تو یہ مناسب بات نہیں ہے۔ یہ ہنسی مذاق والا معاملہ نہیں ہے۔ ایک constitutional head کسی کو بتائے بغیر چلا جائے اور اس معاملہ کو lightly لیا جائے، ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ آپ یقین کریں کہ میرا مقصد کسی پر تنقید کرنا نہیں ہے۔ ہم جس ہاؤس کے ممبر ہیں، جس

ہاؤس میں یہ بات take up ہوئی ہے آیا یہاں پر اس معاملے کو اسی طرح non serious طریقے سے لیا جانا چاہئے؟ مجھے اپنے پیپلز پارٹی کے دوستوں کا بڑا احترام ہے۔ اگر اس طرح کا کوئی معاملہ ہے تو اس ہاؤس کو اس بات کا نوٹس لینا چاہئے۔ اس معاملے کو جس طریقے سے lightly لیا جارہا ہے ایسا نہیں ہونا چاہئے۔ یہ ایک عام معاملہ ہے اور نہ ہی یہ کوئی مذاق ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناءاللہ خان): جناب سپیکر! میں اس بات کی وضاحت کرنی چاہتا ہوں کہ میں نے بالکل سنجیدگی سے جواب دیا ہے اور اس میں کوئی غیر سنجیدہ بات نہیں تھی۔ نوانی صاحب اس بات پر اعتراض کر رہے ہیں کہ وزیر قانون نے ہنس کر جواب دیا ہے۔ دراصل جب پیچھے سے آواز آئی کہ چھاپے مارے جارہے ہیں تو اس کے اوپر میرا خیال ہے کہ ہر کوئی مسکرایا تھا لیکن میں نے پوری سنجیدگی سے جواب دیا ہے اور میں نے اس بارے میں to the best of my knowledge بات کی ہے۔ اب جب گورنر صاحب آجاتے ہیں تو اس کے بعد یہ confirmation ہو جائے گی۔ کیبنٹ سیکرٹری کو already یہ کہہ دیا گیا ہے کہ وہ انکوائری کر کے بتائیں کہ اگر گورنر صاحب بیرون ملک گئے تھے تو انہوں نے notify کیوں نہیں کیا، اگر انہیں اطلاع نہیں تھی تو کیوں نہیں تھی؟ یہ ساری چیزیں sort out ہوں گی اور یہ معاملہ باقاعدہ inquire ہو گا۔ یقیناً اگر ایسا ہوا ہے تو پھر یہ بالکل ایک unconstitutional act ہوا ہے اور اس کا پورا نوٹس وفاقی سطح پر بھی لیا جائے گا۔ صوبائی سطح پر اس کی inquiry کے لئے already احکامات جاری کر دیئے گئے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ایک لمحے کے لئے یہ مان لیا جائے کہ گورنر صاحب یہاں نہیں ہیں تو پھر پچھلے دو دن کی کارروائی اور آج کی ساری کارروائی null and void اور illegal ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ جس طرح وزیر قانون صاحب نے بات کی ہے، نوانی صاحب نے بھی بات کی ہے This House cannot act on mere surmise اب اس پر Let the government find out کہ گورنر صاحب یہاں پر موجود تھے یا نہیں، پھر اس کے جو legal and constitutional repercussions آنے ہیں ان کو ہاؤس اس وقت دیکھے گا جب یہ بات confirm ہو جائے گی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ خود بخوبی جانتے ہیں، میں آپ سے یہ عرض کر رہا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہر ممبر یہ چاہتا ہے کہ ہم constitutionally چلیں۔ آپ مجھے صرف یہ بتائیں کہ اگر چیف جسٹس صاحب نہ ہوں تو کیا ہائیکورٹ کام کر سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں کر سکتی۔

شیخ علاؤالدین: تو پھر ہم یہاں پہلے یہ تسلی کر لیں کہ آیا ہم آج جو کچھ کر رہے ہیں وہ constitutional ہے؟ فرض کیجئے، یہ confirm ہو گیا کہ گورنر صاحب واقعی باہر گئے ہیں تو پھر ہمیں تو اس کا جواب دینا پڑ جائے گا کہ ہم غیر آئینی کام کیوں کر رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم انشاء اللہ تعالیٰ وہ جواب لیں گے، آپ بے فکر رہیں لیکن پہلے ہمیں decide کر لینے دیں۔ جی، سینئر منسٹر صاحب!

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! وزیر قانون صاحب نے وضاحت کر دی ہے اور میرا خیال ہے کہ اب اس پر مزید discuss کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیبنٹ سیکرٹری کو کہہ دیا گیا ہے اور اس سارے معاملے کی چھان بین ہو رہی ہے، جیسے ہی کوئی رپورٹ سامنے آئے گی تو اس کے بعد شیخ صاحب یا دوسرے دوستوں کے اعتراض کو دیکھا جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ اس وقت اس حوالے سے مزید گفتگو نہ کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ صحیح فرما رہے ہیں کہ اس پر اب مزید بات نہیں کرنی چاہئے۔ جی، عطا مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! عجیب بات ہے اور یہ پاکستان کی پارلیمانی تاریخ کا پہلا اور انوکھا واقعہ ہے کہ گورنر گم ہو گئے ہیں۔ حکومت یہ کہہ سکتی ہے کہ گورنر صاحب ہیں اور نہ ہی یہ کہہ سکتی ہے کہ گورنر صاحب گم ہو چکے ہیں۔ سینئر وزیر اور وزیر قانون ہمیں کیا سمجھا رہے ہیں، سکھا رہے ہیں؟ اس وقت ایک بج کر 30 منٹ ہو چکے ہیں لیکن انہیں اب تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ صوبے کا آئینی سربراہ موجود ہے، غائب ہے، زندہ ہے، صحت مند ہے، بیمار ہے یا کہاں ہے تو پھر یہ کیسی حکومت ہے؟

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! یہ بات کہہ دینا کہ وزیر قانون اور سینئر وزیر کا جواب آ گیا ہے اس لئے اب اس بارے میں مزید وضاحت کی ضرورت نہیں

ہے، میں اس سے اتفاق نہیں کرتا۔ ہم اس اسمبلی کی کارروائی آئین اور کسی قانون کے تحت چلا رہے ہیں۔ جب اس صوبے کا آئینی سربراہ ہی نہیں ہے تو پھر یہ ساری کارروائی غلط ہو رہی ہے۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): منڈا صاحب! آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ وہ نہیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! تشریف رکھیں، please میری بات سنیں۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ سلمان تاثیر جس کی appointment پرویز مشرف نے کی تھی وہ بالکل ایک غیر آئینی اور غیر قانونی حکومت تھی تو مجھے سینئر منسٹر صاحب بتا دیں کہ گورنر سلمان تاثیر اس وقت کہاں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ اگلے پندرہ منٹ میں وہ on the floor of the House اس بارے میں حتمی بات بتائیں گے۔ منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں کیونکہ وزیر قانون صاحب بات کرنے کے لئے کھڑے ہیں۔ جی، وزیر قانون صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اپنے معزز بھائیوں سے یہ گزارش کروں گا کہ ہم نے ہر چیز کا اہتمام کیا ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب نے جو بات کی ہے کہ اگر پچھلے دو دن سے گورنر صاحب یہاں پر نہیں تھے تو پھر سپیکر صاحب بطور قائم مقام گورنر ہاؤس کی صدارت نہیں کر سکتے تھے۔ انہوں نے جو صدارت کی ہے اور جو اس دوران کارروائی ہوئی ہے تو جب انکوائری کا نتیجہ آ جائے گا تو اس کا فیصلہ ہو جائے گا لیکن آج جب یہ بات اس معزز ایوان تک یا گورنمنٹ تک پہنچی ہے تو اسی وقت سپیکر صاحب اس خدشے کے پیش نظر کہ اگر وہ قائم مقام گورنر ہیں اور ایوان کے معزز ممبران کی طرف سے یہ بات ان کے نوٹس میں آئی تو انہوں نے اجلاس کی کارروائی روک دی اور اس کے بعد وہ اجلاس کی صدارت کے لئے نہیں آئے بلکہ ان کی جگہ پر ڈپٹی سپیکر صاحب صدارت کر رہے ہیں اس لئے اس بات کا اہتمام تو کر لیا گیا ہے باقی اب confirmation تک دوستوں کو چاہئے کہ یہ وقت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرا خیال ہے کہ confirmation تک اس پر مزید کوئی بات نہیں ہونی چاہئے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہو گیا ہے۔

چودھری علی اصغر منڈا (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ ڈپٹی سپیکر ہیں یا قائم مقام سپیکر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جب تک فیصلہ نہیں ہوتا اس وقت تک میں بطور ڈپٹی سپیکر بیٹھا ہوں۔ Let the Government decide اس کے بعد ساری باتیں decide ہوں گی۔ اس پر مزید بات نہیں ہوگی۔ منڈا صاحب تشریف رکھیں۔

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام): میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلعی سطح پر ہاکی کے فروغ کے لئے اٹھائے گئے اقدامات ودیگر تفصیلات

*1598: جناب وسیم قادر: کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2003 تا 2007 حکومت نے ضلعی سطح پر ہاکی کے کھیل کے فروغ کے لئے کون کون سے اقدامات اٹھائے؟

(ب) کیا حکومت ضلع یا سکول لیول پر ہاکی ٹیمیں بنانا چاہتی ہے، تو کب تک؟

(ج) کیا حکومت ہر ضلع میں یوسی لیول یا سکول لیول پر ہاکی کے کھیل کے لئے گراونڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) حکومت ہر سطح پر ہاکی کے فروغ کے لئے کوشش کررہی ہے جس میں سکول، کلب، تحصیل، ڈسٹرکٹ لیول اور پراونشل لیول کے مقابلہ جات شامل ہیں اور ہر سطح پر ٹیمیں بنائی جاتی ہیں اور پھر انٹر پراونشل اور نیشنل گیمز کے لئے بھی ٹیموں کی تیاری اور شمولیت یقینی بنائی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں کھلاڑیوں کی تربیت کا خاطر خواہ انتظام کیا جاتا ہے۔

(ب) فاضل ممبر صوبائی اسمبلی کی خدمت میں عرض ہے کہ ہر سطح پر ہاکی ٹیمیں موجود ہیں اور مختلف لیول کے مقابلہ جات میں حصہ لے رہی ہیں۔

(ج) حکومت نے ترقیاتی پروگرام کے تحت ہر تحصیل اور ضلع کی سطح پر گراونڈ کی سہولت کو میسر کرنے کے لئے اقدامات اور رقوم رکھی ہیں۔

پنجاب سٹیڈیم لاہور کا رقبہ و دیگر تفصیلات

*2805: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب سٹیڈیم لاہور کا کل کتنا رقبہ ہے؟
(ب) پنجاب سٹیڈیم لاہور کب تعمیر کیا گیا نیز تعمیر کے وقت اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟
(ج) پنجاب سٹیڈیم کو سال 08-2007 کے دوران کھیلوں کی مد میں کتنی رقم اکٹھی ہوئی؟
(د) پنجاب سٹیڈیم لاہور کی انتظامیہ کے سکیل، تنخواہ اور عہدہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ہ) پنجاب سٹیڈیم لاہور کی دیکھ بھال کے لئے سال 08-2007 کے دوران کتنی رقم خرچ کی گئی نیز یہ رقم کہاں کہاں خرچ کی گئی، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) پنجاب سٹیڈیم لاہور کا کل رقبہ 218 کنال ہے۔
(ب) پنجاب سٹیڈیم 2003 میں مکمل ہوا ہے اور اس پر مبلغ 111.112 ملین روپے خرچ ہوئے ہیں۔
(ج) پنجاب سٹیڈیم کو سال 08۔2007 میں۔/971,000 روپے کی رقم اکٹھی ہوئی ہے۔
(د) پنجاب گورنمنٹ نے مندرجہ ذیل سٹاف برائے پنجاب سٹیڈیم دیا ہے جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

1	ایڈمنسٹریٹر	بی ایس16	1
2	کیئر ٹیکر سٹور کیپر	بی ایس9	1
3	سینئر کلرک	بی ایس9	1
4	الیکٹریشن	بی ایس5	1
5	پلمبر	بی ایس5	1
6	کارپینٹر	بی ایس5	1
7	بیلدار	بی ایس1	8
8	چوکیدار	بی ایس1	2
9	سویپر	بی ایس1	2

(ہ) پنجاب سٹیڈیم لاہور کی دیکھ بھال کے لئے سال 08۔2007 میں مبلغ۔/1,34,575 روپے خرچ ہوئے ہیں۔ جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

چار عدد گیٹس مرمت	8,000.00 روپے
مختلف اشیاء برائے گراؤنڈ	1,675.00 روپے

5عدد ٹرالی بھل	8,000.00روپے
کھاد	8,000.00روپے
مٹی برائے گرین بیلٹ	9,000.00روپے
ٹرالی مٹی 3عدد	9,000.00روپے
گیٹ وال	5,900.00روپے
مرمت سیڑھیاں	5,000.00روپے
سپرے	2,500.00روپے
بیریئر مرمت	75,000.00روپے
متفرق اشیاء	2,500.00روپے
کل رقم	1,34,575.00روپے

پنجاب سپورٹس بورڈ کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3247: چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ): کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

پنجاب سپورٹس بورڈ کا کتنا سالانہ بجٹ ہے، کھیلوں اور کھلاڑیوں کے لئے یکم جنوری 2007 سے 30۔اپریل 2009 کہاں کہاں خرچ کیا گیا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

سپورٹس بورڈ پنجاب کا سالانہ بجٹ چار کروڑ ہے یکم جنوری 2007 سے 30۔اپریل 2009 تک جتنے اخراجات ہوئے ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:۔

نمبر شمار	آئیٹم	2007	2008	2009	میزان
1	سکالرشپ	137000/-	1774000/-	875000/-	2786000/-
2	ٹریننگ/کوچنگ کیمپ	1843458/-	4528158/-	2900000/-	9271616/-
3	انٹر پراونشل ٹورنامنٹ	1970473/-	5992883/-	3500000/-	11463356/-
4	انٹر ڈسٹرکٹ ٹورنامنٹ	4275396/-	6400000/-	5100000/-	15775396/-
5	سالانہ گرانٹ ایسوسی ایشنز	2765000/-	1722000/-	1200000/-	5687000/-
6	سپیشل گرانٹ ایسوسی ایشنز	3279400/-	1549000/-	3688050/-	8516450/-
	کل میزان	14270727/-	21966041/-	17263050/-	5,34,99,818/-

صوبہ میں کرکٹ سٹیڈیمز کی تعداد و تفصیل

*6081: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے کرکٹ سٹیڈیم ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں کن کن اضلاع میں اور کہاں کہاں کرکٹ سٹیڈیم واقع ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) صوبہ پنجاب میں کرکٹ کے کل 13 سٹیڈیم موجود ہیں۔

(ب) پنجاب میں مندرجہ ذیل اضلاع میں کرکٹ سٹیڈیم واقع ہیں۔

نمبر شمار	ضلع	سٹیڈیم	زیر کنٹرول
1	فیصل آباد	اقبال سٹیڈیم فیصل آباد	ڈی سی او فیصل آباد
2	گوجرانوالہ	جناح کرکٹ سٹیڈیم گوجرانوالہ	کمشنر گوجرانوالہ
3	سیالکوٹ	جناح کرکٹ سٹیڈیم سیالکوٹ	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
4	گجرات	ظہور الٰہی کرکٹ سٹیڈیم گجرات	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
5	حافظ آباد	کرکٹ سٹیڈیم حافظ آباد (زیر تعمیر)	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
6	راولپنڈی	پنڈی کرکٹ سٹیڈیم راولپنڈی	پاکستان کرکٹ بورڈ
7	راولپنڈی	کے آر ایل کرکٹ سٹیڈیم راولپنڈی	ڈاکٹر قدیر ریسرچ لیبارٹری
8	اٹک	کرکٹ سٹیڈیم اٹک	پاکستان کرکٹ بورڈ
9	جہلم	ڈی سی اے کرکٹ سٹیڈیم جہلم	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
10	سرگودھا	کرکٹ سٹیڈیم سرگودھا	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ
11	لاہور	قذافی کرکٹ سٹیڈیم لاہور	پاکستان کرکٹ بورڈ
12	ملتان	ملتان کرکٹ سٹیڈیم ملتان	پاکستان کرکٹ بورڈ
13	وہاڑی	خورشید انور کرکٹ سٹیڈیم وہاڑی	ڈسٹرکٹ سپورٹس کمیٹی

علاوہ ازیں پنجاب کے تقریباً تمام اضلاع میں ملٹی پرپز سٹیڈیم اور گراؤنڈز موجود ہیں جن میں دیگر کھیلوں کے علاوہ کرکٹ بھی کھیلی جاتی ہے۔

ضلع سرگودھا میں کھیلوں کے لئے گراؤنڈز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6222: **محترمہ زوبیہ رباب ملک**: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں ہاکی، کرکٹ، فٹبال اور والی بال کے کتنے گراؤنڈز کس کس جگہ ہیں؟

(ب) اس ضلع میں ان کھیلوں کے کتنے رجسٹرڈ کلب ہیں؟

(ج) ان کھیلوں کے انعقاد پر کتنی رقم سال 10-2009 کے دوران خرچ ہوئی؟

(د) ان کھیلوں کی گراؤنڈز پر حکومت نے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم خرچ کی؟

(ہ) ان کھیلوں کی گراؤنڈز کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع سرگودھا میں ہاکی، کرکٹ، فٹبال اور والی بال کے گراؤنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) رجسٹرڈ کلبوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کھیلوں پر سال 10۔2009 میں درج ذیل رقم خرچ ہوئی:۔

نمبر شمار	کھیل	رقم
1	ہاکی	2,41,792/۔
2	کرکٹ	56,000/۔
3	فٹبال	1,66,750/۔
4	والی بال	2,43,078/۔

مذکورہ رقم چیف منسٹر سپورٹس پروگرام 10۔2009 میں ٹیموں کی تیاری اور لاہور میں ہونے والے فائنل راؤنڈ میں شرکت پر خرچ ہوئی۔

(د) ان کھیلوں کے گراؤنڈز پر حکومت نے درج ذیل رقم خرچ کی:

نمبر شمار	کھیل	2008۔09	2009۔10	
1	کرکٹ	16.342 ملین	جاری	سرگودھا سٹیڈیم کی اپ گریڈیشن اور چاردیواری کے لئے خرچ کی جارہی ہے۔
2	فٹبال	------	11.739 ملین	اپ گریڈیشن گراؤنڈز سیٹلائٹ ٹاؤن D بلاک سرگودھا کے لئے خرچ کی جارہی ہے۔
	فٹبال	------	10.875 ملین	سکول کلسٹر سکیم کے تحت گورنمنٹ ہائی سکول شاہ پور صدر پر خرچ کی جارہی ہے۔
3	ہاکی	11.290 ملین	جاری	سکول کلسٹر سکیم کے تحت گورنمنٹ ماڈل ہائی سکول نمبر 2 سرگودھا میں خرچ کی گئی۔
4	والی بال	------	-------	-----------

(ہ) چونکہ زیادہ تر گراؤنڈز تعلیمی اداروں میں ہیں اس لئے ان کے اپنے ملازمین گراؤنڈز کی دیکھ بھال کرتے ہیں محکمہ سپورٹس سرگودھا کے پاس گراؤنڈز کی دیکھ بھال کے لئے اپنا عملہ نہ ہے۔ تاہم جب بھی ضرورت پڑتی ہے تو ٹی ایم اے سے سٹاف منگوایا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی، کھیلوں کے فروغ کے لئے ٹورنامنٹس کروانے کی تفصیلات

*6288: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سپورٹس نے2007 سے آج تک کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹ منعقد کروائے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں خواتین کی کتنی سپورٹس ٹیمیں ہیں؟

(ج) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ بالا عرصہ میں کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) ضلع ہذا میں سپورٹس سٹیڈیم کہاں کہاں ہیں، یہ کس کس کھیل کے ہیں، حکومت مزید سٹیڈیم کب تک بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع وہاڑی میں ٹورنامنٹس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ٹورنامنٹس08۔2007

نمبر شمار	نام ٹورنامنٹ	تاریخ انعقاد	مقام انعقاد	اخراجات ٹورنامنٹ
1	انٹر تحصیل والی بال ٹورنامنٹ	16۔ستمبر تا17۔ستمبر2007	وہاڑی	26000/۔روپے
2	انٹر تحصیل فٹبال ٹورنامنٹ	25۔ستمبر تا27۔ستمبر2007	وہاڑی	38500/۔روپے
3	انٹر تحصیل ہاکی ٹورنامنٹ	13۔نومبر تا15۔نومبر2007	وہاڑی	38500/۔روپے
4	انٹر تحصیل اتھلیٹکس چیمپیئن شپ	24۔نومبر تا26۔نومبر2007	وہاڑی	34842/۔روپے

ٹورنامنٹس09۔2008

نمبر شمار	نام ٹورنامنٹ	تاریخ انعقاد	مقام انعقاد	اخراجات ٹورنامنٹ
1	جشن بہاراں سپورٹس میلہ، ہاکی میچ، باسکٹ بال میچ، کبڈی میچ، جوڈو کراٹے	19مارچ تا20۔مارچ2009	وہاڑی	177000/۔روپے

ٹورنامنٹس10۔2009

نمبر شمار	نام ٹورنامنٹ	تاریخ انعقاد	مقام انعقاد	اخراجات ٹورنامنٹ
1	جشن آزادی فٹبال، تائیکوانڈو، جوڈو کراٹے، ہاکی ٹورنامنٹس	12۔اگست تا14۔اگست2009	وہاڑی	29802/۔روپے
2	وزیراعلیٰ پنجاب سپورٹس پروگرام انٹرہائی سکول مقابلہ جات ڈسٹرکٹ لیول فٹبال، والی بال، بیڈمنٹن، اتھلیٹکس (بوائز اینڈ گرلز)	یکم دسمبر تا3۔دسمبر2009	وہاڑی	39300/۔روپے
3	وزیراعلیٰ پنجاب سپورٹس پروگرام فٹبال، والی بال، ہاکی، بیڈمنٹن، اتھلیٹکس انٹر لیول (بوائز اینڈ گرلز)	10۔دسمبر تا12۔دسمبر2009	وہاڑی	79800/۔روپے
4	گرلز انڈر16 بیڈمنٹن چیمپیئن شپ	6۔مارچ تا7۔مارچ2010	وہاڑی	28258/۔روپے

(ب) ضلع میں خواتین کی سپورٹس ٹیمیں درج ذیل ہیں:۔

1۔	ہاکی	2۔	بیڈمنٹن	3۔	ٹیبل ٹینس
4۔	والی بال	5۔	اتھلیٹکس	6۔	تائیکوانڈو
7۔	کراٹے	8۔	ووشو اینڈ کنگفو	9۔	سافٹبال
10۔	فٹبال	11۔	نیٹ بال	12۔	کرکٹ

(ج) خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ اقدامات کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

2008-09

1۔ یوتھ انڈر16 گرلز سپورٹس میلہ کے لئے کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپ20تا25۔اکتوبر2008لگایا گیا۔

2۔ یوتھ انڈر16 گرلز سپورٹس میلہ 27۔اکتوبر تا31۔اکتوبر2008لاہور میں منعقد ہوا جس میں ضلع وہاڑی کی اتھلیٹکس، ٹیبل ٹینس، جوڈو کراٹے، تیکوانڈو کی گرلز ٹیموں نے حصہ لیا۔ان ٹیموں پر ہونے والے اخراجات مبلغ۔/65000روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

3۔ انٹر ڈسٹرکٹ یوتھ انڈر17اتھلیٹکس گرلز چمپیئن شپ 4۔فروری2009ملتان میں منعقد ہوئی۔ جس میں ضلع وہاڑی کی اتھلیٹکس گرلز ٹیموں نے حصہ لیا۔ان ٹیموں پر ہونے والے اخراجات مبلغ۔-/18160روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

4۔ یوتھ انڈر16 گرلز والی بال ٹیم کے ٹرائلز مورخہ 23۔فروری تا26۔فروری2009کو ملتان میں منعقد ہوئے جس میں ضلع وہاڑی کی والی بال ٹیم نے حصہ لیا۔اس ٹیم پر ہونے والے اخراجات مبلغ۔/32220روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

5۔ یوتھ انڈر16 گرلز نیٹ بال ٹیم کے لئے کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپ20تا23۔اپریل9200کو ملتان لگایا گیا جس میں ضلع وہاڑی کی ٹیم نے حصہ لیا۔ اس ٹیم پر ہونے والے اخراجات مبلغ۔/17100روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

6۔ یوتھ انڈر16 گرلز ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن ٹیم کے لئے کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپ 18تا21۔مئی 2009کو ملتان لگایا گیا جس میں ضلع وہاڑی کی ٹیبل ٹینس، بیڈمنٹن ٹیم نے حصہ لیا۔اس ٹیم پر ہونے والے اخراجات مبلغ۔/59630روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

2009-10

1۔ آل پاکستان امن گرلز ٹیبل ٹینس چمپیئن شپ شور کوٹ منعقدہ6۔دسمبر2009ضلع وہاڑی کی ٹیم نے شرکت کی۔اس ٹیم پر ہونے والے اخراجات مبلغ۔/12750روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

2۔ انٹر تحصیل انڈر16 گرلز بیڈمنٹن چمپیئن شپ 6۔مارچ تا7۔مارچ2010میلسی میں منعقد کروائی گئی۔اس چمپیئن شپ کے انعقاد پر ہونے والے اخراجات مبلغ ۔/28258روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

3۔ انٹر ڈسٹرکٹ گرلز انڈر 16 بیڈمنٹن چمپیئن شپ منعقدہ 10تا11۔مارچ 2010 ملتان میں ضلع وہاڑی کی ٹیم نے شرکت کی۔اس چمپیئن شپ میں حصہ لینے پر مبلغ۔/8350 روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

4۔ ضلع وہاڑی کی گرلز انڈر 16 ہاکی کی ٹیم نے ملتان میں منعقدہ ٹرائلز 19۔مارچ 2010 میں شرکت کی اس ٹرائلز میں حصہ لینے پر مبلغ۔/10800روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

5۔ ضلع وہاڑی کی گرلز انڈر 16 ہاکی کی ٹیم نے ملتان میں ٹرائلز اور کوچنگ اینڈ ٹریننگ کیمپ منعقدہ 26۔اپریل تا 27۔اپریل 2010 میں شرکت کی۔اس پروگرام میں حصہ لینے پر مبلغ۔/20000روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

6۔ ضلع وہاڑی کی گرلز انڈر 16 ہاکی کی ٹیم نے لاہور میں منعقدہ ٹرائلز 3۔مئی 2010 میں شرکت کی۔اس ٹرائلز میں حصہ لینے پر مبلغ۔/28000روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

7۔ ضلع وہاڑی کی گرلز انڈر 16 تائیکوانڈو ٹیم نے لاہور میں منعقدہ ٹرائلز 4۔مئی 2010 میں شرکت کی۔اس ٹرائلز میں حصہ لینے پر مبلغ۔/19600روپے ڈسٹرکٹ سپورٹس فنڈز سے ادا کئے گئے۔

(د) ضلع وہاڑی میں سپورٹس سٹیڈیم کی تفصیل اوران میں ہونے والے کھیل

(1) خورشید انور سٹیڈیم وہاڑی

1۔ والی بال	2۔ اتھلیٹکس	3۔ تائیکوانڈو
4۔ کراٹے	5۔ ووشواینڈکنگفو	6۔ سافٹبال
7۔ فٹبال	8۔ نیٹ بال	9۔ کرکٹ

(2) قائداعظم سٹیڈیم بورے والا

1۔ والی بال	2۔ اتھلیٹکس	3۔ تائیکوانڈو
4۔ کراٹے	5۔ ووشواینڈکنگفو	6۔ سافٹبال
7۔ فٹبال	8۔ نیٹ بال	9۔ کرکٹ

(3) الہلال ہاکی سٹیڈیم وہاڑی (ہاکی)

(4) قمر ہاکی سٹیڈیم وہاڑی (ہاکی)

مزید کسی نئے سٹیڈیم کی سکیم ابھی تک منظور نہ ہوئی ہے۔

ضلع وہاڑی میں محکمہ کھیل کے سٹاف کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6289: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر کھیل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سپورٹس کا کتنا عملہ کام کر رہا ہے؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں کس کس گریڈ کی خالی ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کس کس کھیل کے گراؤنڈ کس کس جگہ واقع ہیں؟

(د) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران کتنی رقم محکمہ سپورٹس ضلع وہاڑی کو کہاں کہاں سے موصول ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم کس کس ترقیاتی کام پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم کھیلوں کے فروغ پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم سرکاری ملازمین اور گاڑیوں کے پٹرول، ڈیزل اور مرمت پر خرچ ہوئی؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سپورٹس کے عملے کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس وہاڑی۔

1۔ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر (BS:17)
2۔جونیئر کلرک (BS:07)
3۔نائب قاصد (BS:01)

تحصیل سپورٹس آفس وہاڑی

1۔تحصیل سپورٹس آفیسر (BS:16)
2۔جونیئر کلرک (BS:07)

تحصیل سپورٹس آفس بورے والا

1۔تحصیل سپورٹس آفیسر (BS:16)
2۔جونیئر کلرک (BS:07)

تحصیل سپورٹس آفس میلسی

1۔تحصیل سپورٹس آفیسر (BS:16)
2۔جونیئر کلرک (BS:07)

(ب) اس وقت کسی بھی گریڈ کی اسامی خالی نہ ہے۔

(ج) ضلع وہاڑی میں گراؤنڈ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 09۔2008 اور 10۔2009 کے دوران موصول شدہ رقم کی تفصیل:

سال	رقم	ایجنسی
2008۔09	5742433/۔ روپے	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاڑی
2009۔10	6036300/۔ روپے	ڈسٹرکٹ گورنمنٹ وہاڑی

(ہ) ترقیاتی کاموں پر خرچ کی تفصیل:

نام منصوبہ	منظور شدہ	جاری کردہ رقم	جاری کردہ	کل خرچ شدہ رقم
		2008۔09	2009۔10	30۔06۔2010
جیمنیزیم میلسی	67.875(M)	11.500(M)	18.300(M)	29.800(M)
تاریخ	14۔10۔2008			
جیمنیزیم بورے والا	70.139(M)	14.000(M)	32.000(M)	46.000(M)
تاریخ	14۔10۔2008			
اپ گریڈیشن آف گراؤنڈز Govt.H/S School	6.612(M)	2.000(M)	5.453(M)	7.453(M)
جلہ جیم میلسی (تاریخ)	10۔02۔2009			
ڈویلپمنٹ آف سپورٹس فسیلٹیز اراؤنڈ سکول کلسٹر پروگرام Govt.	6.621(M)	1.000(M)	4.221(M)	5.221(M)
H/S School9-11/WB وہاڑی (تاریخ	11۔02۔2009			

(و) کھیلوں کے فروغ پر خرچ رقم کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ز) سرکاری ملازمین اور گاڑیوں کے پٹرول، ڈیزل اور مرمت پر خرچ رقم:

سال	تنخواہ	مرمت گاڑی/پٹرول وغیرہ
2008۔09	1929924/۔ روپے	19999/۔ روپے
2009۔10	1027486/۔ روپے	19920/۔ روپے

پنجاب میں سپورٹس بورڈ کے دفاتر کی تفصیلات

*7030: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پنجاب میں سپورٹس بورڈ کے دفاتر کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کام کرنے والے کل کتنے ملازمین ہیں نیز ان میں کتنی خواتین اور کتنے مرد ہیں؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) پنجاب میں سپورٹس بورڈ کا صرف ایک دفتر ہے جو کہ نیشنل ہاکی سٹیڈیم لاہور میں واقع ہے۔

(ب) سپورٹس بورڈ میں کام کرنے والے کل ملازمین کی تعداد 57 ہے ان میں کوئی خاتون ملازمہ نہیں ہے۔

ننکانہ صاحب میں جمنیزیم کی تعمیر کی تفصیلات

*7210: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ننکانہ صاحب gymnasium کی تعمیر کب شروع ہوئی؟

(ب) اس کی تعمیر کا ٹھیکہ کس ٹھیکیدار کو کتنی مالیت میں اور کتنے عرصے میں اس کی تعمیر مکمل کروانے کے لئے دیا گیا؟

(ج) مذکورہ جمنیزیم کی تعمیر کے لئے کیا طریق کار اختیار کیا گیا نیز کتنے ٹھیکیداروں نے tender میں حصہ لیا مکمل تفصیلات سے معزز ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) ننکانہ صاحب جمنیزیم کی تعمیر 13-04-2007 کو شروع ہوئی۔

(ب) جمنیزیم کی تعمیر کا ٹھیکہ محمد اکرم ٹھیکیدار کو 52.52 ملین روپے میں دیا گیا جو 12-04-09 کو مکمل ہوا۔

(ج) مذکورہ جمنیزم کی تعمیر کے لئے بلڈنگ یپارٹمنٹ نے باقاعدہ طور پر ٹینڈر دیا۔ جس میں مندرجہ ذیل ٹھیکیداروں نے حصہ لیا:۔

1۔ محمد اکرم اینڈ برادرز

2۔ گولڈن لائف

3۔ محمد عثمان اینڈ برادرز

بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے محمد اکرم اینڈ برادرز کو کم قیمت پر ٹینڈر دینے پر ٹھیکہ دے دیا۔

صوبہ میں کھیلوں کے انعقاد کی تفصیلات

*7211: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر کھیل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں سال 2008 سے اب تک کتنی مرتبہ پنجاب گیمز کا انعقاد کروایا گیا؟

(ب) پنجاب گیمز کا انعقاد کن اضلاع میں کروایا گیا نیز ان پر کل کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ج) سال 10-2009 کے بجٹ میں Punjab Games کے انعقاد کے لئے کل کتنی رقم مختص کی گئی، تفصیلاً ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر کھیل (جناب تنویر الاسلام):

(الف) صوبہ پنجاب میں سال 2008 سے اب تک پنجاب گیمز کا انعقاد نہیں کروایا گیا۔

(ب) چونکہ سال 2008 سے اب تک پنجاب گیمز کا انعقاد نہیں کروایا گیا لہذا اس سوال کا جواب نہیں دیا جا سکتا۔

(ج) سال 2009-10 میں خصوصی طور پر 05.00 ملین روپے پنجاب گیمز کے لئے مختص کئے گئے تھے لیکن پنجاب گیمز ملتوی ہونے کے باعث یہ فنڈز ابھی تک استعمال نہیں ہو سکے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہندلی صاحب! آپ بات کریں۔ (قطع کلامیاں)

ہمیں جذبات کے اندر decorum of the House کو نہیں بھولنا چاہئے۔ آپ سب میری بات غور سے سنیں کہ جس طرح وزیر قانون صاحب نے کہا ہے کہ ہمیں جذبات میں نہیں آنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ واقعی constitutional void create ہو گیا ہے لیکن ہمیں پہلے confirm کر لینے دیں کہ گورنر صاحب پاکستان میں ہیں یا نہیں ہیں؟ جب تک یہ confirm نہیں ہو گا تو پھر اس کے بعد کی باتیں ہم پہلے نہ کریں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: گورنمنٹ کون ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: گورنمنٹ پتا کر رہی ہے۔ جی، مانیکا صاحب!

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میں ایک تجویز پیش کرتا ہوں اور وہ تجویز یہ ہے کہ ہمارے فاضل وزیر قانون اور ہمارے محترم سینئر وزیر صاحب دونوں گورنر ہاؤس جائیں اور وہاں تلاشی لیں اور گورنر صاحب کو بازیاب کرائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہندلی صاحب!

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5197 تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس بحث کے دوران وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! یہ ہر کام کا مدعا (ق) لیگ پر پھینک دیتے ہیں۔ آج یہ کہیں ہم پر مدعا نہ پھینک دیں کہ گورنر (ق) لیگ نے غائب کر دیا ہے۔ آپ دونوں coalition partners حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں آپ بتائیں کہ گورنر کدھر گیا ہے؟ گورنر کو نکال کر لے کر آئیے اور ہاؤس کو بتایا جائے کہ گورنر صاحب کدھر ہیں؟ ہاؤس کو بتایا جائے کہ گورنمنٹ کون ہے؟ پنجاب گورنمنٹ کدھر ہے اور گورنمنٹ کس کو کہتے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ گورنمنٹ کو فیصلہ کرنے دیں، سوچنے دیں تو کون دیکھے گا، کون سوچے گا اور کون گورنر کو ڈھونڈے گا؟ پھر ultimately مدعا (ق) لیگ پر نہ آ جائے اس لئے میں بار بار آپ سے request کر رہی ہوں کہ پہلے گورنر صاحب کو ڈھونڈیں اور پھر ہاؤس کی کارروائی چلائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں جو بات ہو چکی ہے اس پر مزید بات نہ کی جائے۔ منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! موصوف ممبر خواہ مخواہ بات کو بڑھا رہی ہیں۔ اگر انہوں نے اسی طرح بات کو بڑھایا تو ہم جواب دینا جانتے ہیں۔ اس حد تک بات کو نہ لے کر جائیں۔ وزیر قانون نے حکومت کی طرف سے بڑا واضح طور پر کہہ دیا ہے کہ جیسے ہی ہمارا رابطہ ہوتا ہے، ہماری انکوائری شروع ہے جو بھی رپورٹ آئے گی وہ اس ہاؤس کے سامنے پیش کر دی جائے گی۔ میرے خیال میں اس معاملے پر مزید نہ بولا جائے تو بہتر ہے۔ اگر اس پر بولا گیا تو پھر ہم جواب دینے کا حق رکھتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جب تک یہ معاملہ clear نہیں ہو جاتا اس وقت تک کوئی constitutional void create نہیں ہوا۔ ہم اس بات کو ابھی discuss نہ کریں جس کی confirmation ہمارے پاس نہیں ہے۔ یہ ہاؤس عوام کی امانت ہے۔ اس پر ہم ایسے موضوع پر بات نہ کریں جس کی confirmation نہیں ہے۔

وقفہ سوالات ختم ہو چکا ہے اور منسٹر صاحب نے بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے تھے۔

چودھری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ نے مجھے سوال کرنے کا موقع دیا تھا اور یہ سارے معاملات ہو گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا سوال pending کیا جاتا ہے۔

رپورٹیں
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ) مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، ہندلی صاحب!

تحریک التوائے کار نمبر 103/8 اور نشان زدہ سوال نمبر 2012 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چوہدری طاہر محمود ہندلی (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Adjournment Motion 103/08 moved by Sheikh Alau-ud-din MPA PP-181 and Question No 2012 asked by Mr Muhammad Naveed Anjum MPA PP-145

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Adjournment Motion 103/08 moved by Sheikh Alau-ud-din MPA PP-181 and Question No 2012 asked by Mr Muhammad Naveed Anjum MPA PP-145

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Adjournment Motion 103/08 moved by Sheikh Alau-ud-din MPA PP-181 and Question No 2012 asked by Mr Muhammad Naveed Anjum MPA PP-145

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے صحت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب محترمہ عائشہ جاوید صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انھیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جی، محترمہ!

نشان زدہ سوال نمبر 3435,2481 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ عائشہ جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ

"سوال نمبر 2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"سوال نمبر 2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"سوال نمبر 2481، 3435 اور 3436 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کاہلوں صاحب!

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں ہائیکورٹ بنچ کے قیام کے حوالے سے اپنی submissions عرض کر رہا ہوں کہ سرگودھا کو 1960 میں ڈویژن بنایا گیا۔ سرگودھا ڈویژن کی ایک کروڑ کی آبادی اور یہاں کے چار اضلاع۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کیا کر رہے ہیں، کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ آپ طریق کار پڑھیں اور کوئی قرارداد لائیں اور طریق کار کو follow کریں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! اس وقت سرگودھا ڈویژن کی ایک کروڑ عوام اس محرومی کا شکار ہے کہ پچاس سال سے آج تک ہائیکورٹ بنچ کا انعقاد نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تقریر نہیں کر سکتے۔ آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔ آپ قانون کو پڑھیں اور اس کے مطابق کوئی تحریک یا قرارداد لے کر آئیں۔ جی، منور غوث صاحب!

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! پچھلے تین ماہ سے سرگودھا میں ہر روز وکلاء کی ہڑتالیں ہو رہی ہیں، وہاں لوگوں کے کام رکے ہوئے ہیں۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس پر ایک سپیشل کمیٹی بنا دی جائے جو یہ دیکھے کہ سرگودھا میں ہائیکورٹ بنچ کی ضرورت ہے یا نہیں ہے اگر ضرورت ہے تو اس پر رولنگ دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ واقعی اس معاملے پر اسمبلی کوئی کارروائی کرے تو پوائنٹ آف آرڈر پر کوئی کارروائی نہیں ہونی۔ آپ رولز پڑھ لیں اور اس کے مطابق آپ تحریک لے کر آئیں اور وزیر قانون صاحب کے ساتھ بیٹھ جائیں اور قرارداد لے کر آئیں تو پھر اس پر بات ہو جائے گی۔ اگر آپ صرف میڈیا کی خبر بنانا چاہتے ہیں تو آپ کی خبر بن چکی ہے۔

رانا منور حسین المعروف رانا منور غوث خان: جناب سپیکر! ہم اخبار کی خبر نہیں بنانا چاہتے۔ ہماری submission یہ ہے کہ سرگودھا ڈویژن میں ہائیکورٹ کے بنچ کی اشد ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کے لئے proper procedure adopt کریں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میں نے تحریری قرارداد پیش کی ہے جو ریکارڈ میں موجود ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ کی بات ہو چکی ہے پلیز تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پہلے پرویز رفیق صاحب نے کہا تھا ابھی میں ان کو ٹائم دیتا ہوں۔ ان کے بعد محترمہ سیمل کامران صاحبہ بولیں گی۔

پوائنٹ آف آرڈر
آئین کی دفعہ 295بی اور سی کے غلط استعمال کے حوالے سے قرار داد ایوان میں پیش کرنے کا مطالبہ

جناب پرویز رفیق: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کا، آپ کا as a Chair اس معزز ایوان کے اختیار کا اور حکومت کے پریشر کی وضاحت چاہتا ہوں۔ میں نے اس ہاؤس میں صوبے کے عوام سے متعلقہ ایک قرار داد اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائی تھی تو سپیکر صاحب نے مجھے اور معزز لاء منسٹر رانا ثناء اللہ صاحب سے کہا کہ بات کر لیں۔ رانا صاحب نے ایک دو آدمیوں کو consult کیا تھا تو اُس وقت میں نے گزارش کی کہ اگر یہ قرار داد ہاؤس میں reject بھی ہو جاتی ہے جو 295 B,C کے قانون کے غلط استعمال کے حوالہ سے ہے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی کا بھی اس پر مکمل اتفاق ہے۔ میں اس صوبے کی آپ کو تاریخ بتا دوں کیونکہ یہ بھی ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کی قرار داد پر کیا فیصلہ ہوا تھا؟

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! اس قرار داد پر رانا ثناء اللہ صاحب نے سپیکر صاحب کے چیمبر میں مجھے threat کیا تھا کہ میں نہیں ہونے دوں گا آپ جو مرضی کر لیں۔ (شیم، شیم)
انہوں نے کہا کہ reject ہو جائے گی جس پر میں نے کہا کہ reject بھی ہو جائے تو کوئی بات نہیں اس لئے انہوں نے مجھے threat کیا ہے۔ میں نے کہا کہ ہم لاشیں اٹھا رہے ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے گوجرہ میں کہا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز رفیق صاحب! ایک منٹ تشریف رکھیں اور پہلے ذرا میری بات سن لیں۔ یہ قرار دادیں پاس کرنا اور اسمبلی میں لے کر آنا سپیکر آفس کے پاس power ہے۔ اگر آپ کی قرار داد پر کوئی فیصلہ کیا گیا تو سپیکر آفس ہی کرے گا۔ آپ اس کو سیاسی issue نہ بنائیں۔ آپ میرے پاس میرے چیمبر میں آئیں، ہم اُس قرار داد کو دیکھتے ہیں اگر وہ in order ہوئی تو میں بالکل اُس کو ہاؤس میں لے کر آؤں گا اور اگر وہ in order نہ ہوئی تو میں یہاں پر ہی آپ کو بتا رہا ہوں کہ وہ ہاؤس میں نہیں آئے گی لہذا آپ تشریف رکھیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میری پہلے گزارش سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ یہ ایک غلط tradition ہے کہ آپ اپنی قرارداد یں لانے کے حوالے سے Rules of Procedure کو follow نہ کریں اور یہاں آکر on the floor of the House بات شروع کر دیں۔ آپ میرے پاس آئیں۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میں نے procedure follow کیا ہے لیکن اب میں آپ کو بالکل fresh بتا رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ قرارداد میرے پاس لے کر آئیں پھر ہم دیکھیں گے۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے مجھے threat کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میرے پاس آئیں let me watch it

جناب پرویز رفیق: میں کہہ رہا ہوں کہ مجھے لاء منسٹر صاحب نے threat کیا تھا۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ ثمینہ خاور حیات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk. پلیز آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! وہ سچ بول رہا ہے۔ آپ کو اُس کی سچائی سننی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اللہ کے فضل سے ہم سچ بولتے بھی ہیں اور سچ پر عمل کرنا بھی جانتے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کو بات کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرے محترم بھائی نے جو بات کی ہے اس پر میں سمجھتا ہوں کہ انہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ مجھے پرویز رفیق صاحب اور مسیحی برادری کا بھی بے پناہ احترام ہے کیونکہ یہ سب ہمارے بھائی ہیں بلکہ سب اسی دھرتی کے سپوت ہیں خواہ وہ مسلمان ہوں، عیسائی ہوں یا ہندو ہوں۔ ان تمام اقلیتوں کے یکساں حقوق ہیں اور انہیں constitutional guarantee بھی ہے۔ اب معاملہ صرف یہ ہے کہ قانون 295 C کے حوالے سے میرے بھائی قرارداد لانا چاہتے تھے تو میں نے ان سے صرف اس لئے گزارش کی کہ اس سے پہلے نور نیازی صاحب اس سلسلے میں قرارداد لانا چاہتے تھے کیونکہ یہ انتہائی نازک مسئلہ ہے اور اس میں مذہبی جذبات کے ابھرنے کا خدشہ ہے خاص طور پر اس وقت محرم کا عشرہ چل رہا ہے اس لئے میں نے نور نیازی صاحب سے بھی درخواست کی تھی کہ آپ اس قرارداد کو نہ لائیں کیونکہ اس کو لانے سے ہمارے اقلیتی اور مسیحی بھائیوں کے جذبات مجروح ہوں گے اس لئے آپ اس نازک مسئلے میں ہاؤس کو involve نہ کریں لیکن

انفرادی طور پر بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔ اس بات کا سب کو علم ہے کہ نور نیازی صاحب کو ہم نے قرارداد لانے سے روکا۔ اسی مثال کو پیش کرتے ہوئے میں نے پرویز رفیق صاحب سے کہا تھا کہ آپ اگر اس پر کوئی بات کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں لیکن آپ سے request ہے کہ قرارداد نہ لائیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ہاؤس اور مذہبی رواداری جو پورے معاشرے، صوبے اور ملک میں پائی جاتی ہے اُس کو ملحوظ خاطر رکھ کر میں نے یہ بات کی تھی لہذا باقی قراردادیں بالکل سپیکر آفس سے ہو کر آتی ہیں اور کبھی بھی کسی پر کوئی اعتراض نہیں کیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ میرے بھائی کو غلط فہمی ہوئی ہے لہذا وہ اپنی غلط فہمی کو اپنی پوری کمیونٹی تک extend نہ کریں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سینئر منسٹر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے تو اُس سے بہتر میرے خیال میں آپ نے پہلے بات کر دی تھی کہ آپ ان کو بھی بلا لیں، نور نیازی صاحب کو بھی بلا لیں اور مل بیٹھ کر فیصلہ کر لیں۔ اگر اُن کی طرف سے قرارداد آ جائے یا یہ لانا چاہیں تو لے آئیں لیکن میرے خیال میں آپ جو فیصلہ کریں گے تو میں اپنے معزز بھائی سے بھی کہوں گا کہ وہ انتظار کریں کیونکہ سب لوگوں کے جذبات کی ترجمانی ہونی چاہئے۔ لاء منسٹر صاحب نے بالکل ٹھیک کہا ہے بلکہ میرے سامنے لاء منسٹر صاحب اور ہم سب نے نور نیازی صاحب سے request کی تھی کہ آپ اس انتہائی حساس مسئلے پر یہاں پر بات نہ کریں کیونکہ دوسری طرف سے بھی بات آئے گی۔ اگر یہ قرارداد لانا چاہتے ہیں تو دونوں طرف سے آ جائے ورنہ آپ جو فیصلہ کریں گے وہ سب کو قبول ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں پہلے معزز ممبران سے یہ بات کر دوں کہ سپیکر آفس independent اور neutral ہوتا ہے بلکہ معذرت کے ساتھ میں کہوں گا کہ یہ گورنمنٹ کی منشاء پر نہیں چلتا۔ سپیکر آفس اپنے فیصلے خود کرتا ہے اگر رولز کی اجازت دیں گے تو بالکل ہم اس کو دیکھ کر پیش کرنے کی اجازت بھی دیں گے۔ اس پر ہم نے یہ نہیں دیکھنا کہ گورنمنٹ کی منشاء کیا ہے بلکہ ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ رولز کیا کہتے ہیں اور سپیکر صاحب کے اختیارات کیا ہیں اُس کے مطابق فیصلہ ہو گا۔ اس حوالے سے ہاؤس بالکل اعتبار رکھے اسی کے مطابق ہی ہم فیصلہ کریں گے۔ جی، خواجہ اسلام صاحب کھڑے ہیں وہ بول لیں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! میرے معزز بھائی نے ابھی یہاں پر جو بات کی ہے۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرے بعد بھی جو آتا ہے آپ اسے بھی ٹائم دے دیتے ہیں اور جو میرے سے پہلے تھے انہیں بھی آپ نے بولنے دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس جس نے بھی floor مانگا ہوا ہے میں نے اُن کے نام لکھے ہوئے ہیں اور میں آپ کو بھی floor دوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ آپ صرف اتنا بتا دیں کہ ان سے پہلے میں نے پوائنٹ آف آرڈر لیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اُس کے بعد آپ ہاؤس سے باہر چلے گئے تھے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ نے میرے آنے کے بعد ان کو ٹائم دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں ابھی آپ کو floor دیتا ہوں۔

خواجہ محمد اسلام: جناب سپیکر! اصل میں یہ خود سوزی کی تیاری کر رہے ہیں اس لئے انہیں یہ پریشانی ہے۔ بات یہ ہے کہ میرے معزز بھائی نے جو بات کی ہے مجھے افسوس اس بات پر ہوا ہے کہ تھوڑی دیر پہلے کی بات ہے کہ گوجرہ میں رانا ثناء اللہ نے جس محبت اور dedication کے ساتھ جدوجہد کر کے مسیحی کمیونٹی کو وہاں پر accommodate کیا اس حوالے سے پوری مسیحی کمیونٹی نے وہاں پر بینرز اور فلیکس لگائے ہوئے ہیں جو ابھی تک میلے نہیں ہوئے۔ وہاں پر مسیحائے کرسچئن اور اس طرح کے بہت سے الفاظ ان کے بارے میں لکھے ہوئے ہیں۔ ابھی دس دن ہی نہیں گزرے تو معزز ممبر نے یہ بات کر دی ہے۔ میری یہ request ہے کہ یہ اپنی ذاتی بات کو پوری کمیونٹی پر مسلط نہ کریں کیونکہ پوری مسیحی کمیونٹی جانتی ہے کہ رانا ثناء اللہ صاحب کس محبت سے انہیں accommodate کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں خواجہ صاحب کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پرویز رفیق صاحب! اب بات ہو چکی ہے اور سینئر منسٹر نے بھی بات کر لی ہے۔

جناب پرویز رفیق: میں اُس پر بات نہیں کرتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب پرویز رفیق: جناب سپیکر! گوجرہ میں راناصاحب کااتنااچھاکردار تھاجس پر میں ان کواور وزیراعلیٰ صاحب کو سراہتا ہوں۔ میں نے جو قرارداد دی تھی تو وزیراعلیٰ صاحب کی پریس میں سٹیٹمنٹ تھی کہ اِس کے غلط استعمال کو روکنے کے لئے ہم حکومتی سطح پر جو بھی کر سکتے ہیں کریں گے۔ میری قرارداد وزیراعلیٰ صاحب کی اُس سٹیٹمنٹ سے related ہے کہ غلط استعمال کو روکنے کے لئے ہم مناسب قانون سازی کریں گے اور وفاقی حکومت سے سفارش کریں گے۔ میں نے راناصاحب یا وزیراعلیٰ صاحب کے حوالے سے بات نہیں کی بلکہ ہم اُن کے بیان کی روشنی میں قرارداد لے کر آئے تھے جس کو reject کر دیا گیا۔

محترمہ سیمل کامران: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں باری باری سب کو ٹائم دوں گا لیکن ساتھ ساتھ میں نے ہاؤس کی کارروائی بھی چلانی ہے۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! میری قرارداد باقاعدہ ایجنڈے پر موجود تھی تو پھر کیوں نہیں آئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں، یہ طریقہ نہیں ہے۔ اتنا زیادہ business پڑا ہوا ہے let me go through the business آپ نے اگر وہ قرارداد لے کر آنی ہے تو لے آئیں جسے میں out of order لوں گا۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: جناب سپیکر! کل سارا دن میں یہاں پر موجود تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اُس کو پھر دوبارہ لے آئیں۔

جناب اعجاز احمد کاہلوں: ٹھیک ہے، اگر آپ کہتے ہیں تو میں لے آؤں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ بات کر لیں اور باقی دوستوں نے بھی ٹائم مانگا ہوا ہے اس لئے میں سب کو ٹائم دوں گا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! مجھے تو ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Let the Chair decide پلیز تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سے پہلے معزز ممبران نے سرگودھا ڈویژن میں ہائیکورٹ بنچ کے لئے اس ایوان میں بات کی ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ پھر وہی بات کر رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (چودھری عبدالرزاق ڈھلوں): جناب سپیکر! آپ بھی چونکہ وکلاء برادری سے تعلق رکھتے ہیں اور سرگودھا ڈویژن کی پوری وکلاء برادری ہڑتال پر ہے جسے میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑا current issue ہے۔ بھکر سے 200 کلو میٹر تو صرف سرگودھا کا فاصلہ ہے اور پھر یہاں سے 150/200 کلو میٹر لاہور کا فاصلہ ہے تو ایک آدمی بھکر سے آٹھ گھنٹے میں لاہور پہنچتا ہے اور آپ یقین کریں کہ وہاں پر اتنے مسائل بن چکے ہیں کہ میں بیان نہیں کر سکتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈھلوں صاحب! آپ کی بات آ گئی اور آپ کا پوائنٹ رجسٹرڈ ہو گیا لہذا آپ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

تعلیمی شعبہ میں بورڈ آف گورنرز کے حوالے سے ایوان میں بنائی گئی کمیٹی کی رپورٹ پیش کرنے اور آر جی ایس ٹی کے حوالے سے بلا باری قرارداد پیش کرنے کا مطالبہ

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں دو گزارشات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایک تو اسمبلی کے باہر پروفیسرز اور ٹیچنگ کے پیشے سے تعلق رکھنے والے معزز افراد مکمل طور پر احتجاج پر ہیں اور شاید ان کے ساتھ کچھ اور لوگ بھی شامل ہوئے ہیں تو اسمبلی کے اندر کوئی آ سکتا ہے اور نہ باہر جا سکتا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے بھی Chair کی طرف سے ایک کمیٹی بنائی گئی تھی جس میں ہماری معزز ممبر بھی شامل تھی اور ان کے ساتھ negotiation ہوئی تھی کہ

انہیں کسی منطقی نتیجے تک پہنچانے کے لئے اسمبلی کے اندر کوئی بات کی جائے گی۔ غالباً اس پر کوئی بات نہ ہو سکنے کی وجہ سے اس وقت ان کا احتجاج اشتعال کی حدوں کو چھو رہا ہے۔ میری ایک تو یہ درخواست ہو گی کہ اس وقت لاء منسٹر صاحب تشریف فرما ہیں یا جس کی بھی آپ ڈیوٹی لگائیں کہ وہاں باہر جا کر انہیں بتائے کہ جس کمیٹی نے کام کیا اور جس کے ساتھ ان کے پروفیسرز ڈاکٹر یا دوسرے ساتھیوں نے جو کام کیا تھا اس پر کوئی کام ہو رہا ہے یا نہیں اس بارے میں انہیں بتایا جائے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کل پرائیویٹ ممبرز ڈے پر مفاد عامہ کی قراردادوں میں سے ایک ہماری بھی قرارداد تھی، جس دن اجلاس شروع ہوا تو میں نے اس دن یہاں پر کھڑے ہو کر آپ کے حضور عرض کیا تھا کہ میری یہ مفاد عامہ کی قرارداد ہے جسے out of turn لیا جائے۔ یہاں پر چھوٹی چھوٹی عام سی بھی ہم نے out of turn لی ہیں اور ادھر سے بھی لی جاتی ہیں تو مجھے لاء منسٹر صاحب کی طرف سے یہ کہا گیا تھا کہ منگل کے دن آپ کی قرارداد آ رہی ہے تو آپ کی پارٹی کا کوئی بھی ممبر اسے لے لے۔ ہم نے اس میں اپنا ایک اظہار کرنا ہوتا ہے اور وہ House کی طرف سے جانا ہوتا ہے۔ یہ ایک قرارداد پورے ایوان کی recommendation ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ RGST کے بارے میں قرارداد تھی اور اب بھی موجود ہے اور یہاں پر RGST کو ہمارے چیف ایگزیکٹو بھی کہہ رہے ہیں کہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں اور دونوں پارٹیاں کہہ رہی ہیں کہ ہم اسے ناپسند کرتے ہیں، ہم نے اسے پیش کیا ہے اور یہ خود اسے own کرتے ہیں تو اسے آج out of turn ہمیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے جو کہ دو سطری اور چند لفظی قرارداد ہے تاکہ ہم عوام پر مہنگائی کا بوجھ اور ان کی کھال اتارنے کے لئے لائے جانے والے بل کے لئے ہم اپنی sense دے سکیں اور اپنا اظہار کر سکیں کہ اس ایوان کے 371 ممبران اسے ناپسند کرتے ہیں۔ یہ میری استدعا ہے کہ RGST کے خلاف اسے out of turn پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): شکریہ۔ جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے قرارداد پیش کرنے کی بات کی ہے تو خود لیڈر آف دی اپوزیشن نے سپیکر چیمبر میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر یہ بات طے کی ہوئی ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن، سینئر منسٹر as پارلیمانی لیڈر پیپلز پارٹی اور PML(N) کی طرف سے میں، اگر تینوں لوگ متفق نہ ہوں تو کوئی قرارداد out of turn نہیں لی جا سکتی۔ میں اس سلسلے میں neutral ہوں، سینئر منسٹر صاحب اور قائد حزب اختلاف فیصلہ کر لیں اور اگر

یہ consensus کے ساتھ out of turn لانا چاہتے ہیں تو بے شک لے آئیں لیکن اس کے لئے انہیں سینئر منسٹر صاحب کو on board لینا ہوگا اور اگر وہ on board نہیں ہوتے تو پھر یہ out of turn نہیں لا سکتے۔ یہ باقاعدہ بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں بیٹھ کر ان کا اپنا فیصلہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا point انہوں نے فرمایا ہے کہ اسمبلی کے باہر سٹوڈنٹ یا پروفیسرز صاحبان احتجاج کر رہے ہیں تو میرا خیال ہے کہ آج سے تین چار ماہ پہلے بھی معزز ایوان کا اجلاس ہو رہا تھا تو یہ احتجاج ہوا تھا اور اپوزیشن کی آمنہ الفت صاحبہ نے یہ معاملہ ایوان کے اندر اٹھایا اور Chair نے ایک کمیٹی بنائی کہ آپ ان کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرات کریں۔ میں اس کمیٹی میں شامل تھا اور ہم نے دو دن ساتھ بیٹھ کر ان کے ساتھ کافی دیر تک discussion کی اور بالآخر ہم ایک نتیجے پر پہنچے۔ تقریباً ان کی پانچ reservations تھیں جن کے متعلق انہوں نے کہا کہ آپ انہیں settle کر دیں تو اس کے بعد بورڈ آف گورنرز پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ معاملہ جب settle ہو گیا تو اس کے بعد انہوں نے مجھے وہ لسٹ فراہم کرنی تھی جس میں ان کے بقول ہمارے خلاف انتقامی کارروائیاں ہوئی ہیں تاکہ ان کو واپس لیا جائے اور اس کے بعد باقی چیزوں پر عمل ہو۔ ہمارے ساتھ یہ بات طے کرنے کے بعد وہ ملتان ہائیکورٹ میں چلے گئے اور وہاں سے stay لے لیا۔ جب انہیں ملتان ہائیکورٹ بنچ سے stay مل گیا تو انہوں نے ہمارے ساتھ رابطہ کرنا اور ہماری بات سننے سے انکار کر دیا۔ اب ملتان ہائیکورٹ نے ان کا پورا case سننے کے بعد ان کی پٹیشن خارج کر دی ہے تو اب وہ پھر طلبا کو ورغلا کر سڑکوں پر لے آئے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ عمل درست نہیں ہے۔ کمیٹی پہلے سے قائم ہے، قائد حزب اختلاف سے اگر ان کا رابطہ ہوا تو یہ ان سے بات کریں اور انہیں کمیٹی کے ساتھ بٹھائیں۔ جہاں سے وہ چھوڑ کر ملتان ہائیکورٹ بنچ میں stay لینے گئے تھے تو وہیں سے آئیں اور بیٹھ کر ہمارے ساتھ بات کریں تو ان کے جائز مطالبات اور demands پر بات کرنے اور انہیں تسلیم کرنے کے لئے حکومت تیار ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! جو issue چل رہا ہے تو میری استدعا ہے کہ جب تک قائد حزب اختلاف کا issue چل رہا ہے تو اگر اسے کوئی اور میرا ساتھی لینا چاہے تو یہ میرا right ہے---

(اس مرحلہ پر کئی ایک حکومتی ممبران پوائنٹ آف آرڈر پکارنے لگے)

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے آپ قائد حزب اختلاف کا موقف سن لیں اور آپ تشریف رکھیں This is no way قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں تو ان کی بات سنی جائے۔جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): شکریہ۔جناب سپیکر! اس وقت لاء منسٹر صاحب نے ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی negotiation کے بارے میں ارشاد فرمایا تو میں اس بات سے انکاری نہیں ہوں کہ میٹنگ ہوئی یا جو کچھ ہوا لیکن یہ negotiation کا عمل جاری رہنا چاہئے تھا۔اس وقت اسمبلی کا گیٹ بند ہے اور اسمبلی محاصرے میں ہے اور ہم یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو میرا کہنے کا مطلب ہے کہ پولیس کی اتنی نفری تعینات ہے تو کسی کو بلایا جائے اور آپ اس صورتحال کو سمجھیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ سکیورٹی پولیس کہاں ہے اس بارے میں بھی دیکھا جائے۔لاء منسٹر صاحب نے قراداد کو out of turn لینے کے حوالے سے دو باتیں کی ہیں۔ایک تو انہوں نے آج on the floor of the House یہ طے کر دیا ہے کہ out of turn وہی لی جائے گی جس پر ہم تینوں متفق ہوں گے۔پہلے اس پر practice نہیں ہوتی رہی لیکن میں اسے accept اور own کرتا ہوں کہ اگر کوئی اچھی tradition ہونے کو جارہی ہے۔اسی سیشن اور اس سے پچھلے سیشن کی مثالیں لا سکتا ہوں کہ مجھ سے نہیں پوچھا گیا اور قرار دادیں یہاں پر out of turn لائی گئی ہیں لیکن میں اسے بھی چھوڑتا ہوں۔اگر آپ پسند فرمائیں گے تو میں صرف ریکارڈ کے لئے آپ کو پیش کروں گا کہ قطعاً مجھ سے نہیں پوچھا گیا اور قرار دادیں out of turn آئی ہیں لیکن آج یہ set ہو گیا اور آپ کی خاموشی ہم ruling کے طور پر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب نے فرمایا کہ میں اس سلسلے میں neutral ہوں اور آپ سینئر منسٹر صاحب سے پوچھ لیں۔میں سینئر منسٹر صاحب کی اپنی رائے دینے سے پہلے یہ گزارش کروں گا کہ neutral نام کی کوئی چیز سیاست میں نہیں ہوتی۔آپ ادھر ہوتے ہیں یا ادھر ہوتے ہیں۔آپ اپنی رائے کا اظہار فرمادیں کہ آپ اس کو اس کے خلاف دینے کے لئے تیار ہیں یا نہیں؟ پھر اس کے بعد میں چاہوں گا کہ سینئر منسٹر صاحب جو بھی کہیں گے اگر یہ نہیں چاہیں گے اور متفق نہیں ہوں گے تو مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ہم نے اپنا اظہار کر دیا ہے اور میری اپنی پارٹی کا منشور اور لائن یہ ہے کہ ہم RGST کو لاگو نہیں ہونے دیں گے کیونکہ یہ عوام کی کھال اتارنے کے مترادف ہے اور میری درخواست ہے کہ لاء منسٹر صاحب اس پر neutral نہ رہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر قانون و پارلیمانی امور(راناثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں نے جو بات کی ہے وہ قرارداد کو out of turnلانے کی ہے کہ اگر یہ دونوں صاحبان ایک بات پر متفق ہو جاتے ہیں تو پھر اگر میں اختلاف بھی کروں گا تو وہ پھر بھیout of turn آجائے گی اور اگر اتفاق کروں گا تو بھی آجائے گی لیکن جہاں تک قرارداد کا معاملہ ہے تو قرارداد پر میں نے اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا بلکہ اس پر میرا ایک تحفظ ہے کہ یہ وفاقی سطح کا معاملہ ہے۔قائد حزب اختلاف کی جماعت(ق)لیگ کو وفاق میں نمائندگی حاصل ہے اور یہ وہاں پرResolutionلا سکتے ہیں اور وہاں پر اسRGSTکی مخالفت بھی کر سکتے ہیں۔ان کی جماعت نے سینیٹ میںRGSTکو قومی اسمبلی کوreferکرنے میں انتہائی غلط کردار ادا کیا اور اب اس غلط کردار کو اگر وہ دھونا چاہتے ہیں تو قومی اسمبلی میں قرارداد لائیں یہاں پر قرارداد لاناoff trackحربہ ہے جیسے پنجابی میں کہتے ہیں کہ یہ دو نمبری ہے تو میں اس دو نمبری کے ساتھ نہیں ہوں باقی اسRGSTکے ہم خلاف ہیں اور اس کی مخالفتon the floor of the National Assemblyپر بھی کی ہے۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان):جناب سپیکر!۔۔۔

جناب علی حیدر نور خان نیازی:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر:علی نور خان نیازی صاحب!قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں اور ان کے بعد میں آپ کوfloorدیتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف(چودھری ظہیر الدین خان):جناب سپیکر!اس قرارداد کے ذریعے ہم نے اپنی رائے کا اظہار کرنا تھا کہ ہم اس کو پسند نہیں کرتے اس کے بعد میں اور میڈیا بھی جان گیا ہے کہ لاء منسٹر صاحب کی پارٹی کا کیا عندیہ ہے۔اب انہوں نے یہ فرمادیا کہ اگر پیپلز پارٹی کے سینئر منسٹر صاحب اس سے اتفاق کریں گے تو وہ اس کے آڑے نہیں آئیں گے تو میں چاہتا ہوں کہ لاء منسٹر صاحب کی خواہش کے مطابق وہ اپنی رائے کا اظہار فرمادیں کہ یہ قراردادout of turnلی جانی چاہئے یا نہیں؟

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!بغل میں چھری منہ میں رام رام والی بات ہے۔۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: No cross talk, no cross talk.

جناب علی حیدر نور خان نیازی:پوائنٹ آف آرڈر۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی و قوت برقی(راجہ ریاض احمد):جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سینئر منسٹر صاحب! ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں، بڑی دیر سے وہ پوائنٹ آف آرڈر مانگ رہے ہیں پہلے میں ان کی بات سن لوں۔ جی، علی حیدر نور خان نیازی صاحب!

تعلیمی اداروں کے طلباء وملازمین کے احتجاجی جلوس کا اسمبلی کے گیٹ پر حملہ اور توڑ پھوڑ کرنا

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! میں بڑے اہم مسئلہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ابھی ہم باہر کھڑے ہوئے تھے کہ باہر سے کوئی جلوس آیا جس نے ڈنڈوں کے ساتھ ہماری اسمبلی کے گیٹ تک پہنچ کر توڑ پھوڑ کی ہے وہاں پر بہت سے صحافیوں کو مارا پیٹا ہے اور اسمبلی سٹاف جو وہاں پر کھڑا ہوا تھا انہیں بھی مارا ہے۔ اس وقت بھی ہماری اسمبلی کے گیٹ کے سامنے سو ڈیڑھ سو کے قریب لڑکے کھڑے ہیں اور وہ گاڑیاں توڑ رہے ہیں، سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہماری اسمبلی کے گیٹ تک وہ تمام جلوس پہنچا ہے، میں لاء منسٹر صاحب سے درخواست کروں گا کہ اس چیز کا ذرا نوٹس لیں کیونکہ اس وقت بھی ہماری اسمبلی کا لان میدان جنگ بنا ہوا ہے اور جو پولیس ارکان سکیورٹی پر مامور تھے میرا خیال ہے کہ ان کے خلاف سخت نوٹس لینا چاہئے۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! اس میں حکومت کا failure ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: No cross talk.

جناب علی حیدر نور خان نیازی: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب اس بات کا فوری طور پر نوٹس لیں کیونکہ باہر میدان جنگ بنا ہوا ہے اور ہماری اسمبلی کے دروازے پر یہ ساری جنگ ہو رہی ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون وپارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جس بات کی طرف پہلے قائد حزب اختلاف اور اب علی حیدر نور خان نیازی صاحب نے نشاندہی کی ہے تو دراصل معاملہ یہ ہے کہ اس جلوس میں ان کی پشت پر کچھ شر پسند لوگ ہیں جو اپنے مفادات کی خاطر ہمارے بچوں اور بیٹوں کو استعمال کرنا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان students کو ورغلایا گیا تھا، سکیورٹی فورسز نے restrain سے کام لیا کہ یہ بچے ہیں ان کے ساتھ پہلے انہوں سختی سے کام نہیں لیا لیکن جس کی وجہ سے وہ آگے آئے۔ اب ان کے خلاف ایکشن لیا جا رہا ہے اور اس معاملے میں جو لوگ بھی ملوث پائے جائیں گے ان کے خلاف

سخت کارروائی کی جائے گی اور ان کو قانون کے کٹہرے میں لایا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ سکیورٹی فورسز نے restrain سے کام لیا ہے اور وہ بھی آخر قوم کے بچے ہیں اگر انہوں نے کسی کے ورغلانے میں آ کر قانون کو ہاتھ میں لیا ہے تو اس کی قانون کے مطابق جو بھی سزا بنتی ہے انشاء اللہ ان کو دیں گے۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نجف عباس سیال صاحب!

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! شکریہ۔ لاء منسٹر صاحب "ہنوز دِلّی دور است" اور محمد شاہ رنگیلے والی بات کر رہے ہیں جو علی نور خان نیازی صاحب نے کہا ہے کہ جلوس آیا ہے اور اسمبلی کے اندر داخل ہو گیا ہے اس نے لاٹھیاں چلائی ہیں، شیشے توڑے ہیں، گاڑیاں توڑ رہے ہیں اور لاء اینڈ آرڈر کا یہاں پر اتنا فقدان ہے کہ لاء منسٹر صاحب کو اتنی توفیق نہیں ہے کہ باہر تشریف لے جائیں اور متعلقہ ڈی پی او اور آر پی او سے بات کریں کہ اگر اسمبلی کے ممبران کا تحفظ نہیں ہے تو عوام کا تحفظ کیسے کریں گے اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ بچے ورغلائے جا رہے ہیں جلوس تو اندر آ گیا ہے، یہ "ہنوز دِلّی دور است" والی بات ہے اور اس کا پولیس نے کیا تحفظ کیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نجف عباس سیال صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ابھی باہر تشریف لے جائیں جن لوگوں نے وہاں پر ہنگامہ آرائی کی انہیں اسمبلی بلڈنگ سے باہر کر دیا گیا ہے اور ان میں سے کچھ لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی ہو گی اور اس وقت باہر کوئی اس قسم کی بات نہیں ہے جس کا وہ حوالہ دے رہے ہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! جب یہ ساری کارروائی ہو رہی تھی تو اس وقت انتظامیہ کہاں تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں بات ہو گئی ہے۔ اب راجہ صاحب کو respond کرنے دیں۔

سینئر وزیر / وزیر آبپاشی و قوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر!۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج اگر آپ نے مجھے بات نہیں کرنے دینی تو مجھے بتا دیں۔ میں صبح سے انتظار میں بیٹھا ہوا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ کو بالکل بات کرنے دینی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پھر کیسے کرنے دینی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے یہ بات کر لیں پھر میں آپ کو بھی floor دوں گا۔

سینئر وزیر/وزیر آبپاشی وقوت برقی (راجہ ریاض احمد): جناب سپیکر! شکریہ۔ میری قائد حزب اختلاف سے یہ گزارش ہو گی کیونکہ یہ جس بات پر قرارداد لانا چاہتے ہیں یہ ایک وفاقی مسئلہ ہے اور اس میں ان کی جماعت کی نمائندگی وہاں پر موجود ہے، سینیٹ میں بھی یہ موجود تھے اور قومی اسمبلی میں بھی ان کی نمائندگی موجود ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اس کو out of turn لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ وفاقی اور قومی اسمبلی کا مسئلہ ہے وہاں پر یہ اس پر بات کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہاں پر اس کو لانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں انہوں نے اپنا point of view دیا ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! میں نے چونکہ اس پر commit کیا ہے اور میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے دونوں ساتھیوں نے اس قرارداد کے لئے حامی نہیں بھری تو میں خاموش ہوں لیکن میں یہ ایک بات بتانا چاہتا ہوں کہ قرارداد کسی کا بھی preview ہو اور preview ان کا ہوتا ہے، گندم انہوں نے بیچنی تھی اور قرارداد یہاں سے بھیجی گئی تھی۔ اب یہ قرارداد بھیجنی تھی کہ جس کے ذریعے ہم نے اپنے پنجاب کے لوگوں کی رائے کا اظہار کرنا تھا اور یہ بے ضرر سی چیز ہے کہ اگر ان کو قرارداد بھی پیش کرنے کی جرات نہیں ہے لیکن ہماری قرارداد ریکارڈ پر موجود ہے اور ہم اس پر اصرار کرتے رہیں گے کہ kindly اس کو out of turn لینے کی اجازت دی جائے۔

تحاریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں اور سب سے پہلی تحریک استحقاق نمبر 36 چودھری طاہر محمود ہندلی صاحب کی ہے۔ یہ 03/12/2010 کو move ہوئی تھی اس کا جواب آج تک کے لئے pending کیا گیا تھا۔

پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے پری آپریٹو وارڈ کے میڈیکل آفیسر کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ہتک آمیز روّیہ

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک استحقاق نمبر 36 کا جواب موصول ہو چکا ہے اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تحریک استحقاق نمبر 36 استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔اس کے بعد رائے اعجاز حسین صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 37 ہے۔

ڈی او (آر) فیصل آباد کا معزز ممبر اسمبلی کے ساتھ ناروا سلوک

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک استحقاق نمبر 37 کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے اور اسے بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رائے صاحب! آپ کی تحریک بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔اس کے بعد جناب طاہر نوید صاحب کی تحریک استحقاق نمبر 38 ہے اور یہ بھی آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! تحریک اسحقاق نمبر 38 کا جواب بھی موصول ہو چکا ہے اسے بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔

ڈی ایس پی سرگودھا کا ساتھیوں کے ہمراہ چادر اور چار دیواری کا تقدس پامال کرنا اور معزز ممبر اسمبلی کے خلاف جھوٹا پراپیگنڈا کرنا

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تحریک استحقاق نمبر 38 بھی استحقاق کمیٹی کے سپرد کی جاتی ہے۔اب تحاریک استحقاقات ختم ہو گئی ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میجر صاحب! حسن مرتضیٰ صاحب کے بعد میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے کل ہاؤس میں گزارش کی تھی۔ میں نے گنے کے متعلق مسائل بتائے تھے اور منسٹر صاحب نے فرمایا تھا کہ آج میں یہاں ہاؤس میں جواب دوں گا لیکن جب تک وہ بیٹھے رہے ہیں۔ میں نے بڑی کوشش کی ہے کہ آپ مجھے ٹائم دیں اور میں ان سے پوچھ سکوں لیکن شاید یہ بھی بزنس ایڈوائزری کمیٹی میں طے ہوا تھا کہ جب آپ چلے جائیں گے تو ان کو ٹائم دوں گا اور اب وہ چلے گئے ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ انہیں واپس بلائیں اور انہیں کہیں کہ وہ یہاں جواب دیں اور رانا صاحب چاہتے ہیں کہ میں بالکل جواب ہی دے دوں، میں نے کام کروانا ہے جواب نہیں لینا تو مہربانی کریں اور میرا مسئلہ ان سے حل کروائیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر محنت وانسانی وسائل جناب محمد اشرف خان سوہنا
واپس ایوان میں تشریف لے آئے)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میرا حسن مرتضیٰ صاحب سے آپ کی وساطت سے یہ سوال ہے کہ انہوں نے کل خود سوزی کی بات کی تھی اور اس بارے میں بعد میں ہمیں کوئی پتا نہیں چلا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومت کا جو ارادہ ہے وہ تو آپ کے سامنے آگیا ہے کہ انہیں پنجاب کی عوام سے نہیں میری خود سوزی سے خوشی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو مجھے نظر آیا ہے وہ یہ ہے کہ آپ ارادہ کریں اور پٹرول وہ دیں گے۔ (قہقہے)
جی، محمد اشرف سوہنا صاحب! آپ اس پر کوئی بات کرنا پسند کریں گے؟

وزیر محنت وانسانی وسائل (جناب محمد اشرف خان سوہنا): جناب سپیکر! حسن مرتضیٰ صاحب نے کل سے میری دوڑ لگوائی ہوئی ہے۔ میں اسمبلی میں جدھر بھی ہوتا ہوں یہ وہاں کھڑے ہوتے ہیں تو میں ہاؤس کی طرف بھاگتا ہوں کل انہوں نے ایک issue کا ذکر کیا تھا کہ کسی مل کو favour دینے کے لئے

ان کے ضلع میں ایک گنا تولنے والے پرائیویٹ کنڈے کو بند کر دیا گیا ہے تو ان کو معلوم ہے کہ ایک گھنٹہ کے بعد اس کنڈے نے دوبارہ کام کرنا شروع کر دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کنڈے نے کام شروع کر دیا ہے اور آپ کو معلوم بھی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تمام کنڈے جو وزن کرتے ہیں وہ سب کو دھمکیاں دے رہے ہیں کہ ہم نے بند کرنا ہے اور کل بھی منسٹر صاحب کو پتا ہے کہ انہوں نے ایک ہفتے کے لئے مشروط کھولا ہے کہ ہمیں اجازت چاہئے۔ کس چیز کی اجازت؟ وہ کہتے ہیں کہ اجازت ہو تو ہم چلانے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: حسن مرتضیٰ صاحب! جو آپ نے سوال کیا ہے اس کا جواب آگیا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جسے آپ جواب کہہ رہے ہیں یہ جواب کا مسئلہ نہیں ہے، یہ ہماری روزی کا مسئلہ ہے اور وہاں پر ہمیں روزانہ ان چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ مشروط طور پر جب تک سیشن چلتا رہے گا اس کے بعد وہ ختم ہو جائے گا۔ میں نے انہیں کل بھی درخواست کی تھی کہ آپ انہیں یہاں بلا لیں یا وہ میٹنگ کر لیں۔ ہمیں بتائیں کہ ہمیں اس چیز کی اجازت چاہئے، کوئی چیز written تو دے دیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ ایک زمیندار وزن کروائے بغیر ہی مل میں گنا لے کر جائے؟ ہم چاہتے ہیں کہ ہم گنے کا وزن پرائیویٹ کروائیں اس کے بعد ہم مل میں لے جائیں اگر مل والے ہماری کٹوتی کرتے ہیں تو ہمارے پاس ریکارڈ تو ہو۔ سو، ڈیڑھ سو من ایک ٹرالے سے اُتار لیا جاتا ہے۔ غریب کسان لٹ رہے ہیں آپ کیوں انہیں ان سرمایہ داروں کے ہاتھوں لٹوا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ آپ نے on the floor of the House ایک سوال کیا۔ اس کا on the floor of the House hon'able Minister نے جواب دے دیا کہ وہ کنڈا کھل گیا ہے اور اگر وہ بند ہوتا ہے تو آپ موجود ہیں، لاء منسٹر صاحب موجود ہیں، لیبر منسٹر موجود ہیں اس کو اسی وقت دیکھ لیا جائے گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ ملتے ہی نہیں۔ اجلاس کے آگے پیچھے کوئی وزیر ملتا ہے؟ آپ کیا کر رہے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی جانب سے شیم، شیم کی نعرہ بازی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اچھا! آپ تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں تشریف رکھ لوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نجف سیال صاحب کھڑے ہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میرا حسن مرتضیٰ صاحب سے یہ سوال ہے کہ وہ کون سا اتنا زبردست مالک ہے جس کی وہ مل ہے جس پر کسی کسان کی سُنی جارہی اور نہ کوئی کنڈے والا سُن رہا ہے اس مل کے مالک کا نام بتائیں جہاں پر یہ ظلم ہو رہا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: "مدینہ شوگر مل" ہے۔ کوئی میاں رشید صاحب ان کے مالک ہیں۔ اب یہ جو کرنا چاہتے ہیں کر لیں۔ (قہقہے)

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: گوندل صاحب! پلیز تشریف رکھیں۔ سندھو صاحب! تشریف رکھیں۔ میں آپ کو ابھی پوائنٹ آف آرڈر دیتا ہوں۔ میں ساتھ ساتھ کام چلا رہا ہوں، ساتھ ساتھ میں نے تحریک التوائے کار announce کی ہوئی ہے۔ یہ 490/10 ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: on the floor of the House اس کی assurance آچکی ہے، تشریف رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: assurance کرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ کنڈا چلتا رہنا چاہئے۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں ابھی آپ کی طرف بھی آتا ہوں۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار 490/10 move ہو چکی ہے۔ یہ آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: دیکھیں! میں تحاریک التوائے کار چلا رہا ہوں۔ میں ابھی آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔ فوزیہ بہرام صاحبہ! میں آپ کو floor دوں گا۔ آپ سے پہلے بھی موجود ہیں، میں باری باری سب کو بلا رہا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں آپ سے بہت دیر سے پوائنٹ آف آرڈر پر floor مانگ رہا تھا۔ جو ایجنڈے پر کام ہے وہ نہیں ہو رہا اور میں نے کچھ اور بھی عرض کرنا تھی۔ مجھے تو آپ نے ٹائم نہیں دیا، اب آپ دیکھ لیجئے جو آپ کا حکم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ مہربانی کر کے تحریک التوائے کار پر ہی رہیں۔ جی، لاء منسٹر صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 490/10

پلاسٹک بوتل واٹر کو منرل واٹر کا نام دے کر ملٹی نیشنل اور نیشنل کمپنیوں کے علاوہ لوکل کمپنیوں کا عوام سے اربوں روپے بٹورنا

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار نمبر 490/10 ہے۔ حکومت پنجاب نے وفاقی حکومت کی معاونت کے ساتھ ایک منصوبہ "صاف پانی سب کے لئے" کے نام سے شروع کیا ہے۔ اس پروگرام کے تحت پنجاب کی کل 3464 یونین کونسلوں میں ایک ایک پلانٹ لگایا جائے گا۔ وفاقی حکومت نے اس منصوبے کی منظوری کے ساتھ فنڈز بھی مہیا کر دیئے ہیں۔ ہر پلانٹ کی تنصیب کے لئے تمام یونین کونسلوں میں جگہ کا انتخاب کیا جا رہا ہے اور پانچ کوالیفائیڈ فرموں کو اس کام کا کنٹریکٹ دیا گیا ہے تو اس میں یہ کام in progress ہے اور اس میں جس مسئلے کی طرف شیخ صاحب نے توجہ دلائی ہے کہ لوگوں کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے تو اس کے لئے یہ انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے میں صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ 2006 میں جو 147 پلانٹ لگے تھے وہ پندرہ دن میں خراب ہو گئے۔ میں نے اس میں detail دی ہے کہ امریکہ میں bottled water ban کر دیا ہے اور اس کی انہوں نے یہ وجہ بتائی کہ پانی انسان

کے لئے اللہ ربّ العالمین کی طرف سے تحفہ ہے اور اس پر بزنس نہیں ہو سکتا۔ میں نے اپنی Adjournment Motion میں یہی بات کہی ہے کہ کم از کم ان علاقوں کو منرل واٹر سے بچالیا جائے جہاں drinkable water available ہے تاکہ جو لوگ منرل واٹر کے حصول کے لئے اربوں روپیہ دے رہے ہیں، اس میں یقین کریں لوگوں کو جتنا لوٹا جارہا ہے، یہ سارے کا سارا فراڈ ہو رہا ہے اور میں یہ چاہتا ہوں، آپ بھی باہر جاتے رہتے ہیں کہ پہلی دفعہ جب آپ کسی بھی ملک میں جاتے ہیں بتایا جاتا ہے کہ یہاں پانی drinkable ہے۔ یہ tap water drinkable ہے اور یہ نہیں ہے۔ اگر صرف پنجاب میں ان علاقوں کو specify کر دیا جائے، جیسے لاہور میں گلبرگ۔II اور III ہے وہاں کہہ دیا جائے کہ یہاں جو ہم پانی سپلائی کر رہے ہیں وہ drinkable ہے تو وہاں سے اربوں روپیہ بچے گا۔ سمن آباد ہے، مصری شاہ ہے سارا پانی ابھی گندا نہیں ہے لیکن یہ جو بزنس ہو رہا ہے صرف میری تحریک التوائے کار کا ایک پیرا پڑھ لیں میں نے اس میں facts and figures کے ساتھ بتایا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ گورنمنٹ صرف اس پر فوری طور پر کرلے۔ فلٹریشن پلانٹس جو ہیں وہ 15,20 لاکھ کا 80 لاکھ روپے میں دیا گیا اور آپ کو بھی علم ہے۔ میرے حلقے میں جو پلانٹ لگا تھا وہ پندرہ دِن چلا تھا اور بد قسمتی سے اس کا افتتاح بھی مجھ سے کروایا گیا تھا۔ میں بالکل سچ بول رہا ہوں اور میں اس کو بالکل ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ اس کا افتتاح بھی میں نے کیا تھا۔ پندرہ دِن بعد لوگ میرے ڈیرے پر بالٹیاں لے کر آ گئے تھے "ہن تھے جائیے" تو میں یہ چاہتا ہوں کہ ابھی بھی 12۔ارب روپیہ اس وقت رکھا تھا اور 8۔ارب روپیہ پنجاب کا حصہ تھا جو کھایا پیا گیا۔ اب میں یہ چاہتا ہوں کہ جو اللہ نے ہمیں صاف پانی دیا ہے وہاں کم از کم گورنمنٹ یہ کہہ دے کہ پنجاب کے یہ areas جو ہیں یہاں drinkable water ہے تاکہ یہ جو اربوں روپے کا bottled water بیچا جارہا ہے یہ ظلم عظیم ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ یہ تحریک التوائے کار ہے۔ گوندل صاحب! جب ٹائم ہو گا تو میں آپ کو floor دوں گا۔ اس پر بحث نہیں ہو سکتی یہ جو گورنمنٹ کی assurance آئی ہے۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ صرف یہ کر دیں کہ جو گورنمنٹ کی regular advertisement آ رہی ہیں اس کے اندر لکھ دیا جائے کہ یہ یہ علاقے جو ہیں یہاں drinkable water available ہے، پانچ سال پہلے تک تو سب tap water پیتے تھے۔ آج اربوں روپے کا جو فراڈ ہو رہا ہے اور جو رجسٹرڈ

کمپنیاں ہیں وہ تو ٹھیک ہیں۔یہاں پر طوطا مار کہ پانی، کھوتا مار کہ پانی بالکل وہی فراڈ کیا جا رہا ہے، نہر کا پانی بیچا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میرے خیال میں یہ ایک اچھی suggestion ہے اس کو آپ دیکھیں اور اس پر implementation کروائیں۔It is dispose of.

میجر (ریٹائرڈ) ذوالفقار علی گوندل: جناب سپیکر! میں بھی ایک suggestion دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اس میں تحریک التوائے کار کے rules ہیں اس کے بعد آپ دے دیجئے گا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ اس پر direction دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے already دے دی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کا کہنا بہت بڑی بات ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے بالکل ان کو کہہ دیا ہے۔یہ اس observation کے ساتھ dispose of کی جاتی ہے۔اب تحریک التوائے کار نمبر 10/773 سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔dispose of سردار خالد سلیم بھٹی کی تحریک التوائے کار نمبر 10/774 بھی dispose of کی جاتی ہے۔میاں طارق محمود صاحب! تحریک التوائے کار نمبر 10/776 پیش کریں۔

منڈی مویشیاں کھاریاں شہر کے نزدیک قائم کرنے سے ٹریفک بلاک اور شہریوں کو پریشانی کا سامنا

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ منڈی مویشیاں کھاریاں جس جگہ لگائی جاتی ہے وہ برلب جی ٹی روڈ، سول کورٹ، سیشن کورٹ، D.S.P آفس اور کھاریاں شہر کے بالکل نزدیک ہے۔اُن دنوں میں جی ٹی روڈ اور کھاریاں شہر کی ٹریفک بلاک ہو جاتی ہے لوگوں کو شہر آنے اور جانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، خاص کر کورٹ آنے والے حضرات اور وکلاء کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس منڈی مویشیاں کی آمدن کروڑوں روپے ہے مگر حکومت کو سالانہ 11 لاکھ روپے مل رہے ہیں، باقی رقم قبضہ مافیا، ایک گروپ اور چند افسران T.M.A کی ملی بھگت سے خورد بُرد کر رہے ہیں۔ متعدد دفعہ اس بارے میں حکومت کو آگاہ کیا گیا ہے مگر یہ

قبضہ مافیا اور افسران اصل صورتحال حکومت کے سامنے نہیں آنے دے رہے کیونکہ یہ سالانہ کروڑوں روپے خورد بُرد کر رہے ہیں جس کی وجہ سے نہ صرف اس علاقہ کی عوام بلکہ ضلع گجرات، جہلم اور دیگر ملحقہ اضلاع میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کب تک کے لئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): اگلے اجلاس تک کے لئے pending کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلے اجلاس تک کے لئے اس کو pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 777/10 محترمہ ساجدہ میر صاحبہ!

RHCs اور BHUs میں عملہ نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ ساجدہ میر: میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے دیہی علاقوں تک صحت عامہ کی سہولیات کی فراہمی کے لئے R.H.Cs اور B.H.Us اربوں روپے کی لاگت سے تعمیر کئے ہوئے ہیں مگر ان R.H.Cs اور B.H.Us میں ڈاکٹرز، پیرا میڈیکل سٹاف خاص کر لیڈی ڈاکٹرز، نرسز اور L.H.Vs تعینات نہ کی گئی ہیں جس کی وجہ سے خواتین مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خاص کر میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوانے والی خواتین جو گھریلو تشدد کا شکار ہوتی ہیں وہ دیہی اور بیک ورڈ علاقہ جات میں رہائش پذیر ہوتی ہیں اور وہ مرد ڈاکٹرز سے علاج کرواتی ہیں اور نہ ہی میڈیکل سرٹیفکیٹ بنوانے پر رضامند ہوتی ہیں۔ جب یہ domestic violence کا شکار ہوتی ہیں تو یہ .T.H.Q اور ڈی ایچ کیو تک پہنچتی ہیں تو ان کے زخم مندمل ہو جاتے ہیں جن کی وجہ سے ان کے مقدمہ کا اندراج نہ ہو پاتا ہے۔ اگر کوئی عورت یہ سرٹیفکیٹ حاصل کر بھی لے تو ہماری پولیس کے عدم تعاون کی وجہ سے ان کو کافی مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں جو RHC سنٹرز ہیں ان میں مرحلہ وار پروگرام کے تحت ڈاکٹروں اور لیڈی ڈاکٹروں کی تعیناتی کو یقینی بنایا جا رہا ہے اور میڈیکل سرٹیفکیٹ کی سہولت بھی وہاں پر فراہم کی جائے گی اور خاص طور پر ان RHCs کو priority دی جا رہی ہے جن کا فاصلہ کسی بھی THQ یا DHQ سنٹرز سے 35 کلو میٹر سے زیادہ ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! اس میں، میں سمجھتی ہوں کہ تین سال ہو گئے ہیں لیکن کئی ایسے قتل بھی ہوتے ہیں جن کے لئے پوسٹ مارٹم کا مسئلہ ہوتا ہے اور اگر یہ تحریک التوائے کار بحث کے لئے موزوں نہیں تو میں سمجھتی ہوں کہ اسے آپ کمیٹی کے سپرد کریں تاکہ اس پر proper کام ہو سکے۔ ابھی وزیر قانون صاحب نے ٹائم تو بتایا نہیں کہ کتنا عرصہ مزید لگے گا، ابھی اس پر کام ہو رہا ہے۔ آپ یقین کریں اور پنجاب کے بڑے ہسپتالوں میں جا کر دیکھیں تو وہاں پر دور دراز سے لوگ آتے ہیں۔ تحصیل ہیڈ کوارٹر یا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر پہنچنا بھی مشکل ہے اور میں یہ سمجھتی ہوں کہ injury تو بالکل change ہو جاتی ہے جب آپ کسی کو مارتے ہیں یا کسی پر تشدد ہوتا ہے تو اس کے لئے medico legal کا جو لینا ہے میں سمجھتی ہوں کہ بڑا مشکل کام ہے۔ اگر آپ اس پر بحث نہیں کرنا چاہتے تو آپ یہ معاملہ کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس سلسلے میں رولز بڑے clear ہیں۔ آپ نے جو بات کی ہے گورنمنٹ نے اس کو نوٹ کر لیا ہے۔ لاء منسٹر صاحب نے اس پر assurance دے دی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر کام بھی ہو گا۔ تشریف رکھیں۔ اس تحریک کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب تحریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ محترمہ سیمل کامران صاحبہ!

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمن رانا: جناب والا! میں بھی کافی دیر سے اٹھ بیٹھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر جتنے دوست بات کرنا چاہتے ہیں میں ان سب کو موقع دوں گا۔ میں ذرا ان کی بھی بات سن لوں۔

محترمہ سیمل کامران: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج پہلا محرم ہے اور ابھی لاء اینڈ آرڈر کی بات بھی ہو رہی تھی تو میں یہ سمجھتی ہوں کہ لاء اینڈ آرڈر اسمبلی کے اندر بھی نہیں ہے کیونکہ اس اسمبلی کے اندر غلط

روایات set کی جارہی ہیں۔ کل پرائیویٹ ممبرز ڈے تھا لیکن پہلی دفعہ treasury کی طرف سے کورم point out کیا گیا جس کو ہم strongly condemn کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی دفعہ یہ نہیں ہوا۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! Treasury کی طرف سے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلی دفعہ یہ نہیں ہوا۔ پہلے بھی ہو چکا ہے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب والا! اگر ہوا ہے تو یہ انتہائی غلط ہے۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ میرے بھائیوں نے یہاں پر بات کی ہے کہ سرگودھا ڈویژن کے ایک کروڑ سے زیادہ عوام کے ساتھ بہت زیادہ زیادتی ہو رہی ہے، discrimination کی جارہی ہے۔ بارہا وہاں پر وعدے کئے گئے لیکن آج تک کوئی وعدہ بھی وفا نہیں ہو سکا۔ آپ ہماری out of turn resolution accept کریں اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں تھا کہ ملی بھگت اور مک مکا کے تحت کورم point out کر دیا گیا اور House کا سارا business bulldoze کر دیا گیا۔ آپ بھی اس حقیقت کو جانتے ہیں کہ Resolution کو floor پر لانا بہت مشکل کام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! بہت important issues رہ جاتے ہیں اس مک مکا اور اس deal کی وجہ سے جس کو reconciliation کا نام دے دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! سرگودھا ڈویژن کے عوام کی طرف سے ہم اپنا token walkout registered کرواتے ہیں، اس عوام کی طرف سے جو ذلیل و خوار ہو رہے ہیں اور ان سیاست دانوں کے وعدے کے پیچھے جو بھگت رہے ہیں اور جو suffer کر رہے ہیں، جو غریب لوگ ہیں financially ان پر جتنا burden آتا ہے وعدہ کرنے والوں نے یہ کبھی نہیں سوچا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اپنا پوائنٹ آف آرڈر دیکھیں؟

محترمہ سیمل کامران: میں اس پر token walkout کرتی ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون ممبر محترمہ سیمل کامران نے token walkout کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! یہ چونکہ ہائیکورٹ بنچ کا مسئلہ ہے اور اس سلسلے میں سرگودھا ڈویژن میں ایک بہت بڑی تحریک چلی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سارے walkout کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب والا! میں اپنے ان وکلاء کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر token walkout کرتا ہوں تاکہ سرگودھا ڈویژن میں ہائیکورٹ بنچ کا قیام عمل میں لایا جاسکے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب عامر سلطان چیمہ اور سرگودھا ڈویژن
کے معزز ممبران نے بھی token walkout کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہوگیا۔ اب عامر چیمہ صاحب یہ token walkout میں بلانا پڑے گا یا خود ہی واپس آجائیں گے۔ جی، ڈاکٹر سامیہ امجد!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ سپیکر صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر انجمن بیویاں بالخصوص اور باقی گھر والے بالعموم سرکاری ملازمین کی طرف سے ہے۔

جناب والا! بات یہ ہے کہ human rights کے تحت کسی بھی سرکاری افسر کا کام کرنے کا جو ٹائم ہے 42 hours per week ہے اور یہ سات گھنٹے روزانہ بنتا ہے۔ سب سے پہلے ان سرکاری ملازمین کے work کے جو hours ہیں وہ لمبے کر دیئے گئے یہ کہہ کر کہ حکومت اچھی چلے گی۔ پھر ان کا patrol ration کر دیا گیا، پھر ان کی Saturday, Sunday کی چھٹی ration کی گئی اور عید پر چھٹیاں بھی نہیں دی گئیں۔ صبح سویرے شوہر صاحبان یا گھر کے جو سربراہ ہیں وہ سرکاری ملازمین چلے جاتے ہیں رات کو ساڑھے گیارہ بارہ بجے سے پہلے گھر نہیں آتے اور انہیں کوئی extra پیسے بھی نہیں دیئے جاتے۔ اب ستم یہ ہے کہ چائے بھی بند اور چینی بھی بند اور کھانے کے لئے بھی کچھ نہیں ہے۔ یہ human rights کے مطابق غلط ہے۔ اس طرح سے سرکاری ملازمین کی گھر کی life، آپ یقین کریں ایک گھر میں کوئی فوت ہوا اور سرکاری ملازم گھر نہیں پہنچ سکا کیونکہ اس کو چھٹی نہیں مل سکی۔ اس عید پر بھی سرکاری ملازمین کو چھٹیاں نہیں ملی تھیں، سرکاری ملازمین کے تو جو مسائل ہیں سو ہیں لیکن ان کے گھر والوں کا کیا قصور ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر پر آپ تقریر نہیں کر سکتیں۔آپ نے ایک بات کر دی، آپ کا point registered ہو گیا۔

محترمہ سامیہ امجد: جناب والا! یہ واضح کرنا میرے لئے ضروری تھا، میں ان مظلوم خواتین بالخصوص اور جو ان کے گھر والے بالعموم ہیں ان کی طرف سے چیف منسٹر صاحب کو اپیل کرتی ہوں کہ human rights کے مطابق 42 hours per week کا جو مسئلہ ہے اس کو observe کیا جائے، ان کو overtime دیں یا پھر آپ ان کو کس طرح سے رکھیں گے کہ عید پر بھی چھٹی بند۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا point آ گیا۔بہت شکریہ

میاں نصیر احمد: جناب والا! وہ خوش رہتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں۔ میاں عطاء محمد مانیکا صاحب مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

میاں عطاء محمد خان مانیکا: شکریہ۔جناب سپیکر! اس سے قبل کہ میں یہ تحریک پیش کروں میں پوائنٹ آف آرڈر پر یہ گزارش کروں گا کہ جو وزیر قانون صاحب نے وقت دیا تھا اس ایوان میں on the floor of the House گورنر صاحب کی گمشدگی کے بارے میں کہ اس وقت کے بعد اس بات کا تعین کر لیا جائے گا وہ وقت بھی گزر گیا۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تحریک پیش کریں میں ان سے کہتا ہوں۔

میاں عطاء محمد خان مانیکا: میں آپ سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں تحریک پیش کرنے کے بعد تھانہ سول لائنز میں جا رہا ہوں میری اگر وہاں ایف آئی آر نہیں تو کم از کم رپٹ گمشدگی گورنر پنجاب ہی درج کر لی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

کورم کی نشاندہی

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! کورم نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی ہو گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)۔
کورم پورا نہیں ہے۔ پانچ منٹ کے کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں، گنتی ہو رہی ہے۔(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)
کورم پورا ہے۔ مانیکا صاحب! تحریک پیش کریں۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے تحریک پیش کر لیں پھر میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

محترمہ رفعت سلطانہ ڈار: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحبہ کی بات بہت ضروری ہے۔ ان کی گاڑی تباہ ہو گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مانیکا صاحب! ذرا تشریف رکھئے گا۔ محترمہ کیا مسئلہ ہوا ہے؟

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک بہت اہم مسئلے کی طرف دلوانا چاہتی ہوں۔ ابھی باہر سٹوڈنٹس احتجاج کر رہے تھے۔ مجھے محرم الحرام کے حوالے سے ایک فورم پر جانا تھا تو ہم لوگ وہاں سے گاڑی نکال کر دوسری طرف سے باہر جانا چاہ رہے تھے۔ یہ جلوس تو صبح سے ہی تھا اس کے لئے سکیورٹی پلان بہت اچھے طریقے سے ہونا چاہئے تھا۔ میرے خاوند نے بڑی مشکل سے مجھے وہاں سے نکال کر اندر بھیجا ہے، ہماری گاڑی بالکل تباہ کر دی گئی ہے۔ اگر اسمبلی کے اندر بھی ایم پی ایز اور ان کی چیزیں محفوظ نہیں ہوں گی تو پھر کوئی اور چیز نہیں بچ سکتی۔

جناب سپیکر! اس میں میرا تو کوئی قصور نہیں ہے۔ ان کا احتجاج اپنی جگہ پر ہے۔ اگر انہیں کوئی problem تھا تو وہ حکومت کے ساتھ تھا۔ کیا اس طرح میرا ذاتی نقصان ہونا ٹھیک ہے، کیا میرے نقصان کی کوئی compensation ہو سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی لاء منسٹر صاحب کو ملیں۔ انہوں نے already on the floor of the House ایک سٹیٹمنٹ دی ہے۔لاء منسٹر صاحب! آپ یہ بھی دیکھیں اور اس پر فوری action لیں۔ جی، تشریف رکھئے گا۔ بڑی افسوس ناک بات ہے۔

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: No point of order. مانیکا صاحب! تحریک پیش کریں۔

جناب طاہر اقبال چودھری: جناب سپیکر! یہ بہت اہم معاملہ ہے مجھے اس پر بات کرنے کا ٹائم دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر آپ Chair کا احترام نہیں کریں گے تو یہ بڑے افسوس کی بات ہے۔ جن کا point ہے وہ already آ چکا ہے۔ جی، مانیکا صاحب!

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2008 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں عطاء محمد خان مانیکا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Provincial Motor Vehicle Amendment Bill 2008, Bill No. 1 of 2008 moved by Ms Tayyaba Zameer MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Provincial Motor Vehicle Amendment Bill 2008, Bill No. 1 of 2008 moved by Ms Tayyaba Zameer MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"The Provincial Motor Vehicle Amendment Bill 2008,
Bill No. 1 of 2008 moved by Ms Tayyaba Zameer MPA

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب پیر ولایت شاہ کھگہ صاحب مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

ڈاکٹر زمرد یاسمین رانا: جناب سپیکر!۔۔۔

MR. DEPUTY SPEAKER: This is no way.

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: جناب سپیکر! ان کی بات سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے ان کی بات سن لی ہوئی ہے اور اس پر action بھی ہو گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

میجر (ریٹائرڈ) عبدالرحمٰن رانا: ان کی بات پوری نہیں ہوئی اس لئے وہ بار بار کہہ رہی ہیں کہ میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جو بات ہے وہ میں نے سن لی ہے اور میں نے لاء منسٹر کو کہہ دیا ہے وہ ابھی بیٹھ کر دیکھ لیتے ہیں اور اس پر حکومت جو کچھ کر سکتی ہے وہ کرے گی۔ ہم ensure کرائیں گے کہ حکومت انہیں properly accommodate کرے۔ آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! کیا حکومت انہیں نئی گاڑی لے کر دے گی؟

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

MR. DEPUTY SPEAKER: Please no point of order this is no way.

آپ تشریف رکھیں۔ پیر ولایت شاہ کھگہ صاحب مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 1749 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

پیر ولایت شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں

"Question No. 1749 asked by Mr. Muhammad Hafeez Akhtar Chaudhry MPA (PP 223)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رپورٹ پیش ہوئی۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: سرگودھا سے ہمارے محترم ایم پی ایز نے سرگودھا ہائیکورٹ کے بنچ کے قیام کے لئے واک آؤٹ کیا تھا۔ اصولاً تو جب ٹوکن واک آؤٹ ہوتا ہے تو اس میں ممبران خود واپس آ جاتے ہیں لیکن وہ واپس نہیں آ رہے تو میں ندیم کامران صاحب اور اشرف سوہنا صاحب سے درخواست کروں گا کہ وہ جا کر ہمارے معزز ممبران کو واپس ہاؤس میں لائیں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل سرکاری کارروائی ہے۔

جناب طاہر اقبال چودھری: پوائنٹ آف آرڈر۔

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کو floor دیتا ہوں- Chair kindly کو dictate نہ کریں- میں آپ کو floor دوں گا۔

let me finish the business of the House first. The Qarshi University Muridke Bill 2010 Bill No 24 of 2010 Minister for Law to introduce the Qarshi University Muridke Bill 2010...

مسودہ قانون قرشی یونیورسٹی مرید کے مصدرہ2010

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:** Sir, I introduce the Qarshi University, Muridke Bill,2010.

MR DEPUTY SPEAKER: The Qarshi University,Muridke Bill, 2010.has been introduced in the House under rule 91 (5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report within one month.

Now, we take up The Punjab Industrial Relations Bill 2010. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister of Law!

مسودہ قانون

(جوزیرغورلایاگیا)

مسودہ قانون صنعتی تعلقات پنجاب مصدرہ2010

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:**Sir, I move:

> "That the Punjab Industrial Relations Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource be taken into consideration at once."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Industrial Relations Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamir Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan

Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Mr. Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Mr. Munawar Hussain Munj, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr, Samia Amjad, Mrs, Amna Ulfat, Mrs. Seemal Kamran, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Qamar Aamir Ch., Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MR. MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Sir, I move:

> "That the Punjab Industrial Relations Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25th December 2010."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Industrial Relations Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25th December 2010."

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan)**:**I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون صاحب نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جب بھی کوئی legislation کی جاتی ہے تو اس کا affect پورے پنجاب کے اندر ہوتا ہے۔ The Punjab Industrial Relations Bill ایک نہایت ہی اہم Bill ہے۔ یہ Bill انڈسٹری کے مالکان اور وہاں پر کام کرنے والے labours کے درمیان relationship کے حوالے سے ground rules lay کر رہا ہے۔ اس کے مطابق اُن کا آپس میں

interaction ہو گا۔ان کے آپس میں جو مسئلے ہوں گے،ان کی آپس میں جو disagreements ہوں گی ان کو کس طرح سے settle کرنا ہے یہ اس Bill میں واضح کیا گیا ہے تو میری گزارش ہو گی کہ اس کو ایک مرتبہ circulate کر کے اس پر opinion solicit کر لی جائے تو یہ Bill زیادہ بہتر ہو سکے گا اور آج ہماری اسمبلی کے باہر جو ایک واقعہ ہوا ہے پھر ایسے واقعات رونما نہیں ہوں گے۔اس کے جو stakeholders ہیں ان کی inputs اس میں آ جائیں گی۔ہماری اپنی اسمبلی کے ممبران کے علاوہ باقی stakeholders بھی on board ہو جائیں گے۔ابھی ہماری ایک معزز ممبر نے بتایا ہے کہ ان کی باہر گاڑی توڑ دی گئی ہے۔ہماری اسمبلی کے اوپر پتھراؤ ہو رہا ہے کیونکہ ایک فیصلہ لیا گیا اور اس حوالے سے stakeholders کو incorporate نہیں کیا گیا تھا جس کا نتیجہ آج ہم بھگت رہے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ اس بارے میں opinion solicit کرنے کے لئے اس Bill کو 25۔دسمبر تک circulate کیا جائے۔بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس Bill کو further circulate کرنے کی ضرورت اس لئے نہیں ہے کیونکہ اس Bill کے اوپر مجلس قائمہ برائے محنت وانسانی وسائل نے تقریباً چھ ماہ تک غور و خوض کیا ہے۔نہ صرف تمام stakeholders کے ساتھ بلکہ لیبر کورٹس کے جو Presiding Officers ہیں ان کے ساتھ اور وکلاء صاحبان کے ساتھ بھی مشاورت کی گئی ہے۔اس مشاورت کے نتیجے میں فریقین کی جانب سے اس مسودہ قانون میں بہتری کے لئے پچاس تجاویز سامنے آئیں۔بعد ازاں مجلس قائمہ نے ان تجاویز کا بغور جائزہ لیا۔منسٹر لیبر بذات خود اس مشاورت کے سارے عمل میں شامل رہے ہیں۔اس میں محکمے کا موقف بھی سنا گیا۔مجلس قائمہ نے ان پچاس تجاویز پر غور و خوض کے بعد تقریباً بارہ تجاویز کو اس Bill میں incorporate کیا ہے،اس لئے اس کے اوپر کافی مشاورت ہو چکی ہے۔اس Bill نے within 90 days legislate ہونا تھا لیکن اسمبلی نے resolution کر کے an other 90 days کا space حاصل کیا تا کہ اس پر سیر حاصل بحث ہو سکے۔اس Bill پر مجلس قائمہ میں کافی مشاورت ہو چکی ہے،اب اس پر مزید مشاورت کی ضرورت نہیں ہے اور اس کو مزید circulate کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

MR. DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Industrial Relations Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 25th December 2010."

(The motion was lost)

MR. DEPUTY SPEAKER: The second amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamir Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Mr. Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Mr. Munawar Hussain Munj, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr, Samia Amjad, Mrs, Amna Ulfat, Mrs. Seemal Kamran, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Qamar Aamir Ch., Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Any mover except the first one may move it.

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم اس amendment کو withdraw کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ Clause-14, Clause-15 and Clause-23 میں دی گئی amendments کو بھی withdraw کرتے ہیں۔ ہم ان چاروں amendments کو withdraw کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(رانا ثناء اللہ خان):جناب سپیکر!میں تھوڑی سی وضاحت کر دوں کہ معزز ممبران اپوزیشن کی لیبر منسٹر کے ساتھ discussion ہوئی ہے جس کے نتیجے میں اب انہوں نے صرف دو amendments کو press کیا ہے۔وہ غالباً Clause-24 میں ہیں۔وہ amendments Clause-24 کی sub-Clause-2 and sub-cluase-14 کے بارے میں ہیں تو ہم ان کو endorse کریں گے،accept کریں گے اور باقی سب amendments withdrawn تصور ہوں گی۔مجھے یہی بتایا گیا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد:جناب سپیکر!میں وزیر قانون صاحب کی بات کو endorse کرتی ہوں۔ہم صرف Clause-24 میں دی گئی دو amendments کو discuss کریں گے باقی ساری amendments ہم withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اب ساری بات clear ہو گئی ہے،چونکہ آپ نے یہ amendment withdraw کی ہے اس لئے It stands no more تو ہم اب سیدھا question put کرتے ہیں۔ چونکہ آپ کی second amendment ختم ہو گئی ہے اس لئے اب ہم direct motion پر آ گئے ہیں۔

Now the motion moved and the question is:

"That the Punjab Industrial Relations Bill 2010, as recommended by the Standing Committee on Labour and Human Resource be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR. DEPUTY SPEAKER: Now we take up the Bill Clause by Clause.

CLAUSE-3

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE-4

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-5

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-6

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-7

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-8

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-10

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-11

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-12

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-13

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-14

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-15

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-16

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-17

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-18

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-19

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-20

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-21

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-22

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-23

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-24

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it the amendment is from Ch. Zahir-ud-Din Khan, Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari, Ch. Aamir Sultan Cheema, Mr. Muhammad Mohsin Khan Leghari, Ch. Moonis Elahi, Col (Retd) Muhammad Abbas Chaudhary, Mr. Muhammad Shafiq Khan, Mr. Najaf Abbas Khan Sial, Mr. Khurram Nawab, Mr. Iqbal Ahmed Langriyal, Mr. Khalid Javed Asghar Ghural, Mr. Tahir Iqbal Chaudhary, Mian Shafi Muhammad, Mr. Munawar Hussain Munj, Sardar Aamir Talal Gopang, Dr. Muhammad Afzal, Hafiz Muhammad Qamar Hayat Kathiya, Dr, Samia Amjad, Mrs, Amna Ulfat,

Mrs. Seemal Kamran, Syeda Bushra Nawaz Gardezi, Mrs. Khadija Umar, Syeda Majida Zaidi, Dr. Faiza Asghar, Mrs. Samina Khawar Hayat, Mrs. Qamar Aamir Ch., Mrs. Embesat Hamid, Mrs. Zobia Rubab Malik, Mrs. Humaira Awais Shahid, Engineer Shahzad Elahi. Any mover may move it.

MRS SEEMAL KAMRAN: Sir, I move:

"That in Clause 24 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Labour and Human Resource

(1) In sub-Clause (2) for the words "more registered trade unions than one" appearing in line 1 the words "more than one" registered trade unions be substituted;

(II) In sub-Clause (14)for the word "second" wherever occur the words "run off" be substituted and .

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is:

"That in Clause 24 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Labour and Human Resource

(1) In sub-Clause (2) for the words "more registered trade unions than one" appearing in line 1 the words "more than one" registered trade unions be substituted;

(II) In sub-Clause (14)for the word "second" wherever occur the words "run off" be substituted and .

The amendment moved is there is no opposition to add the amendment moved and the question is:

"That in Clause 24 of the Bill, as recommended by Standing Committee on Labour and Human Resource

(1) In sub-Clause (2) for the words "more registered trade unions than one" appearing in line 1 the words "more than one" registered trade unions be substituted;

(II) In sub-Clause (14)for the word "second" wherever occur the words "run off" be substituted and .

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now the question is

"That Clause-24 of the Bill as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-32

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

CLAUSE-33

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-34

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-35

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-36

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-37

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-38

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-39

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-40

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-41

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-42

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 42 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-43

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-44

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-45

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 45 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-46

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-47

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-48

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-49

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 49 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-50

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 50 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 50 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-51

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 51 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 51 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-52

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 52 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 52 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-53

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 53 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 53 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-54

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 54 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 54 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-55

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 55 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

|"That Clause 55 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-56

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 56 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 56 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-57

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 57 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 57 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-58

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 58 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 58 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-59

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 59 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 59 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-60

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 60 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 60 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-61

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 61 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 61 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-62

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 62 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 62 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-63

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 63 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 63 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-64

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 64 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 64 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-65

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 65 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 65 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-66

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 66 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 66 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-67

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 67 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 67 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-68

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 68 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 68 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-69

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 69 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 69 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-70

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 70 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 70 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-71

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 71 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 71 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-72

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 72 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 72 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-73

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 73 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 73 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-74

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 74 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 74 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-75

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 75 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 75 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-76

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 76 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 77 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-77

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 77 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 77 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-78

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 78 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 78 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-79

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 79 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 79 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-80

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 80 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 80 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-81

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 81 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 81 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-82

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 82 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 82 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-1

MR DEPUTY SPEAKER: Now Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR. DEPUTY SPEAKER: Now Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

MR. DEPUTY SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER OF LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I move:

"That the Punjab Industrial Relations Bill, 2010, as amended be passed."

MR. DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Industrial Relations Bill, 2010, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Industrial Relations Bill, 2010, as amended be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(89)/2010/295. Dated 9th December, 2010. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Salmaan Taseer**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. December 09, 2010 (Thursday).

Dated Lahore, the 9th December, 2010

SALMAAN TASEER
GOVERNOR OF THE PUNJAB